آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز

روزنامہ

ہماری دُنیا

نئی دہلی

Daily HAMARI DUNIYA Delhi

R.N.I.No.DELURD/2013/51658 | Vol.12 , Issue. 244 Saturday , 17 May 2025 | www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com | صفحات: 8 قیمت: 2:00 روپے | ہفتہ 17 مئی 2025، بمطابق 18 ذی قعدہ 1446ھ

پورا ملک، فوج اور سپاہی پی ایم مودی کے قدموں میں سر نگوں

وزیر وجے شاہ کے بعد مدھیہ پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کا متنازعہ بیان، کانگریس کا شدید ردعمل

بھوپال: مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ کے متنازعہ بیان کا معاملہ ابھی حل نہیں ہوا ہے کہ اب ریاست کے نائب وزیر اعلی جگدیش دیوڑا کے متنازعہ بیان نے سیاسی طوفان کھڑا کردیا ہے۔

جبل پور میں سول ڈیفنس کے رضاکاروں کے ایک تربیتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے دیوڑا نے کہا کہ پورا ملک، ملک کی فوج اور سپاہی وزیر اعظم نریندر مودی کے قدموں میں سر نگوں ہیں۔ دیوڑا نے جذباتی انداز میں کہا کہ من میں بہت غصہ تھا کہ وہاں جانے والے سیاحوں کو ان کا مذہب پوچھ کر چن چن کر قتل کردیا گیا، خواتین کو ایک طرف کھڑا کر کے ان کے سامنے گولی ماردی گئی، بچوں کے سامنے گولی ماردی گئی، اس دن سے پورے ملک میں یہ تناؤ تھا کہ جب تک اس کا بدلہ نہیں لیا جاتا، جب تک ان لوگوں کو مارا نہیں جائے گا، تب تک ہمیں سکون نہیں ملے گا۔ ڈپٹی سی ایم نے مزید کہا کہ ہم کامیاب وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں، پورا ملک، ملک کی فوج، سپاہی ان کے قدموں پر سر جھکا رہے ہیں، انہوں نے جو جواب دیا ہے اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ ریاست کے وزیر خزانہ دیوڑا کا یہ بیان آپریشن سندور کے حوالے سے تھا، جس کے تحت ہندوستانی فوج نے 7 مئی کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کا جواب دیتے ہوئے پاکستان اور پی او کے میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا تھا۔ اس آپریشن میں 100 سے زائد دہشت گرد اور کئی پاکستانی فوجی مارے گئے۔ دیوڑا نے اس کارروائی کے لیے وزیر اعظم کی تعریف کی، لیکن فوج کو وزیر اعظم کے قدموں پر جھکنے کے طور پر بیان کرنے والے ان کے بیان نے تنازع کھڑا کردیا۔ اب اپوزیشن نے اسے فوج کی توہین قرار دیتے ہوئے اس پر شدید تنقید شروع کردی ہے۔ کانگریس نے اس بیان کو فوج کی توہین قرار دیا ہے۔ پارٹی کی جانب سے ایکس پر لکھا گیا کہ ملک کی فوج اور سپاہی وزیر اعظم مودی کے قدموں میں جھکتے ہیں۔

یہ بات مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت کے نائب وزیر اعلی جگدیش دیوڑا نے کہی ہے۔ جگدیش دیوڑا کا یہ بیان بہت سستا اور شرمناک ہے۔ یہ فوج کی بہادری اور جرات کی توہین ہے۔ آج جب پورا ملک فوج کے سامنے جھک رہا ہے، اس وقت بی جے پی لیڈر ہماری بہادر فوج کے بارے میں اپنی گھٹیا سوچ کا اظہار کررہے ہیں۔ بی جے پی اور جگدیش دیوڑا کو معافی مانگنی چاہیے۔ اور ان کو ان کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

ملک کیلئے جان کی قربانی دینے والے جھنٹو علی شیخ کے اہل خانہ سے ملے عمران پرتاپ گڑھی

نئی دہلی: 16 مئی ( ) تحویر کی عمر ابھی 10 سال ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ان کے والد جھنٹو علی شیخ نے ہندوستان کے لیے اپنی جان کی قربانی دی۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کے والد کا خواب تھا کہ وہ آئی پی ایس افسر بنیں۔ ماں بوڑھی اور بیمار ہے۔ بیٹے کی موت کی خبر سے وہ غمگین ہوگئی ہے۔ ان کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ کہتی رہتی ہیں کہ اس کا بیٹا پولیس کے ساتھ گیا ہے اور جلد واپس آئے گا۔ بڑے بھائی رفیق شیخ خود بی ایس ایف میں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب بھی ضرورت پڑی تو میں بھی خوشی خوشی ملک کے لیے اپنی جان کی قربانی دے دوں گا۔ ان خیالات کا اظہار کانگریس لیڈر اور رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے جھنٹو علی کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگال کے نادیہ ضلع کے رہنے والے جھنٹو علی شیخ نے ملک کے لیے اپنی جان قربان کردی ہے۔ میں ان کے اہل خانہ سے ملاقات کے بعد واپس آیا ہوں۔ ان خاندانوں کی کہانیاں سن کر شاید آپ کی آنکھیں بھی نم ہو جائیں گی۔ ہندوستان ایسے لاکھوں جھنٹو علی شیخوں اور رفیق شیخوں سے بنتا ہے۔

مزدور اور صنعت کار ایک دوسرے کے جزو: یوگی

لکھنؤ: 16 مئی (یو این آئی) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو محکمہ محنت اور روزگار کی جائزہ میٹنگ میں کہا کہ مزدور اور صنعت کار ایک دوسرے کے جزو ہیں نہ کہ حریف۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی صنعتی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب لیبر قوانین کو صنعت نواز اور مزدور نواز دونوں نقطہ نظر سے متوازن بنایا جائے۔

انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ لیبر قوانین کو اس انداز میں آسان بنائیں کہ اس سے صنعتوں کو سہولت میسر آئے بلکہ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ مزدوروں کے ساتھ استحصال یا غیر انسانی سلوک کا کوئی امکان نہ ہو۔ وزیر اعلی نے کہا کہ "ہر ہاتھ کو کام" فراہم کرنے کے لیے ہمیں صنعتوں کو مضبوط کرنا ہوگا۔ صنعتیں بند کر کے کسی کو روزگار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ صنعتوں کی توسیع ہی زیادہ سے زیادہ روزگار پیدا کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی حادثے کی صورت میں کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ انہیں باعزت معاوضہ اور انشورنس تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے ریاستی حکومت اتر پردیش کی کوشش ہے کہ اتر پردیش ملک کا سب سے بڑا مزدور بہی خواہ اور صنعت دوست بن کر ابھرے۔

انہوں نے کہا کہ بچہ مزدوروں کو نہ صرف روزی روٹی سے جوڑ کر بلکہ چیف منسٹر بال سیوا یوجنا اور اسپانسر شدہ اسکیموں سے بھی ان کی باز آبادکاری کی سمت میں تیز رفتاری سے کام کیا جانا چاہئے۔ یہ نہ صرف ایک سماجی ذمہ داری ہے بلکہ آنے والی نسل کو محفوظ مستقبل دینے کی بھی ذمہ داری ہے۔ وزیر اعلی نے شرمک اڈوں کو ماڈل کے طور پر تیار کرنے کی ہدایت دی جہاں ہاسٹل، بیت الخلاء، پینے کا پانی، کینٹین اور تربیتی سہولیات دستیاب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کینٹین میں کارکنوں کو چائے، ناشتہ اور کھانا 5 سے 10 روپے میں ملے۔ انہوں نے غیر منظم شعبے میں کارکنوں کی اسکل میپنگ کرتے ہوئے کم از کم اعزازیہ کی ضمانت کے نظام کو نافذ کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر اعلی نے کہا کہ یہ غیر منظم افرادی قوت کو منظم مزدور قوت میں تبدیل کرنے کی سمت میں ایک اہم اقدام ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ بیرون ملک ملازمت کے لیے جانے والے تعمیراتی کارکنوں کو نہ صرف فنی تربیت دی جائے بلکہ اس ملک کی زبان میں تربیت کو بھی لازمی بنایا جائے۔ یہ ان کی فعالیت اور حفاظت دونوں کے لیے ضروری ہے۔ وزیر اعلی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ آیوشمان بھارت اسکیم کی طرز پر پرائیویٹ اسپتالوں کو بی ایس آئی سی اور ای ایس آئی ایس سے جوڑا جائے۔ یہ منظم اور غیر منظم دونوں شعبوں کے کارکنوں کو صحت کے فوائد فراہم کرے گا۔

مودی حکومت نے عالمی سطح پر پاکستان کو تنہا کرنے کے لیے بنایا بڑا منصوبہ، کئی ممالک بھیجے جائیں گے اراکین پارلیمان پر مشتمل وفود

نئی دہلی: ایک اہم سفارتی اقدام میں وزیر اعظم نریندر مودی کی انتظامیہ حالیہ پہلگام دہشت گردانہ حملے میں پاکستان کے ملوث ہونے اور سرحد پار دہشت گردی کے خلاف زیادہ سے زیادہ بین الاقوامی حمایت حاصل کرنے کے لیے کثیر جماعتی پارلیمانی وفود کو بڑے عالمی دارالحکومتوں میں بھیجنے پر غور کر رہی ہے۔ یہ وفود، جن میں تمام سیاسی حلقوں کے ممبران پارلیمنٹ شامل ہوں گے، غیر ملکی حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کے سامنے ہندوستان کے ثبوت اور نقطہ نظر کو براہ راست پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ ذرائع کے مطابق یہ اقدام متنازعہ کشمیر کو بین الاقوامی بنانے کے لیے پاکستان کی بڑھتی ہوئی کوششوں کے درمیان سامنے آیا ہے، جس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تبصرے بھی شامل ہیں۔ یہ وفود دو اہم مقاصد پر توجہ مرکوز کریں گے۔ پہلا پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بارے میں ممالک کو بریفنگ دینا جس میں 26 لوگوں کی جانیں گئیں۔ دوسرا اس بات کو واضح کرنا کہ ہندوستان کے "آپریشن سندور" کے تحت پاکستان کے زیر قبضہ علاقوں میں دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا، نہ کہ عام شہریوں کو۔ ایک اہلکار نے کہا کہ اس پیش رفت کا ایک مقصد "پاکستان اور اس کے ہمدردوں کے بیانیے" کو توڑنا بھی ہے۔ ذرائع کے مطابق وزارت خارجہ، انٹیلی جنس اور وفاقی ایجنسیوں کے ساتھ، ارکان پارلیمنٹ کے لیے ایک جامع ڈوزیئر اور اہم بات چیت کے نکات تیار کر رہی ہے۔ وہیں دنیا بھر میں موجود ہندوستانی سفارت خانے ملاقاتوں کا اہتمام کر کے اور اسٹریٹجک مدد فراہم کر کے اس مشن کی حمایت کریں گے۔ یہ وفود ممکنہ طور پر پاکستان کے ریاستی پالیسی کے طور پر دہشت گردی کے دیرینہ استعمال کو اجاگر کریں گے۔ دہشت گردی کے کیمپوں اور بھرتیوں میں آئی ایس آئی کے ملوث ہونے کے بارے میں انٹیلی جنس پیش کریں گے۔ یہ وفود اس بات کی بھی نشان دہی کریں گے کہ "آپریشن سندور" کے بعد پاکستان کی جوابی کارروائیاں دہشت گرد گروپوں کی حمایت کو مزید ثابت کرتی ہیں۔ اس عالمی سفارتی مہم کا مقصد صرف پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر تنہا کرنا ہے بلکہ اہم بین الاقوامی فورمز اور دو طرفہ مذاکرات سے قبل ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کرنا بھی ہے۔

جموں و کشمیر میں فوج اور پولیس کا مشترکہ آپریشن 48 گھنٹوں کے دوران مارے گئے 6 دہشت گرد

سری نگر: فوج، جموں و کشمیر پولیس اور سی آر پی ایف کے سینئر عہدیداروں نے جمعہ کے روز یہاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ دو الگ الگ آپریشنوں میں صرف 48 گھنٹوں کے دوران مشترکہ فورسز نے چھ دہشت گردوں کو مار گرایا۔ مشترکہ پریس کانفرنس سے آئی جی پی (کشمیر) وی کے بردی کمار، میجر جنرل دھننجے جوشی (جی او سی، وکٹر فورس) اور آئی جی سی آر پی ایف، متیش جین نے خطاب کیا۔ آئی جی پی (کشمیر) کمار نے کہا کہ فوج کی طرف سے جموں و کشمیر پولیس اور سی آر پی ایف کے ساتھ مل کر کیلر، شوپیاں اور ترال میں چلائے گئے دو الگ الگ آپریشنوں میں وادی میں چھ دہشت گرد مارے گئے۔ انہوں نے کہا، "وادی کشمیر میں دہشت گردانہ سرگرمیوں میں اضافے کے مدنظر، یہاں تعینات تمام سیکورٹی فورسز نے اپنی حکمت عملیوں کا جائزہ لیا۔ اس جائزے کے بعد آپریشن پر گہری توجہ مرکوز کی گئی۔ اس گہری توجہ اور تال میل کی بنیاد پر، ہم نے گزشتہ 48 گھنٹوں میں دو کامیاب آپریشن کیے، جس کے دوران ہمیں اہم کامیابی ملی۔" یہ دونوں کارروائیاں شوپیاں اور ترال کے علاقوں میں کی گئیں جس کے نتیجے میں کل چھ دہشت گرد مارے گئے۔ آئی جی پی کشمیر نے کہا، "ہم وادی کشمیر میں دہشت گردی کے ایکو سسٹم کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔" میجر جنرل دھننجے جوشی (جی او سی، وکٹر فورس) نے کیلر اور ترال علاقوں میں انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور ان دونوں کارروائیوں کے دوران مشترکہ فورسز کو درپیش چیلنجوں کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا، "12 مئی کو، ہمیں کیلر کے اونچائی والے علاقوں میں ایک دہشت گرد گروپ کی ممکنہ موجودگی کی اطلاع ملی۔ 13 مئی کی صبح کچھ نقل و حرکت کا پتہ چلنے پر ہم وہاں پہنچے۔ ہم نے انہیں للکارا جس کے بعد وہاں سے جوابی فائرنگ کی گئی، اس کے بعد ہماری فوج نے انہیں مار گرایا۔ ترال علاقے میں دوسری کارروائی ایک گاؤں میں کی گئی، جب ہم اس گاؤں کی گھیرابندی کر رہے تھے تو دہشت گرد الگ الگ گھروں میں چھپ گئے اور ہم پر گولی باری کی۔ اس وقت ہمارے سامنے چیلنج گاؤں والوں کو بچانے کا تھا۔"

مانسون سیزن کے لیے کھادوں کے سٹاک اور سپلائی پر ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں میٹنگ

بیدر۔ 16/مئی (محمد یوسف رحیم بیدری) سال 2025 کے مانسون سیزن کے لیے ضلع بیدر کو مختص سویابین کی مقدار کو کم کردیا گیا ہے اور 1,20,000 اسٹاک کرنے کے لیے کارروائی کی جائے گی اور تمام کمشنروں کو اضافی مقدار کے لیے خط لکھا جائے گا۔ یہ بات ڈپٹی کمشنر شلپا شرما نے بتائی۔ انہوں نے حال ہی میں ڈپٹی کمشنر دفتر ہال میں 2025 کے مانسون سیزن کے لیے کھادوں کے اسٹاک اور سپلائی سے متعلق ایک تیاری میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے مذکورہ بات کی۔ اور کہا کہ بوائی کے بیجوں کی تقسیم 26/مئی سے شروع ہونی چاہیے۔ کاشتکاروں میں بوائی کے بیج اور کھاد کی بروقت تقسیم کے لیے اقدامات کیے جائیں اور قانون کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لیے مناسب پولیس بندوبست کی جائے۔ جوائنٹ ڈائریکٹر زراعت، بیدر نے پی پی ٹی پریزنٹیشن کے ذریعے ڈپٹی کمشنر اور میٹنگ کے ممبران کو محکمہ زراعت کی عمومی معلومات، سال 2024-25 کے لیے ضلع کی بارشوں کی تفصیلات، مان سون کے موسم میں بڑی فصلوں کی بوائی کا رقبہ، بوائی کے مرکز میں اضافی فصلوں کی تقسیم کی شرح اور ضلع کے اہم فصلوں کے ٹارگٹ رقبے کی تقسیم، 2025 کے مانسون سیزن کے لیے ضلع میں بوائی کے بیج کا پروگرام، بوائی کے بیجوں کا ذخیرہ اور کسانوں کے رابطہ مراکز اور اضافی تقسیم کے مراکز، مانسون کے موسم میں کھادوں کی طلب کی شرح اور موجودہ اسٹاک کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اس میٹنگ میں بسوا کلیان ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت-2، متعلقہ محکمے کے افسران اور دیگر موجود تھے۔

موک ڈرل 17/مئی ہفتہ کو منعقد کی جائے گی: ڈپٹی کمشنر شلپا شرما

بیدر۔ 16/مئی (محمد یوسف رحیم بیدری) ڈپٹی کمشنر شلپا شرما نے کہا کہ ہفتہ (17 مئی) کو بیدر ریلوے اسٹیشن پر ایک موک ڈرل کا انعقاد کیا جائے گا۔ وہ جمعہ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر ہال میں ہفتہ (17 مئی) کو منعقد ہونے والی موک ڈرل کے حوالے سے بلائے گئے ابتدائی اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔ پہلگام میں دہشت گردوں کے حملے کے جواب میں ہندوستان نے پاکستان کے 9 مقامات پر درست حملے کیے اور دہشت گردوں کے کیمپوں کو تباہ کردیا۔ اس طرح کے مزید حملوں اور جوابی حملوں کے امکان کے پیش نظر، وزارت داخلہ نے ریاستوں کو 7/مئی کو ملک بھر میں فرضی مشقیں کرنے کی ہدایت دی۔ اسی کے مطابق، ہفتہ (17/مئی) کو بیدر ریلوے اسٹیشن پر شام 4:30 بجے سے 5:30 بجے تک ایک فرضی مشق کا انعقاد کیا جائے گا۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ ماک ڈرل کے لیے ہر قسم کی تیاریاں کریں۔ انہوں نے کہا کہ موک ڈرل کے دوران عوام کو کسی قسم کی پریشانی محسوس نہیں ہونی چاہئے۔ اس میٹنگ میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر شیو کمار شیلونت، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس چندرکانت پجاری، بیدر کے سب ڈویژنل آفیسر ایم ڈی شکیل، کے ایس آر ٹی سی ڈویژنل کنٹرولر دشوانا تھ پلیکر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر دنیشور تیرا گوڈے، ڈسٹرکٹ سرجن افسر احمد، ڈسٹرکٹ فائر آفیسر ایم ڈی مزمل پٹیل اور محکمہ ہوم کے مختلف افسران اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ واضح رہے کہ اس موک ڈرل کو بیدر میں منعقد کرنے کے بارے میں ہم نے پہلے ہی سوشیل میڈیا پر لکھا تھا اور جناب رحیم خان وزیر حج اور بلدیہ سے بھی ٹیلی فون پر بات کی تھی۔

آج ہفتہ کو شہر کے مختلف مقامات پر بجلی کا نظام رہے گا منقطع

بیدر۔ 16/مئی (محمد یوسف رحیم بیدری) JESCOM بیدر ڈویژن سے آنے والے 11KV گروپ فیڈر پر ہنگامی دیکھ بھال کے کام کی وجہ سے 17/مئی ہفتہ کی صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک بجلی کی فراہمی میں خلل پڑے گا۔ بیدر ورکس اینڈ مینٹیننس سی سب ڈویژن کے اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر (V) نے ایک بیان میں گذارش کی ہے کہ صارفین تعاون کریں۔ 11KV گمپا فیڈرز کی تفصیلات:۔ سنگمیشور کالونی، حق کالونی، بیدری کالونی، لکشمی کالونی، وڈر کالونی، گیا توڈے کالونی، سائی نگر، بی این ڈی انجینئرنگ کالج، ودیا نگر، ہمپی بلڈنگ، میلور شفیق نگر، جے ایم کالونی، سی ایم سی کالونی، گورنمنٹ انجینئرنگ کالج، گمپا مہیش نگر، سنتوش نگر، شیوا جی نگر، کونڈے لے آؤٹ، الم پربھو نگر، تورن کالونی۔ 11KV بسوا نگر فیڈرز کی تفصیلات:۔ بسوا نگر فیڈر کے دائرہ میں آنے والے چدری کے پیچھے ایم یو، ایس ایس، بدرالدین کالونی، نزد گاندھی گنج، ودیا نگر، سنگمیشور کالونی، میلور کراس، کمبار واڑہ، گمپا رنگ روڈ، لکشمی نگر، کیلاش نگر، گنیش نگر، چن بسوا نگر، الم پربھو نگر کے قریب پیٹرول بنک اور مہیش نگر۔

فائر سروس کو موثر اور محفوظ بنایا جائے گا: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا کہ دہلی فائر سروس کو جدید مشینوں کے ذریعے زیادہ موثر اور محفوظ بنایا جائے گا تاکہ مشکل حالات میں بھی آگ پر قابو پایا جا سکے۔ مسز گپتا نے آج کہا کہ حکومت ہماری فائر سروس، فائر اسٹیشنز اور ہماری ٹیکنالوجی کو اپ ڈیٹ کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ ہم نے اپنے بجٹ میں اس کے لیے 500 کروڑ روپے کا انتظام بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'فائر سروس کے خودکار روبوٹک مست و ملٹی یوٹیلیٹی پروفیکلر (ایم آر ایف) اور آگ بجھانے والی روبوٹ مشینوں کو آج دہلی سیکریٹریٹ میں مظاہرہ کیا گیا۔ یہ جدید ترین مشینیں دہلی فائر سروس کو مزید موثر اور محفوظ بنائیں گی۔ ان کی مدد سے مشکل حالات میں بھی آگ پر قابو پانا ممکن ہو سکے گا، جس سے آگ بجھانے والوں کی جانوں کو کم کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت جدید ترین ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے عوام کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے پرعزم ہے اور دہلی کو مزید محفوظ

بنانے کے اس قدم سے آتشزدگی کے حادثات کی تعداد میں کمی آئے گی۔ ادھر دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے گزشتہ حکومت کی پالیسیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے دہلی کی منڈیوں کو بدعنوانی کا سب سے بڑا مرکز قرار دیتے ہوئے کہا کہ منڈیوں میں صفائی اور سیکورٹی کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ یہاں سے بدعنوانی کا خاتمہ کیا جائے گا۔ آج آزاد پور سبزی منڈی کا دورہ کرنے کے بعد ریکھا گپتا نے کہا کہ دہلی کی تمام منڈیوں کی حالت خراب ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں ان بازاروں میں کسی قسم کا کوئی کام نہیں ہوا۔

انہوں نے کہا کہ اس بازار میں صفائی کا برا حال ہے اور حفاظتی انتظامات بھی کوئی خاص نہیں ہیں۔ یہاں روزانہ ہزاروں مزدور اور تاجر کام کرتے ہیں لیکن انہیں کوئی سہولت نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کی سابقہ حکومت کے دور میں ترقیاتی کا کوئی کام نہ ہونے کی وجہ سے بازار کچرے کے ڈھیر میں تبدیل ہو گیا ہے۔ پچھلی حکومت نے مارکیٹوں کو کرپشن کا سب سے بڑا گڑھ رکھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا، 'ہماری حکومت منصوبہ بنا کر دہلی کے بازاروں کو جدید بنائے گی۔ یہاں صفائی کے نظام کو بہتر بنایا جائے گا اور سیکورٹی کو مضبوط کیا جائے گا۔ بدعنوانی کو ختم کرنے کے لیے ایک نئی ٹیم بنائی جائے گی تاکہ بازاروں کو آسانی سے چلایا جا سکے۔' انہوں نے کہا کہ عام آدمی پارٹی جو دہلی کو پیرس جیسا بنانے کی بات کرتی تھی اسے کھڑے ہو کر اس بازار کو دیکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی ملک ہندوستان کے خلاف کسی بھی طرح سے ملوث ہوا اس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کا وفد دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے ملا

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی تعلیمی قومی اور سماجی خدمات سے متعارف کرایا

نئی دہلی، 16 مئی 2025۔ شمال مغربی دہلی روہنی زون کے معروف سماجی کارکن اس شرما کی قیادت میں آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کا ایک وفد دہلی کی وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا سے ملا۔ وفد میں آل انڈیا یونانی طبی کانگریس کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر سید احمد خان کے علاوہ ڈاکٹر شکیل احمد میرٹھی، حکیم آفتاب عالم، اسرار احمد اجینی اور محمد عمران قنوجی شامل تھے۔ اس موقع پر مجاہد آزادی مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے کارناموں پر مشتمل ایک میمورنڈم بھی سونپا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی قومی خدمات کے اعتراف میں بطور خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ان کے قائم کردہ آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج قرول باغ، نئی دہلی کو یونانی یونیورسٹی کے طور پر ترقی دی جائے۔ محترمہ ریکھا گپتا نے وفد کو مثبت جواب سے نوازا۔

راہل گاندھی پر ایف آئی آر کے خلاف یوتھ کانگریس کا احتجاج

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) یوتھ کانگریس نے بہار میں پارٹی کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر درج ایف آئی آر کے خلاف جمعہ کو یہاں نتیش حکومت کے خلاف احتجاج کیا اور الزام لگایا کہ بہار میں ایک آمرانہ حکومت چل رہی ہے۔ یوتھ کانگریس کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد 5، رائے سینا روڈ پر پارٹی کے دفتر کے باہر جمع ہوئی تھی، اور مظاہرہ کر رہے تھے اور جنتر منتر کی طرف مارچ کر رہے تھے، لیکن بیریکیڈنگ اور پولیس فورس کی بھاری تعیناتی نے مظاہرین کو آگے بڑھنے نہیں دیا۔ دہلی پردیش یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہار کی جنتا دل یونائیٹڈ-بی جے پی حکومت نے ریاست کے تعلیمی نظام کو برباد کر دیا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ طلباء کو سہولیات کے نام پر صرف جھوٹ اور خالی وعدے پیش کیے جا رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی جمعرات کو دربھنگہ میں ریاستی حکومت کے کھوکھلے تعلیمی نظام کے مسئلہ پر تعلیم انصاف یاترا منعقد کرنے گئے تھے، لیکن بہار حکومت نے اپنی آمریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں پروگرام میں شرکت سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ورون اشار، یوتھ کانگریس کے صدر اودے بھانو چب نے کہا کہ بہار حکومت مسٹر گاندھی کو طلبہ کے ساتھ بات چیت کرنے سے روکنے اور پھر ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے میں غلط تھی اور کہا کہ بہار کے عوام اس آمریت کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مودی حکومت یا نتیش حکومت یہ سمجھتی ہے کہ گاندھی کو ان کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے روکا جا سکتا ہے تو یہ ان کا وہم ہے۔ ملک میں سماجی انصاف آئے گا کیونکہ مسٹر گاندھی اس تحریک انصاف کے جنگجو ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر گاندھی کے خلاف بہار کے دربھنگہ کے لہریا سرائے پولیس اسٹیشن میں جمعرات کو دو ایف آئی آر درج کی گئی تھیں۔ ایک ایف آئی آر امتناعی احکامات کی خلاف ورزی پر درج کی گئی ہے اور دوسری ایف آئی آر امبیڈکر کلیان ہاسٹل میں بغیر اجازت کے زبردستی پروگرام منعقد کرنے پر درج کی گئی ہے۔

'اردو گھر' میں معصوم مرادآبادی کی دو کتابوں کا اجراء 18 مئی کو

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) سینئر صحافی، ادیب اور خاکہ نگار معصوم مرادآبادی کے تحریر کردہ منفرد خاکوں کے دو مجموعوں 'نگینے لوگ' اور 'چہرے پڑھا کرو' کا اجراء اتوار 18 مئی شام چھ بجے اردو گھر، راؤز ایونیو، نئی دہلی میں عمل میں آئے گا۔ انجمن ترقی اردو (ہند) کے زیر اہتمام اس تقریب کی صدارت پروفیسر اختر الواسع کریں گے، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر سابق ممبر پارلیمنٹ اور سفیر م۔ افضل شرکت کریں گے۔ مہمان ذی وقار کی حیثیت سے قومی اردو کونسل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شمس اقبال، مہمان اعزازی کے طور پر مزاحیہ شاعر پاپولر میرٹھی اور مہمان مکرم کے طور پر دہلی اردو اکادمی کے سابق وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول شریک ہوں گے۔ اظہار خیال کرنے والوں میں ڈاکٹر اطہر فاروقی، پروفیسر شہزاد انجم، ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا، سہیل انجم اور تحسین منور کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ نظامت کے فرائض معروف شاعر اور صحافی معین شاداب انجام دیں گے۔

جے این یو کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ترک اداروں سے تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا

نئی دہلی، 15 مئی (ہ س)۔ ملک میں ترکیہ کے بائیکاٹ کے بڑھتے ہوئے مطالبات کے درمیان جامعہ ملیہ اسلامیہ نے بھی ترکیہ کے تعلیمی اداروں کے ساتھ اپنے تمام تعلیمی تعاون کو روکنے کا اعلان کیا ہے۔ یونیورسٹی نے ٹوئٹر پر پوسٹ کیا کہ قومی سلامتی کے پیش نظر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی اور ترکیہ کی حکومت سے وابستہ کسی بھی ادارے کے درمیان مفاہمت کی کوئی بھی یادداشت (ایم او یو) اگلے نوٹس تک فوری طور پر معطل ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ پوری قوم کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ یونیورسٹی کی پی آر او پروفیسر صائمہ سعید نے ایک بیان میں کہا کہ ہم نے ترکیہ سے وابستہ اداروں کے ساتھ تمام ایم او یوز معطل کر دیے ہیں۔ جامعہ قوم اور حکومت ہند کے ساتھ کھڑی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایک دن پہلے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی (جے این یو) نے ترکیہ کی انونو یونیورسٹی کے ساتھ تعلیمی یادداشت (ایم او یو) کو معطل کرنے کا اعلان کیا تھا۔

مغربی میڈیا نے کاروباری مفادات کی وجہ سے رافیل کو مار گرائے جانے کے جھوٹے بیانیے کو طول دیا: سابق سفیر

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) فرانس میں ہندوستان کے سابق سفیر جاوید اشرف نے کہا ہے کہ ہند-پاک دشمنی کی مغربی میڈیا کی کوریج میں "بڑی کہانی" ابھر کر سامنے آئی ہے جس میں انہوں نے "تجارتی مفادات" کے پیش نظر پاکستان کی طرف سے ہندوستانی فضائیہ کے رافیل جنگی طیاروں کو مار گرانے سے متعلق من گھڑت بیانیے کو نشر کیا ہے۔ مسٹر جاوید اشرف نے 2023 میں فرانس میں سفیر کے طور پر اپنے دور میں ہندوستان کو رافیل جنگی طیاروں کی فراہمی کی نگرانی کی تھی۔ انہوں نے انگریزی اخبار دی اسٹیٹسمین کو دیے گئے انٹرویو میں کہا، حقیقت سامنے آنے کا انتظار کیے بغیر، اینگلو-سیکسن میڈیا نے واضح طور پر یہ بڑی کہانی نشر کی کہ پاکستانی فضائیہ نے ہندوستانی فضائیہ کو کس طرح شکست دی۔ انہوں نے کہا، "یاد رکھیں کہ یہ ایک بیانیہ ہے جسے انہوں نے پیش کیا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس نے اینگلو-سیکسن، خاص طور پر امریکی اور برطانوی میڈیا میں کس طرح توجہ حاصل کی جاتی ہے۔ اس پر میرا خیال یہ ہے کہ یہ مسئلہ تجارتی مفادات سے متعلق ہے، وہ بالخصوص ایک طیارے کو نشانہ بنا رہے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مختلف مارکیٹوں میں اس طیارے کی بین الاقوامی مسابقت دیکھتے ہیں۔" انہوں نے یہ بات ہندوستان کی طرف سے رافیل جنگی طیاروں کی خریداری کا حوالہ دیتے ہوئے کہی۔ تاہم بعد میں انہوں نے ایکس پر پوسٹ میں واضح کیا کہ وہ جنگ، آپریشن یا کسی طیارے پر تبصرہ نہیں کر رہے ہیں بلکہ مغرب میں گردش کرنے والی کہانی پر تبصرہ کر رہے ہیں۔ بس ابتدائی کوریج بنیادی طور پر اس پہلو پر تھی نہ کہ دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملوں پر۔ واضح رہے کہ 28 اپریل کو ہندوستان نے اپنی بحریہ کے لئے فرانس سے 26 رافیل جنگی طیاروں کی خریداری کی منظوری دی تھی، جس کا مقصد بحر ہند میں اپنی بحری موجودگی کو مضبوط بنانا تھا۔ 630 بلین روپے (4.7 بلین ڈالر) کے معاہدے کے ضمن میں، ہندوستان فرانس کی ڈیسالٹ ایوی ایشن کے تیار کردہ 22 سنگل سیٹر اور چار دو سیٹر رافیل خریدے گا۔ ہوائی جہاز کی فراہمی 2030 تک مکمل ہو جانے والی ہے۔ سمجھوتے کے پیکج میں ہتھیار، سمیولیٹر، عملے کی تربیت اور پانچ سالہ کارکردگی پر مبنی لاجسٹک سپورٹ پروگرام کے ساتھ ہی ہندوستان کی دفاعی خود انحصاری کی کوششوں میں مدد کے لیے ٹیکنالوجی کی منتقلی بھی شامل ہے۔ ہندوستان نے وسیع تجربے کے بعد، 2022 میں امریکہ کے بنائے ہوئے F/A-18 سپر ہارنیٹ کو تبدیل کرنے کے لیے رافیل ایم انتخاب کیا تھا۔

نکبہ: اسرائیل کے ناجائز قبضہ کے خلاف فلسطینیوں کی جدوجہد جاری رہے گی: فلسطینی سفیر

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) ہندوستان میں فلسطینی سفیر عبداللہ محمد اے ابو سویش نے کہا کہ فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے ناجائز قبضہ کے خلاف ہمارا احتجاج اور لڑائی جاری رہے گی اور صیہونیوں کے ذریعہ فلسطینی عوام پر ڈھائے جا رہے ظلم و ستم کی المناک داستان ہم اپنی آنے والی نسلوں کو بھی بتائیں گے۔ آج یہاں فلسطین سفارت خانے میں نکبہ کے 77 سال پورے ہونے اور بے باک صحافی شیریں ابو عاقلہ کی شہادت کی تیسری برسی کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی ہر سال 15 مئی کو منائے جانے والے نکبہ جسے فلسطینی قیامت کبریٰ بھی کہتے ہیں، کے دن فلسطینی سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایک قیمتی آثار کو تھامے ہوئے ہوتے ہیں جسے بہت سے خاندانوں نے نسل در نسل اپنے پاس محفوظ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے ان گھروں کی چابیاں ہوتی ہیں جہاں سے انہیں 77 سال قبل اسرائیل کے معرض وجود میں آنے کے بعد نکال دیا گیا تھا اور پھر وہ کبھی وہاں لوٹ نہ سکے۔ اسی مناسبت سے فلسطینی سفارتخانہ میں منعقد ایک پروگرام میں فلسطینی سفیر نے 77 سال پہلے صیہونی آبادکاروں کے ہاتھوں لاکھوں فلسطینی عوام کی انکے گھروں سے بے دخلی اور ہزاروں لوگوں کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے وہی چابی دکھائی ہے جو کئی نسلوں سے ہوتے ہوئے انکے ہاتھ میں آئی ہے۔ سفیر عبداللہ محمد اے ابو سویش نے مزید کہا کہ اسرائیل کی تازہ وحشیانہ فوجی کارروائی میں سیکڑوں صحافیوں کی بھی موت ہو چکی ہے۔ اور ان میں معروف خاتون صحافی شیریں ابو عاقلہ بھی شامل ہیں جنکی موت کے تین سال مکمل ہو گئے ہیں اور جنھیں اپنے فرائض انجام دیتے وقت اسرائیل کی فوج نے بے رحمی سے قتل کر دیا تھا۔

جگد گرو رام بھدراچاریہ اور نغمہ نگار گلزار گیان پیٹھ ایوارڈ سے سرفراز

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) صدر دروپدی مرمو نے جمعہ کو یہاں ایک تقریب میں سنسکرت کے اسکالر جگد گرو رام بھدراچاریہ اور نغمہ نگار گلزار کو گیان پیٹھ ایوارڈ سے نوازا۔ اس موقع پر محترمہ مرمو نے جگد گرو رام بھدراچاریہ اور گلزار کو مبارکباد دی، جو خرابی صحت کی وجہ سے ایوارڈ تقریب میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ان کی جلد صحت یابی کی دعا کی تاکہ وہ فن، ادب، معاشرے اور ملک کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔ صدر نے کہا کہ ادب معاشرے کو جوڑتا اور بیدار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 19ویں صدی کی سماجی بیداری سے لے کر 20ویں صدی کی جدوجہد آزادی تک شاعروں اور ادیبوں نے لوگوں کو جوڑنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ بنکم چندر چٹرجی کا 'وندے ماترم' تقریباً 150 برسوں سے ہندوستانیوں کو بیدار کر رہا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ والمیکی، ویاس اور کالی داس سے لے کر رابندر ناتھ ٹیگور تک کے لازوال شاعروں کی تخلیقات میں ہمیں متحرک ہندوستان کی نبض محسوس ہوتی ہے جو ہندوستانیت کی آواز ہے۔ محترمہ مرمو نے 1965 سے مختلف ہندوستانی زبانوں کی نمایاں ادبی شخصیات کو ایوارڈ دینے کے لیے بھارتیہ گیان پیٹھ ٹرسٹ کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی زبانوں میں نمایاں ادبی شخصیات کو انعام دینے کے عمل میں، بھارتیہ گیان پیٹھ ایوارڈ کے انتخاب کاروں نے بہترین ادباء کا انتخاب کیا ہے اور اس ایوارڈ کے وقار کو برقرار رکھا ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ آشاپورنا دیوی، امرتا پریتم، مہادیوی ورما، قرۃ العین حیدر، مہاسویتا دیوی، اندرا گوسوامی، کرشنا سوبتی اور پرتبھا رے جیسی گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ خواتین ادیبوں نے ہندوستانی روایت اور سماج کو خصوصی حساسیت کے ساتھ دیکھا اور تجربہ کیا اور ہمارے ادب کو مالا مال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کو ان عظیم خواتین ادیبوں سے تحریک لے کر ادبی تخلیق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے اور سماجی سوچ کو مزید حساس بنانا چاہیے۔ صدر جمہوریہ نے رام بھدراچاریہ کے بارے میں کہا کہ انہوں نے بہترین کارکردگی کی ایک متاثر کن مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے ان کی ہمہ جہتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جسمانی طور پر معذور ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی الوہی نظر سے ادب اور معاشرے کی غیر معمولی خدمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رام بھدراچاریہ نے ادب اور سماجی خدمت دونوں شعبوں زبردست خدمات انجام دی ہے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ان کی شاندار زندگی سے تحریک لے کر آنے والی نسلیں ادب کی تخلیق، معاشرت کی تعمیر اور قوم کی تعمیر کے صحیح راستے پر گامزن رہیں گی۔

حکومت محلہ کلینک میں کام کرنے والوں کو برطرف کرنے کی تیاری کر رہی ہے: آپ

نئی دہلی، 16 مئی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (آپ) نے دہلی حکومت پر محلہ کلینک کو بند کرنے اور ان میں کام کرنے والے ہزاروں لوگوں کو ملازمت سے فارغ کرنے کی تیاری کا الزام لگایا ہے۔ آپ کے دہلی ریاستی کنوینر سوربھ بھاردواج نے کہا کہ جس طرح بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے 10 ہزار سے زیادہ بس مارشلوں کو برطرف کیا ہے، اس کے بعد اسپتالوں میں کام کرنے والے ڈیٹا انٹری آپریٹرز کو برطرف کیا گیا، مہمان اساتذہ کو برطرف کیا گیا، مختلف ودھان سبھاؤں میں کام کرنے والے ودھان سبھا فیلوز کو برطرف کیا گیا، اس سلسلے میں اب کام کرنے والے عملے کی باری ہے۔ دہلی حکومت نے محلہ کلینک کو بند کر دیا ہے اور محلہ کلینک میں کام کرنے والے ہزاروں لوگوں کو ملازمت سے فارغ کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ صرف اور صرف سیاسی دشمنی کی وجہ سے بی جے پی آہستہ آہستہ ہزاروں لوگوں کو بے روزگار کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محلہ کلینک میں کام کرنے والے ہزاروں ڈاکٹر، فارماسسٹ، نرسیں اور ملٹی ٹاسکنگ عملہ آج دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے جنتا دربار میں اپنی نوکری بچانے کی التجا کرنے پہنچے۔

کیجریوال نے پنجاب کی جاری منشیات کے خلاف جنگ کے درمیان نشہ مکتی یاترا کا اعلان کیا

نئی دہلی، 16 مئی (ہ س)۔ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے کنوینر اروند کیجریوال نے جمعہ کو پنجاب میں جاری منشیات کے خلاف جنگ کے درمیان نشہ مکتی یاترا کا اعلان کیا۔ جس کا آغاز حکومت نے ریاست میں منشیات کے استعمال کو ختم کرنے کے لیے کیا ہے۔ اس کوشش میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ نشہ مکتی یاترا پنجاب کے ہر گاؤں اور وارڈ میں پہنچ کر منشیات کے استعمال اور منشیات کی فروخت کے خلاف عوام کے عزم کو مضبوط کرے گی۔

اے اے پی کنوینر اروند کیجریوال نے ٹوئٹر پر ایک پوسٹ میں کہا کہ پنجاب میں آج سے نشہ مکتی یاترا شروع ہو رہی ہے۔ یہ کارواں پنجاب کے ہر گاؤں اور ہر وارڈ میں جائے گا۔ اب اس سفر کے ذریعے لوگوں کو نشہ چھڑانے کی مہم سے جوڑا جائے گا۔ ہر گاؤں اور ہر وارڈ میں لوگ حلف لیں گے کہ وہ منشیات کا استعمال نہیں کریں گے۔ علاقے میں کسی کو بھی منشیات فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اور نشے کے عادی افراد کا علاج کرائیں گے اور انہیں اس لت سے نکالیں گے۔ کیجریوال نے کہا کہ پنجاب حکومت نے منشیات کے عادی افراد کے علاج کے لیے بڑے پیمانے پر انتظامات کیے ہیں۔ پنجاب خاندان کے تین کروڑ افراد اب پنجاب سے منشیات کے خاتمے کو یقینی بنائیں گے۔

پیدل حج کے لیے جانا کوئی فضیلت کا کام نہیں: مولانا عبداللہ سعی سنابلی

نئی دہلی 16 مئی 2025 (پریس ریلیز) کئی ہزار برس پہلے عرب کی ایک بے آب و گیاہ اور ویران سرزمین سے جسے دنیا آج مکہ کے نام سے جانتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے ایک خاص محبوب بندہ کو حکم دیتا ہے کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ اللہ کے پاک گھر کا حج کریں۔ بڑی عجیب سی بات تھی کس کو اعلان کریں وہاں کوئی پیغام رسانی کا ذریعہ موجود نہیں اللہ کے اس محبوب بندے نے کوئی سوال جواب نہیں کیا کہ کیسے اعلان کریں؟ کسے اعلان کریں؟ میری بات لوگوں تک کیسے پہنچے گی۔ رب کا فرمان تھا لہٰذا اعلان کردیا، اعلان کرنے والے کوئی اور نہیں بلکہ دین حنیف پر چلنے والے ابراہیم علیہ السلام تھے۔ وقت گزرتا رہا اور اس کے ساتھ اس بے آب و گیاہ سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی ہی اولاد سے آباد کردیا آبادی بڑھتی رہی پھر انہیں کے نسل سے اسی سرزمین پر آج سے چودہ سو برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی افضل البشر خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ آپ نے توحید کا علم بلند کیا جس کی وجہ سے مجبوراً گھر بھی چھوڑا، خاندان بھی چھوڑا، شہر بھی چھوڑا لیکن دین توحید کو نہیں چھوڑا بلکہ اس پر جمے رہے اور پھر ایک دور ایسا آیا کہ سن دس ۱۰ ہجری میں اسی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے جسے ابراہیم علیہ السلام نے کئی ہزار برس پہلے دی تھی لبیک اللھم لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے بیت اللہ کا حج کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اور وادی مکہ توحید کے نعروں سے گونج اٹھی، یہ حج بڑی ہی عظیم عبادت ہے اور مقبول حج کا ثواب جنت ہے۔ اس عبادت میں بہت ہی اہم پیغام پوشیدہ ہے ان میں سب سے اہم پیغام رب کی وحدانیت کا اقرار اور شرک سے بیزاری کا اعلان ہے اس لیے جب ایک بندہ احرام باندھتا ہے تو تلبیہ کے جو کلمات پکارتا ہے اس میں اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی بادشاہت ہے۔

ان خیالات کا اظہار ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سنٹر، نئی دہلی کے سکریٹری مولانا عبداللہ سعی سنابلی حفظہ اللہ نے سنٹر کی جامع مسجد ابوبکر صدیق، جوگابائی، نئی دہلی میں خطبۂ جمعہ کے دوران کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اس میں عہد ہوتا ہے کہ اللہ تیری فرمانبرداری کے لیے حاضر ہوں صرف یہاں اور اس وقت نہیں بلکہ یہاں سے لوٹنے کے بعد بھی جہاں رہوں گا تیری ہی فرمانبرداری کے کام انجام دوں گا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے حج کو پورا کرلو تو اللہ کا ذکر کرو، یہ نہیں کہ جاؤ تم آزاد ہو، اب جو چاہو کرو بلکہ اپنی فرمانبرداری اور ذکر کا حکم دیا۔

یہ حج ہمیں سبق دیتا ہے ہم سب بھائی بھائی ہیں ہم میں سے کوئی اللہ کے ہاں چھوٹا بڑا نہیں ہے اگر کسی کو کوئی فضیلت و برتری ہے تو صرف اور صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔ ذرا سوچیں اس پاک گھر کے حج کے لیے سب کا وقت ایک سب کا لباس ایک یہاں نہ کوئی بادشاہ ہے نہ فقیر، نہ چھوٹا ہے نہ بڑا، نہ حاکم ہے نہ محکوم، نہ کالا ہونے سے کوئی فرق پڑتا ہے، نہ گورا ہونے سے، نہ عربی ہونے سے کوئی فرق پڑتا ہے، نہ عجمی ہونے سے بس ہر کوئی آدم کی اولاد ہے اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے گویا کہ سب انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں کسی بندر کی نہیں۔ ہر کوئی بھکاری ہے رب کے دربار کا ہر کوئی فریادی ہے رب کے دربار میں حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ حج ہمیں قیامت کا منظر یاد دلاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت میں کہے گا کہ متکبر اور گھمنڈی لوگ کہاں ہیں ظالم و جابر لوگ کہاں ہیں؟ آج کے دن کی بادشاہت کس کی آواز آئے گی کہ صرف اور صرف اللہ واحد کی بادشاہت ہے جو قہار ہے۔

اسی طرح حج میں ہر کوئی اپنے گھر خاندان، مال و زر کو چھوڑ کر عہدہ و منصب سے پرے رب کی بادشاہت اور وحدانیت کا گن گانے کے لیے حاضر ہوتا ہے اور وقوف عرفہ اسی کا نمونہ ہے۔ جب حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے۔

پولیس نے ایک شاطر چور کو گرفتار کیا

نئی دہلی، 16 مئی (ہ س)۔ ساؤتھ ویسٹ ضلع کے سائبر پولیس اسٹیشن نے ایک شاطر دھوکہ باز اوم پرکاش ستواریہ (46) کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم اب تک دس مقدمات میں ملوث ہے۔ تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ ملزمان صرف آرمی اہلکاروں کو نشانہ بناتے تھے اور فراڈ کرتے تھے۔ جنوب مغربی ضلع کے ڈی سی پی سریندر چودھری نے جمعہ کو کہا کہ ملزم نے فرضی ویب سائٹ کے ذریعے 19 لاکھ روپے کا فراڈ کیا ہے۔ پولیس کے مطابق فوج کے ایک جوان نے این سی آر پی پورٹل پر شکایت درج کرائی تھی۔ شکایت میں متاثرہ نے کہا کہ وہ ایک ویب سائٹ foxbitdeals.com کے ذریعے اوم پرکاش ستواریہ کے رابطے میں آیا تھا۔ متاثرہ نے شکایت میں مزید کہا کہ ملزم نے اسے 30 فیصد ڈسکاؤنٹ پر کیا سیلداس کار دلانے کا لالچ دیا۔ یقین دلانے کے لیے، واٹس ایپ پر چیک کی کاپی بھیجی۔ اس کے بعد شکایت کنندہ نے 19 لاکھ روپے دیے، لیکن اسے گاڑی نہیں ملی۔

روزنامہ ہماری دُنیا نئی دہلی

یوپی کے دینی مدارس میں میٹرک لازمی

اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ مدرسہ بورڈ اور دینی مدارس میں دسویں کی تعلیم کو لازمی قرار دیا، اب یوپی مدرسہ بورڈ میں میٹرک کی تعلیم ہوگی، یوپی سرکار نے دسویں کو مدرسہ بورڈ اور دینی مدارس میں لازمی جزء مان لیا ہے، یہ یوپی سرکار کا اچھا قدم ہے، وہیں دینی مدارس کے ذمہ داروں کو دیر سویر ہی سہی قہر او جبرا فیصلہ لینا پڑا، اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے، جب مدارس کے ذمہ داروں سے نصاب تعلیم کو بدلنے کی بات کی جارہی تھی تو دینی مدارس کے ذمہ دار اسے ماننے کو تو درکنار بات سننے کو تیار نہیں تھے، اپنے بڑے پن کا احساس دلا کر لچھے دار تقریر کرکے پرکھوں کی میراث کہ کر لوگوں کو خاموش کردیتے تھے، وہی لوگ غیر ضروری نصاب کو نصاب سے ہٹانے کو راضی نہیں تھے، فلسفہ و منطق کی موجودہ وقت میں بالکل ہی ضرورت نہیں ہے، پھر بھی بعض دینی مدارس کے نصاب میں اب بھی شامل ہے، اب وقت آگیا ہے کہ سارے مدارس میں تبدیلی آئے گی، مدارس کے فارغین کے لئے یونیورسیٹیوں میں داخلہ کے لئے نت نئے دروازے کھلیں گے، جس کورس میں پڑھنا چاہیں، پڑھ سکتے ہیں، اب کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوگا، سابق فارغین مدارس کو بہت ساری چیلنجز کا سامنا ہے۔ مادر علمی دار العلوم ندوۃ العلماء کے ذمہ دار و ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید بلال حسنی ندوی نے بھی ندوہ سمیت تمام شاخ میں عالیہ اولی سے پہلے میٹرک کو شرط کردیا گیا ہے، میٹرک کے بغیر ندوہ میں داخلہ ممکن نہیں ہے۔ جو طلباء اس وقت ندوہ میں یا ندوہ کے شاخ میں ہیں، سب کو میٹرک کرنے کی ہدایت کردی گئی ہے، مہپت مئو، معہد دارالعلوم ندوۃ العلماء میں رجسٹریشن کا عمل شروع ہوچکا ہے، طلباء جوش وجذبہ اور امنگوں سے لبریز ہیں، ہر کسی کے چہرے پر خوشی ومسرت کا ماحول ہے، میٹرک کے امتحان دینے کے لئے خود کو پوری طرح عزم وحوصلے کے ساتھ دینے کو تیار ہیں، میٹرک، پلس ٹو اور ندوہ سے عالمیت وفضلت کے بعد ندوہ کے طلباء کی زندگی مستقبل میں روشن و تابناک ہوگی، ملک کے اہم پروفیشنل کورس میں داخلہ لیکر پڑھنے کا دروازہ کھلے گا۔ مدارس اسلامیہ کے طلباء کا پہلے اردو، عربی، فارسی اور تاریخ جیسے کورسوں میں ہی داخلہ ہو پاتا تھا، اب عالم وفاضل بن کر جج وکیل ڈاکٹر، انجینیر کلکٹر اور سفیر جیسے اعلیٰ عہدہ ومنصب پر آسانی سے فائز ہوسکتے ہیں، اب کسی طرح کی بندشوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، بس محنت کیجئے یکسو ہوکر مقصد حیات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے عیش وعشرت کی قربانی دینی ہوگی، کتابوں کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرنا ہوگا، لکھنے پڑھنے میں قابل داد صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے، یہ وقت بہت قیمتی اور مقابلہ کا دور ہے جو مقابلے میں آگے بڑھے گا، وہی کامیاب ہوگا اور مقدر کا سکندر رہے گا، جو محنت نہیں کرے گا وہ اپنے مقصد تک کبھی نہیں پہنچ سکے گا، مقابلہ جاتی امتحان کے لئے خود کو اس لائق بنانا ہوگا، امتحان ہال میں والدین یا اساتذہ ساتھ نہیں دیں گے، وہاں پر اپنی قابلیت وصلاحیت اور کثرت مطالعہ کام آگے گا، والدین یا اساتذہ کرام کی دعائیں اور نیک تمنائیں ہمیشہ ہر جگہ ساتھ رہے گی، کامیاب انسان بن کر معاشرہ سماج میں ادارہ کا نام روشن کریں معاشرہ سماج کی تعمیر ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، مسلم قوم وسماج کا کوئی بھی فرد تعلیم کی دولت سے نابلد اور نا آشنا نہ رہے یہی ہر شخص کی کوشش ہو۔

ہمیں دھکا دینے و پھٹکارنے والے کہاں ہیں آجکل !!

جاوید اختر بھارتی

کچھ لوگ کسی بھی میدان میں قدم رکھتے ہیں تو سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں، کچھ لوگ تنقید کرنا اصل مقصد سمجھتے ہیں، کچھ لوگ اصل ذمہ دار ہی بننے لگتے ہیں،، اگر وہ کسی تعمیری مکان کو دیکھتے ہیں تو انہیں دیوار ٹیڑھی نظر آتی ہے، اتفاقیہ کسی کمیٹی میں پہنچتے ہیں تو پہلے کے ذمہ داران میں کمی نظر آتی ہے، اب تو بہت سے ایسے ادارے ہیں جن کا دین سے تعلق ہے مگر اس میں بھی حمایت ومخالفت کا گروپ تشکیل دیا جانے لگا یعنی ایک ادارے کا کوئی شخص ذمہ دار ہے اور لمبے عرصے تک رہنے کے بعد عوام اگر اسے تبدیل کردیتی ہے تو جو نیا ذمہ دار منتخب ہوتا ہے تو پہلے والے شخص کے اندر تعمیر وترقی اور اصلاحی جذبہ نظر نہیں آتا بلکہ وہ نئے ذمہ دار کی ہمیشہ مخالفت پر تلا رہتا ہے اور یہ بیماری صرف فلاحی اور سیاسی وسماجی اداروں وتنظیموں تک محدود نہیں رہی بلکہ مدارس ومساجد اور خانقاہوں تک یہ بیماری پھیل چکی ہے اور جس شخص کے اندر یہ بیماری ہے تو پھر اسے قوم مسلم کا یا دین کا خدمت گزار نہیں کہا جاسکتا یا تو اس کا اپنا کوئی مفاد ہے یا پھر سستی شہرت، نام ونمود کا بھوکا ہے اگر جس کے سینے میں خدمت دین کا جذبہ ہے تو اسے کسی عہدے و منصب کی ضرورت نہیں ہے،، اور یہ بات صحیح ہے کہ اگر خدمت ہی کرنا ہے تو بنا کسی جاہ ومنصب کے بھی خدمت کیا جاسکتا ہے ،، اور ہمیشہ وہ کام کرنا چاہئے جو دیر پا ہو یہ نہیں کہ کوئی کام شروع کیا جائے تو تنقید کا انبار لگا دیا جائے۔

شکوہ شکایت کا ماحول قائم کیا جائے اور باتوں باتوں میں ڈانٹا پھٹکارا جائے اور خود کو بہت جانکار ثابت کیا جائے اور جمعہ جمعہ آٹھ دن کے بعد دستبردار ہوجایا جائے اور آٹھ دن میں ایک بار بھی یہ خیال نہ آئے کہ یہ مسجد ہے اور یہ مدرسہ ہے،، ایک تربیت گاہ و درسگاہ ہے تو دوسری عبادت گاہ ہے دونوں کا احترام ضروری ہے، دونوں کے تقدس کو پامال ہونے سے بچانا ضروری ہے اور دونوں کا جو حق ہے اس حق کو ادا کرنا ضروری ہے،، ایک دن مسجد کے اندر بچے آپس میں تبصرہ کررہے تھے کہ رمضان کے مہینے میں مسجد کھچا کھچ بھری رہتی تھی ہمیں وضو خانے کے قریب کھڑے ہونے کے لئے جگہ ملتی تھی کبھی کبھی ہم آگے بڑھ جاتے تھے تو کچھ لوگ ہمارا ہاتھ پکڑ کر بڑی بے دردی کے ساتھ پیچھے دھکیل دیا کرتے تھے ساتھ ہی ہمیں پھٹکار بھی لگاتے تھے کہ تم لوگوں کی وجہ سے ہماری نمازیں خراب ہوتی ہے تم لوگ شور شرابے سے باز نہیں آتے مسجد خاموش رہنے کی جگہ ہے، ذکرو اذکار کی جگہ ہے، اللہ سے لولگانے کی جگہ ہے شور شرابے کی جگہ نہیں لیکن آج وہ سارے لوگ غائب ہیں کیا اب ذکرو اذکار کی ضرورت نہیں، اللہ سے لولگانے کی ضرورت نہیں، اللہ ان سے راضی ہوگیا اس بات کی سرٹیفکیٹ مل گئی کیا، ہمیں نصیحت کرنے کا جذبہ ختم ہوگیا کیا تبصرے کے دوران ہی ایک بچہ مسجد میں داخل ہوتا ہے اور تمام باتیں سننے کے بعد کہتا ہے کہ اب وہ لوگ کافی مصروف رہتے ہیں اب گیارہ مہینے تک وہ جمعہ جمعہ نظر آئیں گے،، عطر لگا کر، کاندھے پر رومال ڈال کر، اچھے اچھے کپڑے پہن کر کچھ لوگ دبک کر پیچھے ہی بیٹھ جائیں گے اور ان میں بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو خطبہ کی اذان ہونے کے وقت آئیں گے اور بڑی مشکل سے خطبہ سنیں گے امام کے ساتھ دو رکعت فرض ادا کریں گے اور جیسے ہی سلام پھیرا جائے گا تو تیزی کے ساتھ مسجد سے باہر نکل جائیں گے کیونکہ انہیں اپنا کاروبار دیکھنا ہوتا ہے، موبائل پر گیم کھیلنا ہوتا ہے، چائے خانوں میں بیٹھ کر گپ شپ کرنا ہوتا ہے سارے بچے بعد میں آنے والے اس بچے کی باتیں بڑے ہی غور سے سن رہے تھے اور سننے کے بعد دو تین بچوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اب جمعہ کا دن آئے گا تو ہم لوگ ان آدمیوں سے ملاقات بھی کریں گے اور بات چیت بھی کریں گے،، بالآخر جمعہ کا دن آتا ہے مسجد میں اذان کے کلمات بلند ہوتے ہیں لوگ جوق در جوق مسجد کی طرف رواں ہوتے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے رمضان کے مہینے کی طرح جمعہ کے دن بھی مسجد پوری طرح بھر گئی بچوں کو پھر ڈانٹا پھٹکارا جانے لگا اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر پیچھے کردیا گیا،، بہر حال مسجد میں تقریر ہوئی پھر منبر پر کھڑے ہوکر امام نے خطبہ جمعہ پڑھا اس کے بعد دو رکعت فرض نماز ادا کی گئی سلام پھیرنے کے بعد ان جمعہ جمعہ کے نمازیوں سے سوال وجواب کرنے کے لئے بچے بھی مسجد سے باہر نکل گئے اور ان کا دامن پکڑ کر سوال وجواب کرنا شروع کردیا،، بچوں نے سوال کیا کہ صاحب آپ جمعہ کے دن عصر سے لے کر دوسرے جمعہ کے دن کی نماز فجر تک غائب رہتے ہیں، مسجد میں نہیں آتے ہیں اور آٹھ دن تک نمازیں نہیں پڑھتے ہیں آخر کیوں: کیا آپ کی وہ نمازیں معاف ہیں؟ اور جب آٹھ دن تک مسجد سے دور رہتے ہیں تو پھر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے کیوں آتے ہیں ؟ یہ تو کسی کتاب میں نہیں لکھا ہے کہ آٹھ دن تک نماز نہ پڑھا جائے تو کوئی بات نہیں لیکن جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے،، جیسے آج آپ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آئے ہیں تو اللہ دیکھ رہا ہے اسی طرح آپ لوگوں نے آٹھ دن تک نماز نہیں پڑھی تو اللہ اس سے بھی واقف ہے،، آخر کیا وجہ ہے کہ آٹھ دن تک آپ مسجد سے دور رہے تو خدا کا خوف نہیں، آٹھ دن تک نمازیں نہیں پڑھیں تو خدا کا خوف نہیں،، پھر جمعہ کا دن آیا اور اذان کے کلمات بلند ہوئے تو آپ مسجد آ پہنچے کیا صرف جمعہ کے دن ہی دل میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے،، بچوں کی باتیں سن کر بچوں کے سوال سن کر جمعہ جمعہ کے نمازیوں کے پیروں تلے زمین کھسک گئی، زبان لڑکھڑانے لگی اور ہونٹ تھرتھرانے لگے بات وہ، بات یہ ہے، اصل بات یہ ہے کہ آج جمعہ ہے کچھ بھی بات نہیں بن پارہی ہے سوال کا جواب ہی نہیں ہے بالآخر اوں، میں میں کرتے کہتے وہ بات زبان پر آہی گئی جس کا امکان تھا سارے بہانے بازی کے بعد یہ کہہ دیا کہ ارے بچوں تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے تو بچوں نے کہا کہ ہمیں خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے بلکہ آج کے دن کا ہمیں انتظار تھا اور وہ انتظار ختم ہوا اور آپ لوگ مل گئے لیکن ہمارے سوالوں کا جواب نہیں ملا آخر خدا کی ذات تو وہ ہے کہ کالی رات میں بھی کالے پہاڑ کے کالے پتھر پر چلنے والی کالی چیونٹیوں کو دیکھتا ہے اور چیونٹیوں کے چلنے کی آواز کو سنتا بھی ہے پھر آپ آٹھ دن تک کس بنیاد پر احکام خداوندی سے غافل رہتے ہیں اور جمعہ کے دن صرف ایک وقت دو رکعت کے لئے غافل نہیں ہوتے اب ان کی زبان پر وہ لفظ آہی گیا کہ ارے بچوں آج جمعہ کا دن ہے اور آج بھی مسجد نہیں آتے تو لوگ کیا کہتے اور سماج ومعاشرے کے لوگ کیا کہتے،، اب ان بچوں نے کہا کہ ہاں اصل وجہ یہی ہے کہ تم جمعہ کے دن بھی مسجد میں آئے ہو تو خوف خدا کی بنیاد پر نہیں بلکہ سماج ومعاشرے میں کہیں رسوائی نہ ہو کہ فلاں شخص جمعہ تک نہیں پڑھتا بس اسی وجہ سے آج جمعہ کے دن تم مسجد آئے ہو، ڈرو اس رب العالمین سے کیونکہ اس کی پکڑ بہت سخت ہے اور یاد رکھو کہ نماز کبھی معاف نہیں ہے چاہے جنگ کا میدان ہو یا الیکشن کا میدان نماز معاف نہیں، پیروں تلے زمین کھسکے یا گردن پر چھری چلے نماز معاف نہیں،، سماج ومعاشرے میں رسوائی یا نام ونمود وشہرت حاصل کرنے کے لئے یا اس سے بچنے کے لئے نہیں بلکہ اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے نمازوں کا اہتمام کریں پابندی کریں اور اپنا محاسبہ بھی کریں کہ ایک ماہ تک روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے کے بعد بھی ہماری زندگی میں انقلاب کیوں نہیں آیا۔

□□□□□□□□

ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل اور ان کا حل

صدف

ہندوستان ایک کثیر المذاہب، کثیر اللسان اور کثیر الثقافتی ملک ہے جس میں مسلمان دوسری سب سے بڑی آبادی ہیں۔ ہندوستانی مسلمان ایک تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی ورثے کے حامل ہیں۔ تاہم، آزادی کے بعد سے لے کر آج تک، ہندوستانی مسلمان کئی سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی چیلنجز کا سامنا کررہے ہیں۔ ان مسائل کی جڑیں صرف سیاسی یا اقتصادی نہیں بلکہ سماجی اور نفسیاتی سطح پر بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ تعلیم ہر قوم کی ترقی کی کنجی ہے لیکن بدقسمتی سے ہندوستانی مسلمان تعلیمی میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ سچر کمیٹی رپورٹ (2006) کے مطابق مسلمانوں میں شرح خواندگی قومی اوسط سے کم ہے۔ مدارس کا نظام جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں اور عصری تعلیم سے دوری نوجوانوں کو مواقع سے محروم رکھتی ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ سرکاری ملازمتوں، پرائیویٹ سیکٹر اور تجارت میں ان کی نمائندگی بہت کم ہے۔ چھوٹے پیمانے کی تجارت، دستکاری اور غیر منظم مزدوری ان کا ذریعہ معاش ہے، جو ناپائیدار اور کم آمدنی والے شعبے ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان ایک بڑی اقلیت ہونے کے باوجود سیاسی میدان میں ان کی آواز کمزور ہے۔ اکثر سیاسی جماعتیں مسلمانوں کو ووٹ بینک کے طور پر استعمال کرتی ہیں مگر ان کے بنیادی مسائل پر توجہ نہیں دیتیں۔ نتیجتاً مسلمان اپنے سیاسی حقوق اور نمائندگی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ گزشتہ کچھ دہائیوں سے ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف تعصب اور نفرت میں اضافہ ہوا ہے۔ مختلف ریاستوں میں فرقہ وارانہ فسادات، موب لنچنگ اور گائے کے تحفظ کے نام پر تشدد کے واقعات مسلمانوں کو خوف میں مبتلا کرتے ہیں۔ میڈیا کا ایک حصہ بھی مسلمانوں کی منفی تصویر پیش کرتا ہے۔ مسلمانوں کو اکثر شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی حب الوطنی پر سوال اٹھائے جاتے ہیں اور انہیں 'غیر' سمجھا جاتا ہے۔ اس سے ان کی ذہنی صحت، خود اعتمادی اور قومی یکجہتی متاثر ہوتی ہے۔ مسلمان خواتین کو دوہری پسماندگی کا سامنا ہے، ایک طرف وہ عام صنفی امتیاز کا شکار ہیں، دوسری طرف مذہبی وسماجی پابندیوں نے ان کی ترقی کی راہیں محدود کردی ہیں۔ تعلیم، روزگار اور صحت کی سہولیات تک ان کی رسائی محدود ہے۔ اس کے حل کے لئے مسلمانوں کو تعلیم کو اپنی پہلی ترجیح بنانا ہوگا۔ والدین کو بچوں، خاص کر بچیوں کی تعلیم پر توجہ دینی چاہیے۔ مدارس کی اصلاح ضروری ہے تاکہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید مضامین (سائنس، ریاضی، انگریزی) کو بھی شامل کیا جائے جو بہت حد تک شامل کرلئے گئے ہیں۔ سرکار کو مسلمانوں کے لیے اسکالرشپ، تعلیمی ادارے اور ہاسٹل جیسی سہولیات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو چھوٹے کاروبار، ہنر مندی، اور اسٹارٹ اپس میں آگے بڑھنے کے مواقع دیے جائیں اور اس تعلق سے سرکار کو مسلمانوں کی مدد کرنی چاہئے۔ بینکوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو آسان قرضہ جات مہیا کریں تاکہ وہ مالی طور پر خودمختار بن سکیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صرف ووٹ ڈالنے تک محدود نہ رہیں بلکہ سیاسی جماعتوں میں فعال کردار ادا کریں۔ باشعور، تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کو سیاست میں آکر قیادت کرنی چاہیے اور سیاسی پارٹیوں کو بھی بلاتفریق مسلم نوجوانوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق سیاسی جگہ دینی چاہئے۔ مسلمانوں کو اپنے مسائل کے لیے منظم ہوکر آواز اٹھانی ہوگی، بجائے اس کے کہ وہ صرف احتجاج تک محدود رہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مختلف مذاہب کے ساتھ باہمی ہم آہنگی اور میل جول کو فروغ دیں جس شعبہ میں مسلمانوں کے ایک طبقے نے اس کو ہمیشہ سے اپنا شعور بنایا ہوا ہے۔ بین المذاہب مکالمہ، ثقافتی پروگرام اور مشترکہ سماجی خدمات کے ذریعے ایک دوسرے کو قریب لایا جاسکتا ہے۔ میڈیا میں مثبت مسلمان کرداروں کو اجاگر کرنا چاہیے۔ مسلم خواتین کی تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبے میں شراکت کو بڑھایا جانا چاہئے۔ کمیونٹی سطح پر خواتین کے لیے خصوصی پروگرام، تربیتی ورکشاپس اور خود روزگاری کے منصوبے شروع کیے جائیں۔ خواتین کے مذہبی اور قانونی حقوق پر آگاہی پیدا کی جائے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے قانونی حقوق سے آگاہ ہوں اور ضرورت پڑنے پر قانونی چارہ جوئی کریں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ فرقہ وارانہ جرائم پر سختی سے کارروائی کرے اور انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ انسانی حقوق تنظیموں کو چاہیے کہ مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خلاف آواز بلند کریں۔ ہندوستانی مسلمان ایک عظیم ورثے کے امین ہیں، مگر اس وقت کئی چیلنجز سے دوچار ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف حکومت یا سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ خود مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ بیدار ہوں، منظم ہوں اور ترقی کے راستے پر گامزن ہوں۔ تعلیم، اتحاد، سیاسی شعور اور سماجی اصلاح کے ذریعے مسلمان نہ صرف اپنی حالت بدل سکتے ہیں بلکہ ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان شکوہ شکایت سے نکل کر عمل کی راہ اپنائیں، تبھی ایک باوقار، خوشحال اور محفوظ مستقبل ممکن ہو سکے گا۔

□□□□□□

صدر ٹرمپ، براہِ کرم بھارت کی دہشت گردی کے خلاف جنگ کو کمتر نہ سمجھیں

ثاقب سلیم

حال ہی میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ کشمیر وہ بنیادی مسئلہ ہے جس کے باعث بھارتی فوج نے پاکستان میں دہشت گردوں کے اڈوں کے خلاف آپریشن سندور شروع کیا، اور یہ مسئلہ کم از کم "ہزار سال" پرانا ہے۔ یا تو صدر کے مشیر انہیں غلط معلومات دے رہے ہیں یا وہ برصغیر کی تاریخ اور جغرافیہ سے بالکل ناواقف ہیں۔ جو بھی ہو، مغربی طاقتیں گزشتہ آٹھ دہائیوں سے یہی بیانیہ دہرا رہی ہیں۔ صدر ٹرمپ اور پوری دنیا کو سمجھنا چاہیے کہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (PoK) اور پاکستان میں دہشت گرد کیمپوں کو نشانہ بنانے کی وجہ "کشمیر کا تنازعہ" نہیں ہے۔ بھارتی حکومت کو اپنے شہریوں کے خلاف دہشت گردی کا جواب دینا پڑا۔ پہلگام میں دہشت گردوں نے 26 بھارتی شہریوں کو ہلاک کیا، جن میں زیادہ تر ہندو مرد تھے، جس کے بعد یہ کارروائی عمل میں آئی۔ بھارت نے ان دہشت گرد ٹھکانوں پر بمباری "کشمیر مسئلہ حل" کرنے کے لیے نہیں کی۔ یہ دہشت گرد بھارت کے کسی بھی حصے پر حملہ کرسکتے تھے۔ ماضی میں وہ بھارتی پارلیمنٹ، ریلوے، دہلی اور ممبئی کی مارکیٹوں سمیت کئی مقامات پر حملے کرچکے ہیں، جن میں سینکڑوں بھارتی شہری جاں بحق ہوئے۔ بنیادی مسئلہ مستقبل میں ایسے حملوں سے ملک کا دفاع کرنا ہے۔ جہاں تک دہشت گردی اور اس کے خلاف جنگ کا تعلق ہے، امریکہ کا رویہ ہمیشہ جارج اورویل کے اس قول جیسا رہا ہے: "تمام جانور برابر ہیں، لیکن کچھ جانور دوسروں سے زیادہ برابر ہیں۔" جب وہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو اسے "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کہا جاتا ہے، لیکن جب بھارت ایسا کرتا ہے تو اسے "علاقائی تنازعہ" کا نام دے دیا جاتا ہے۔ مغربی طاقتیں 1947 سے دہشت گردی کی ذمہ داری پاکستان کے بجائے کشمیر کے علاقے پر ڈالنے کی کوشش کرتی آئی ہیں، حالانکہ صدر ٹرمپ کی حیرت کے برخلاف "پاکستان" "ہزار سال" پرانا ملک نہیں، بلکہ صرف 78 سال قبل وجود میں آیا تھا۔

اکتوبر 1947 میں پاکستان نے قبائلی حملہ آوروں" (جو آج کے لحاظ سے دہشت گرد کہلائیں گے) کو کشمیر پر زبردستی قبضہ کرنے کے لیے بھیجا۔ 31 دسمبر 1947 کو، پاکستان کو کئی بار ان حملہ آوروں کی مدد روکنے کا کہا گیا لیکن جب بات نہ بنی تو بھارت نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (UNSC) میں ایک یادداشت جمع کرائی، جس میں صاف طور پر کہا گیا: "(الف) حملہ آوروں کو پاکستان کی سرزمین سے گزرنے کی اجازت دی گئی؛ (ب) انہیں پاکستان کی زمین کو اپنی کارروائیوں کا اڈا بنانے دیا گیا؛ (ج) ان میں پاکستانی شہری شامل ہیں؛ (د) انہیں زیادہ تر فوجی ساز وسامان، ٹرانسپورٹ، رسد (بشمول پیٹرول) پاکستان سے مل رہی ہے؛ (ہ) پاکستانی افسران ان کی تربیت، رہنمائی اور دیگر سرگرمیوں میں فعال معاونت کررہے ہیں۔"

بھارتی وفد کے سربراہ گوپال سوامی اینگر نے سلامتی کونسل کو بتایا: "ہم نے ایک سادہ اور صاف معاملہ کونسل کے سامنے رکھا ہے۔ حملہ آوروں کا انخلا اور زمین سے بے دخلی اور فوری طور پر لڑائی کا خاتمہ وہ پہلا اور واحد مقصد ہے جس پر ہمیں توجہ دینی ہے۔"

بھارت نے کشمیر پر حملے میں پاکستانی فوج کی شمولیت کے ثبوت فراہم کیے، مگر ہمیشہ کی طرح پاکستان کے وفد کے سربراہ محمد ظفر اللہ نے کہا، "پاکستانی حکومت ان نام نہاد حملہ آوروں کی کسی بھی امداد کی سختی سے تردید کرتی ہے۔" پھر مغربی طاقتوں کی قیادت میں UNSC نے کیا کیا؟ اس نے اپنے اصل کام یعنی تشدد کو روکنے کے بجائے، کشمیر میں ریفرنڈم پر توجہ مرکوز کردی۔ 1953 میں شائع ہونے والی کتاب Kashmir in Security Council میں لکھا گیا، بھارتی نمائندے نے بار بار زور دیا کہ پاکستان کو حملہ آور قبائلیوں کو کشمیر سے واپس بلانے اور دشمنی ختم کرنے پر مجبور کرنا انتہائی ضروری ہے۔ لیکن سلامتی کونسل نے اس اصل معاملے کو پس پشت ڈال دیا۔ بعض بڑی طاقتیں، خاص طور پر برطانیہ اور امریکہ، کونسل کے سامنے رکھے گئے اس سیدھے سوال سے منہ موڑتی رہیں اور کشمیر کیس کو اس کی اصل بنیاد پر نہیں، بلکہ طاقت کی سیاست کے تناظر میں دیکھا گیا۔" کتاب مزید کہتی ہے، لڑائی کے دوران ریفرنڈم کی بات چھیڑنا گویا گھوڑے کے آگے گاڑی باندھنا تھا۔ سلامتی کونسل کے سامنے سب سے اہم کام لڑائی کو ختم کرانا تھا، مگر اس سادہ اور واضح مسئلے کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ UNSC نے اس کے برعکس توجہ شیخ عبداللہ کی حکومت کو ہٹا کر غیر جانبدار حکومت بنانے پر مرکوز رکھی اور بھارتی افواج کو کشمیر سے نکالنے کی کوشش کی۔ "سامراجی طاقتوں کے اس عجیب رویے نے شیخ عبداللہ کو قائل کردیا کہ بات چیت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، اس لیے انہوں نے مسٹر اینگر سے کیس واپس لینے کی درخواست کی۔ مسٹر نوئل بیکر نے دعویٰ کیا کہ پاکستان کا حملوں میں کوئی ہاتھ نہیں۔ مسٹر وارن آسٹن نے کشمیر میں غیر جانبدار حکومت کی تجویز پیش کی، جس میں سلامتی کونسل کے چند ارکان شامل ہوتے۔ زیادہ تر ارکان نے کشمیر کو روس کا ہمسایہ سمجھ کر صرف سرد جنگ کے تناظر میں دیکھا۔" بھارت اقوام متحدہ اس امید پر گیا تھا کہ وہ پاکستان سے سرحد پار دہشت گردی رکوا سکے گا۔ بھارت ایک نو آزاد ملک تھا، جو دوسری عالمی جنگ کے چند سال بعد ایک اور جنگ نہیں چاہتا تھا۔ اُس وقت دنیا کو اقوام متحدہ پر یقین تھا، لیکن مغرب کی منافقت آئندہ دہائیوں میں بے نقاب ہوتی گئی۔ UNSC نے دہشت گردی روکنے کے بجائے، کشمیر کو بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعہ بنا دیا، جو کہ وہ ہے ہی نہیں۔ یہ کشمیری عوام پر دہشت گرد حملے کا سیدھا اور صاف معاملہ تھا۔ نیشنل کانفرنس، جس کی قیادت شیخ عبداللہ کررہے تھے، کشمیری عوام کی واحد نمائندہ جماعت تھی جیسے بھارتی عوام کے لیے کانگریس۔ اس جماعت نے بھارت سے الحاق کا فیصلہ کیا۔ شیخ عبداللہ کے الفاظ میں، جب حملہ آور تیزی سے سری نگر کی طرف بڑھ رہے تھے تو ہمارے سامنے ریاست کو مکمل تباہی سے بچانے کا واحد راستہ یہی تھا کہ ہم اپنے دوست ہمسائے سے مدد مانگیں۔ نیشنل کانفرنس کے نمائندے دہلی گئے اور حکومت ہند سے مدد طلب کی، مگر چونکہ بھارت اور ہماری ریاست کے درمیان کوئی آئینی تعلق نہیں تھا، اس لیے بھارت مؤثر مدد فراہم نہیں کرسکتا تھا۔۔۔ چونکہ عوامی نمائندوں نے خود اتحاد کی خواہش ظاہر کی، اس لیے حکومتِ ہند نے اسے قبول کیا۔ قانوناً، ریاست کے حکمران کو الحاق نامہ پر دستخط کرنے تھے، جو مہاراجہ نے کیے۔ پھر بھی مغربی طاقتوں نے کشمیر پر دہشت گرد حملے کو علاقائی تنازعہ بنا دیا۔ آج 2025 میں، 78 سال بعد، وہ پھر سے یہی کررہے ہیں۔ ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعہ ہزار سال پرانا ہے۔ پاکستان 14 اگست 1947 کو وجود میں آیا۔ 1940 سے پہلے، جب مسلم لیگ نے ہندوستان کی تقسیم کا مطالبہ کیا۔

ٹرمپ کا متحدہ عرب امارات سے تعلقات مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ

دبئی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے متحدہ عرب امارات کے دورے کے دوران خلیجی ریاست کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنے کا اعادہ کیا، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر تعاون کو فروغ کی توقع ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق خلیجی ممالک کے چار روزہ دورے کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ جمعرات کو متحدہ عرب امارات کے دورے پر پہنچے، متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان کے ساتھ ملاقات میں ٹرمپ نے کہا کہ متحدہ عرب امارات کی جانب سے 10 سالوں میں امریکا میں 1.4 ٹریلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے عہد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'آپ کے بھائی چند ہفتے قبل واشنگٹن آئے تھے، اور انہوں نے ہمیں آپ کے 1.4 ٹریلین کے بارے میں بتایا۔' فراخدلانہ بیان کے بارے میں ٹرمپ نے شیخ محمد بن زاید النہیان کے بھائی اور متحدہ عرب امارات کے قومی سلامتی کے مشیر اور ابوظہبی کے دو بڑے خودمختار دولت فنڈز کے چیئرمین شیخ طحنون بن زاید النہیان کا ذکر کرتے ہوئے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ 'میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا بہت بہت شکریہ، ہم آپ کی (سرمایہ کاری) کا مستقبل میں انتظار کریں گے۔' شیخ محمد زاید النہیان نے ٹرمپ کو بتایا کہ متحدہ عرب امارات دونوں ممالک اور عوام کے فائدے کے لیے امریکا کے ساتھ اپنی دوستی کو جاری رکھنے اور مضبوط کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ قبل ازیں متحدہ عرب امارات پہنچنے پر ابوظہبی کے ہوائی اڈے پر شیخ محمد بن زاید النہیان نے ان کا استقبال کیا، اور دونوں رہنماؤں نے شیخ زاید گرینڈ مسجد کا دورہ کیا۔ مسجد کے اندر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ یہ بہت خوبصورت ہے۔ واضح رہے کہ متحدہ عرب امارات کے رہنما اپنی امیر خلیجی قوم کو مصنوعی ذہانت (اے آئی) میں عالمی رہنما بنانے کے لیے امریکی مدد چاہتے ہیں۔ خبر رساں ادارے رائٹرز نے بدھ کے روز رپورٹ کیا تھا کہ امریکا متحدہ عرب امارات کے ساتھ معاہدے پر کام کر رہا ہے جس کے تحت ہر سال Nvidia کی جدید ترین اے آئی چپس کی 5 لاکھ در آمد کی اجازت ہوگی، اس معاہدے پر رواں سال سے عمل در آمد شروع ہو جائے گا۔ اس معاہدے سے اے آئی ماڈلز تیار کرنے کے لیے اہم ڈیٹا سینٹرز کی تعمیر کو فروغ ملے گا۔ تاہم، ذرائع نے بتایا کہ اس معاہدے نے امریکی حکومت کے کچھ عہدیداروں میں قومی سلامتی کے خدشات کو جنم دیا ہے، اور شرائط تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس معاملے سے باخبر ایک ذریعے نے رائٹرز کو بتایا کہ دونوں ممالک نے کئی تکنیکی فریم ورک معاہدے کو حتمی شکل دی ہے جن پر دستخط متوقع ہیں۔ ٹرمپ کے خلیجی خطے کے چار روزہ دورے کا مقصد دونوں جگہ بڑے کاروباری معاہدوں پر دستخط ہیں، جن میں قطر ایئرویز کی جانب سے 210 بوئنگ وائیڈ باڈی جیٹ طیارے خریدنے کا معاہدہ، سعودی عرب کی جانب سے امریکا میں 600 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ اور امریکا سے 142 ارب ڈالر کے ہتھیاروں کی خریداری کا معاہدہ شامل ہے۔ اس دورے میں سفارتی سرگرمیاں بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ ٹرمپ نے قطر میں کہا تھا کہ امریکا ایران کے ساتھ جوہری معاہدے کے بہت قریب پہنچ چکا ہے، اور تہران نے ایک طرح سے شرائط پر اتفاق کر لیا ہے۔

امریکی انتظامیہ ٹرمپ اور پوتن ملاقات جلد ہونے کی توقع

واشنگٹن، 16 مئی (یو این آئی)۔ امریکی انتظامیہ کو امید ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے روسی ہم منصب ولادیمیر پوتن کے درمیان بہت جلد ملاقات ہوگی۔ امریکی صدر کے نائب معاون اور انسداد دہشت گردی کے سینئر ڈائریکٹر سیباسٹین گورکا بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سودے اور معاہدے ہوتے رہتے ہیں۔ صدر ٹرمپ اور پوتن کی ملاقات کا صحیح وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے یہ اعلان واشنگٹن پوسٹ اخبار کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی سیکورٹی کانفرنس میں کیا۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس نے اس بین الاقوامی سیکورٹی کانفرنس کی اپنی رپورٹ میں یہ معلومات دی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ سیباسٹین گورکا نے اس حوالے سے پوچھے گئے دیگر سوالات کے مبہم جوابات دیے۔ گورکا نے کہا کہ کوئی بھی ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ ان سے یہ سوال پوچھا گیا کہ کیا ٹرمپ استنبول میں روس۔ یوکرین مذاکرات میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں؟ وائٹ ہاؤس کے اس اہلکار نے دو ٹوک جواب دیا، "نہیں"۔ گورکا نے کہا کہ جب ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ اس میں شامل تمام فریقین کی طرف سے کوئی ضدی رویہ نہ ہو تو آپ مطمئن ہو سکتے ہیں کہ جب معاہدہ طے پا جائے گا تو صدر ٹرمپ وہاں موجود ہوں گے۔ کریمیا اور دیگر خطوں پر روس کی خودمختاری کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کرنے کے بارے میں ممکنہ بات چیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال پر گورکا نے کہا کہ وہ ان امور پر تبصرہ نہیں کریں گے۔ تاہم، روسی صدر کے پریس سکریٹری دمتری پیسکوف نے جمعرات کو کہا کہ آنے والے دنوں میں پوتن۔ ٹرمپ ملاقات کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

روسی فوج کے سربراہ جنرل اولیگ سالیوکوف کو ہٹایا گیا

ماسکو، 16 مئی (یو این آئی)۔ روسی فوج کے سربراہ جنرل اولیگ سالیوکوف کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا۔ یوکرین اور روس کے درمیان امن مذاکرات میں اتار چڑھاؤ کے درمیان اس ڈرامائی تبدیلی کو روس کے ساتھ ساتھ دیگر مغربی ممالک کے اخبارات میں بھی نمایاں طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ ماسکو ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ اولیگ سالیوکوف روسی صدر ولادیمیر پوتن کے دیرینہ ساتھی ہیں۔ انہوں نے ہی انہیں آرمی چیف کے عہدے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ پوتن کا یہ فیصلہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب روس یوکرین جنگ اور فوجی حکمت عملی پر بین الاقوامی دباؤ ہے۔ سالیوکوف 2014 سے آرمی چیف تھے، اب انہیں روسی سلامتی کونسل میں ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے پر تعینات کیا گیا ہے۔ جنرل سالیوکوف کو جدید ہتھیاروں کی شمولیت اور اسٹریٹجک اصلاحات کے لیے قابل ذکر ہے۔ 2024 میں یوکرین کے کرسک علاقے میں ہونے والے اچانک حملے نے روس کی سرحدوں کی حفاظت کے بارے میں کئی سوالات کو جنم دیا۔ اس واقعے کے بعد پوتن پر اپنی زمینی حکمت عملی تبدیل کرنے کے لیے دباؤ بڑھ گیا۔ فی الحال یہ اعلان نہیں کیا گیا ہے کہ کون سالیوکوف کی جگہ لے گا۔ وزارت دفاع میں اس تبدیلی کو اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ ابھی چند روز قبل اقتصادی ماہر آندرے بیلوسوف کو وزیر دفاع سرگئی شوئیگو کی جگہ وزیر دفاع مقرر کیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش کی جگن ناتھ یونیورسٹی کے طلبہ عبوری حکومت سے ناراض، ڈھاکہ میں احتجاج

ڈھاکہ: دارالحکومت ڈھاکہ کی جگن ناتھ یونیورسٹی کے طلباء بنگلہ دیش کی عبوری حکومت سے ناراض ہیں۔ وہ اپنے چار نکاتی مطالبات کو لے کر دارالحکومت کے ککرال کراسنگ پر مسلسل تیسرے روز بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ انہوں نے نماز جمعہ کے بعد اجتماعی بھوک ہڑتال پر بیٹھنے کا اعلان کیا ہے۔ جگن ناتھ یونیورسٹی کے اساتذہ اور سابق طلباء نے مطالبات کی حمایت کی ہے۔ ان کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ عبوری حکومت یونیورسٹی کو 306 کروڑ روپے کا سالانہ بجٹ فراہم کرے۔ ڈیلی اسٹار اخبار نے رپورٹ کیا کہ ڈھاکہ کی جگن ناتھ یونیورسٹی کے سینکڑوں طلباء عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس سے اپنے چار نکاتی مطالبات پورے کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ آج مسلسل تیسرے دن دارالحکومت کے ککرال کراسنگ پر جمع ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں نماز جمعہ کے بعد اجتماعی بھوک ہڑتال شروع کی جائے گی۔ یونیورسٹی کے اساتذہ اور کئی ممتاز سابق طلباء رہنماؤں نے مطالبات کی حمایت کی ہے۔ وہ بھی مظاہرے میں شامل ہے۔ احتجاج کرنے والے طالب علم بلال الدین نے کہا کہ ہم اپنے جائز مطالبات کے لیے تین دن سے احتجاج کر رہے ہیں، لیکن حکومت نے ابھی تک انہیں تسلیم نہیں کیا، اس کے بجائے ہمیں پولیس کی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوتے ہم سڑکوں سے نہیں ہٹیں گے۔ ہم نماز جمعہ کے بعد اجتماعی بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔ محمد بلال الدین نے کہا ہم نے جگن ناتھ یونیورسٹی کے لیے 306 کروڑ ٹکا کا سالانہ بجٹ مانگا ہے، کیا یہ بہت زیادہ ہے؟ اگر حکومت یونیورسٹی کو فنڈ دے تو ملک کو فائدہ ہوگا، ہمیں سڑکوں پر اترنے پر مجبور نہ کریں، ہم نے فی طالب علم صرف 3000 ٹکا اسکالرشپ مانگا ہے، اس کا اثر دور دراز کے دیہاتوں پر بھی پڑے گا۔ ایک باپ جو کھیتوں میں کام کرتا ہے اور اپنے بچے کو تعلیم کے لیے 5000 روپے بھیجتا ہے اس کے بچے کو تعلیم میں مدد ملے گی۔

مشرق وسطیٰ کے دورے نے ٹرمپ کو بدلنے پر مجبور کیا

ابوظہبی، 16 مئی (یو این آئی)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اپنے دوسرے دور حکومت میں مشرق وسطیٰ کے پہلے دورے نے اشارہ دیا ہے کہ وہ اپنے پہلے دور حکومت کے قائم کردہ خارجہ پالیسی کے اصولوں سے الگ ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسے رہنما کے لیے مشکل وقت ہوگا جس نے گہرے علیحدگی پسند تناؤ کے ساتھ امریکہ فرسٹ کے وعدے پر مہم چلائی۔ اب ان کی پوری توجہ خود کو عالمی رہنما کے طور پر قائم کرنے پر مرکوز ہوگی۔ سی این این نے مشرق وسطیٰ کے دورے کے ایک تجزیے میں کہا کہ ٹرمپ نے اپنی دوسری مدت کے پہلے چند ماہ جارحانہ انداز میں دنیا میں امریکہ کے کردار کو نئی شکل دینے میں گزارے ہیں۔ اس ہفتے سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات کے ذریعے ان کے چار روزہ دورے نے اس بات پر زور دیا ہے کہ انہوں نے کس قدر ڈرامائی انداز میں روایتی اتحاد کا از سر نو تصور کیا ہے اور خود کو عالمی تنازعات میں ڈال دیا ہے۔ شام پر پابندیاں ختم کرنے اور 25 برسوں میں شامی رہنما سے ملاقات کرنے والے پہلے امریکی صدر بننے کا ان کا فیصلہ رسک اور مصروفیت کا اشارہ ہے۔ یہ ان کی بدلتی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ یہ ان کے کچھ انتہائی سخت قدامت پسند ساتھیوں کے نقطہ نظر کے مطابق نہیں ہے۔ عبوری صدر احمد الشرع کے ساتھ بند دروازوں کے پیچھے ہونے والی ان کی ملاقات ان کے دورے کے اہم ترین لمحے کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔ دورے کے دوران، ٹرمپ نے اشارہ کیا کہ انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تیزی سے بڑھتی ہوئی کشیدگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر تہران نے امریکی حکام کے ساتھ دوستانہ مذاکرات کا مناسب جواب نہ دیا تو ایران جوہری مذاکرات پر تشدد رخ اختیار کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن امن مذاکرات میں اسی صورت میں شامل ہوں گے جب وہ (ٹرمپ) ذاتی طور پر شرکت کریں گے۔ ٹرمپ نے جمعرات کو العدید ایئر بیس پر فوجیوں سے کہا، "میری ترجیح تنازعات کو ختم کرنا ہے، انہیں شروع کرنا نہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں امریکہ یا اپنے شراکت داروں کے دفاع کے لیے امریکی طاقت استعمال کرنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا۔" سی این این کے تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ٹرمپ ایک نئی راہ پر گامزن ہیں لیکن اس عرصے کے دوران کئی ایسے لمحات آئے جو ان کے پہلے دور کے ان کے خیالات سے مختلف تھے۔ صدر ٹرمپ، جنہوں نے 2017 میں سات مسلم ممالک پر سفری پابندیاں عائد کی تھیں، جمعرات کو ابوظہبی میں شیخ زاید گرینڈ مسجد کا دورہ کیا۔ دہشت گردی سے روابط کے لئے قطر کو تنقید کا نشانہ بنانے والے صدر ٹرمپ نے اس ہفتے ملک کے امیر کو گلے لگایا۔ یہ تبدیلیاں ظاہر کرتی ہیں کہ وہ معمول کے موقف سے انحراف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دورے کے ہر قیام پر، صدر ٹرمپ نے خود کو ایک سوداگر اور ایک امن ساز کے طور پر پیش کیا۔

تجارتی جنگ نے چین کے امیر ترین صوبوں میں سے ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا

بیجنگ۔ 16 مئی۔ ایم این این۔ چین کی تجارت کے تمام پہلوؤں سے وابستہ شخصیات کے لیے۔ برآمد کنندگان سے لے کر سرکاری عہدیداروں تک۔ پچھلے 40 دن ایک رولر کوسٹر سواری رہے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ ملک کی ٹیرف کی جنگ کے اتار چڑھاؤ۔ اپریل میں درآمدی محصولات میں تیزی سے اضافہ صرف پیر کے 90 دن کے زیادہ تر لیویز کے رول بیک سے مماثل ہے۔ ایک عارضی جنگ بندی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے، لیکن تمام خطرہ غیر محفوظ نہیں ہوا ہے۔ چونکہ کاروبار اپنے زخموں کو چاٹ رہے ہیں اور اپنے نقصانات کو گن رہے ہیں، چین کے امیر ترین صوبوں میں سے ایک کو خاص طور پر امریکہ کے ساتھ قریبی تجارتی تعلقات سے فائدہ اٹھانے والے سالوں کے بعد سخت نقصان پہنچا ہے۔ ژی جیانگ۔ ایک ساحلی اقتصادی پاور ہاؤس اور امریکہ کو ملک کا دوسرا سب سے بڑا برآمد کنندہ، اپریل کے اوائل میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے چینی سامان پر عائد کیے گئے آسمانی محصولات سے شدید متاثر ہوا۔ نشانات طویل عرصے تک باقی رہ سکتے ہیں، یہاں تک کہ اگر ٹیرف تین ہندسوں کی سطح پر نہ ہوں جو چینی اور امریکی حکام کے سوئٹزرلینڈ میں تجارتی مذاکرات ختم ہونے سے پہلے دیکھے گئے تھے۔ تجارتی جنگ کے اثرات سے صوبے کے دوبارہ آنے کے بعد بڑے پیمانے پر غم و غصہ پایا جاتا ہے، جسے کچھ مبصرین نے "انتہائی دباؤ کا امتحان" کہا، لیکن ڈی ایسکلیشن سے پہلے کے شدید ہفتوں میں، ژجیانگ نے بدترین نتائج سے بچتے ہوئے خود کو "ٹرمپ پروف" کرنے کی کوشش کی۔ صوبے کی معیشت کو پہنچنے والا وسیع نقصان، تکلیف دہ کاروباروں کو برداشت کیا گیا اور حکام کا ردعمل قابل قدر سبق دے سکتا ہے، یہاں تک کہ خوشحال خطے کو اپنی حدود میں دھکیل دیا گیا تھا۔ زیورخ میں واقع ایک کنسلٹنسی فرم چائنا میکرو گروپ کے ایک سینئر تجزیہ کار ڈاؤ ژینگ نے کہا، "ایسے علاقے ہیں جو امریکہ سے دور ہونے میں سست ہیں اور وہ قیمت ادا کر رہے ہیں۔ پیر کے معاہدے کا مطلب کاروباروں کے لیے تبدیلی کا آخری موقع ہو سکتا ہے۔"

چین کے تعلقات کے ساتھ چھوٹی کمپنی نے ٹرمپ کرپٹو کرنسی کی بڑی خریداری کا اعلان کیا

بیجنگ۔ 16 مئی۔ ایم این این۔ ایک جدوجہد کرنے والی ٹیکنالوجی کمپنی جس کے چین سے تعلقات ہیں اور وہ ٹک ٹاک پر انحصار کرتی ہے اس ہفتے ایک غیر معمولی اعلان کیا: اس نے زیادہ سے زیادہ 300 ملین امریکی ڈالر خریدنے کے لیے فنڈنگ حاصل کی تھی، $TRUMP نامی میمے سکے جسے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مارکیٹ کیا تھا۔ جی ڈی کلچر گروپ، ایک چینی ڈیلی کمپنی کے ساتھ عوامی طور پر تجارت کی جانے والی فرم ہے، اس کے صرف آٹھ ملازمین ہیں، اس کی عوامی فائلنگ ظاہر کرتی ہے، اور اس نے 2024 میں ایک ای کامرس کاروبار سے صفر آمدنی ریکارڈ کی ہے جو یہ ایک چینی ملکیت والی ویڈیو شیئرنگ ایپ ٹک ٹاک پر چلاتا ہے۔ لیکن 12 مئی کو، جی ڈی کلچر گروپ مسٹر ٹرمپ کے کرپٹو وینچر پر قبضہ کرنے کے لیے غیر ملکی تعلقات کے ساتھ تازہ ترین کاروبار بن گیا، جو براہ راست ٹرمپ خاندان کو منافع پہنچاتا ہے اور اس نے مفادات کے تصادم کو جنم دیا ہے جس نے اخلاقیات کے ماہرین کو پریشان کر دیا ہے۔ TRUMP$ جیسے میمے سکے ایک قسم کی کرپٹو کرنسی ہیں جو آن لائن لطیفے یا مشہور شخصیت کے شو منگر پر مبنی ہیں اور روایتی طور پر قیاس آرائیوں سے بڑھ کر کوئی افادیت نہیں رکھتے ہیں۔

پیوٹن کا زیلنسکی سے ملاقات سے انکار، ترکیہ میں امن مذاکرات بے نتیجہ رہنے کا امکان

ماسکو: روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے جمعرات کے روز یوکرینی ہم منصب ولادیمیر زیلنسکی کی جانب سے براہ راست مذاکرات کی پیشکش کو مسترد کرتے ہوئے اس کے بجائے ایک نچلی سطح کا وفد مجوزہ امن مذاکرات کے لیے بھیج دیا، جبکہ زیلنسکی نے کہا کہ ان کے وزیر دفاع کیف کی مذاکراتی ٹیم کی سربراہی کریں گے۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق، مارچ 2022 کے بعد یہ پہلی بار ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان براہ راست بات چیت ہونے جا رہی ہے، تاہم امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے دیے گئے اس بیان نے اس عمل کو سبوتاژ کیا ہے کہ جب تک وہ اور پیوٹن اکٹھے نہیں ہوتے اس وقت تک کوئی پیش رفت ممکن نہیں۔ اس صورتحال پر یوکرینی صدر زیلنسکی نے کہا کہ پیوٹن کا مذاکرات میں ذاتی طور پر شرکت نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ جنگ کے خاتمے میں سنجیدہ نہیں۔ دوسری جانب، روس نے یوکرین پر الزام لگایا ہے کہ وہ محض مذاکرات کا تاثر دے رہا ہے۔ یہ واضح نہیں ہو سکا کہ مذاکرات کب شروع ہوں گے۔ زیلنسکی نے ترک صدر رجب طیب اردوان سے انقرہ میں ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ 'ہم پیوٹن سے ملاقات کے لیے دنیا بھر میں نہیں بھاگ سکتے۔ روس نے نہ کوئی وقت طے کیا، نہ ایجنڈا، نہ اعلیٰ سطح کا وفد بھیجا، یہ میرے، اردوان اور ٹرمپ تینوں کی بے عزتی ہے۔' زیلنسکی نے مزید کہا کہ وہ اب استنبول نہیں جائیں گے، اور ان کی مذاکراتی ٹیم کا مینڈیٹ صرف جنگ بندی پر بات چیت تک محدود ہوگا۔ تین سال سے جاری اس جنگ میں روس کو اندیشہ ہے کہ یوکرین جنگ بندی کے وقفے کو مغربی ہتھیار اور اضافی فوجی امداد حاصل کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔ دوسری طرف، پیوٹن اور ٹرمپ دونوں کئی مہینوں سے ایک دوسرے سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کر چکے ہیں، لیکن اب تک کوئی تاریخ طے نہیں ہوئی۔ ڈونلڈ ٹرمپ، جو فروری میں اوول آفس میں زیلنسکی سے تلخ ملاقات کر چکے ہیں، نے حال ہی میں بے صبری ظاہر کی کہ شاید پیوٹن 'مجھے ٹال رہے ہیں'۔ ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ جب تک میں اور پیوٹن اکٹھے نہیں ہوتے، کچھ ہونے والا نہیں۔ اس سفارتی بحران نے دونوں ممالک کے درمیان گہری دشمنی اور ٹرمپ کی غیر متوقع مداخلتوں کو واضح کیا ہے، جنہوں نے وائٹ ہاؤس میں ممکنہ واپسی سے پہلے یوکرین اور یورپی اتحادیوں میں بے چینی پیدا کی ہے۔ اسی وقت جب زیلنسکی انقرہ میں پیوٹن کا انتظار کر رہے تھے، روسی مذاکراتی ٹیم استنبول میں موجود تھی، لیکن یوکرینی نمائندے موجود نہیں تھے اور اس دوران تقریباً 200 صحافی باسفورس کے قریب واقع تاریخی دولما باغچہ محل کے باہر انتظار میں تھے، جہاں روس نے مذاکرات کا مقام مقرر کیا تھا۔ دونوں ممالک کئی مہینوں سے جنگ بندی اور امن مذاکرات کے نکات پر بحث کر رہے ہیں، اور اس دوران ٹرمپ یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اس جنگ کو ختم کرنے میں سنجیدہ ہیں، جسے وہ 'احمقانہ جنگ' قرار دیتے ہیں۔ یہ تنازع دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ میں ہونے والے مہلک ترین جھڑپوں میں سے ایک بن چکا ہے، جس میں اب تک لاکھوں افراد ہلاک یا زخمی ہو چکے ہیں۔ واشنگٹن نے متعدد بار خبردار کیا ہے کہ اگر پیش رفت نہ ہوئی تو وہ اپنی ثالثی کی کوششیں روک دے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعرات کو کہا تھا کہ اگر حالات مناسب ہوئے تو وہ جمعہ کو ترکیہ میں ہونے والے مذاکرات میں شرکت کر سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں امید ہے کہ روس اور یوکرین کوئی حل نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جب کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف سے پیوٹن کی مستقبل میں کسی مرحلے پر مذاکرات میں براہ راست شمولیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ فی الحال یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ کس قسم کی شرکت درکار ہوگی اور کس سطح پر۔

ہانگ کانگ نے جمہوریت کے حامی مظاہرین کی پہلی کھیپ رہا کی

ہانگ کانگ۔ 16 مئی۔ ایم این این۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق، 47 ڈیموکریٹس" کے تاریخی ہانگ کانگ کی قومی سلامتی کے مقدمے میں جیل میں بند افراد کی پہلی کھیپ کو بغاوت کی سازش کے الزام میں چار سال سے زائد عرصے تک سلاخوں کے پیچھے رہنے کے بعد منگل کو رہا کر دیا گیا۔ چار سابق جمہوریت نواز قانون ساز، بشمول کلاڈیا مو، کووک کا کی، جیریمی تام اور گیری فین کو ہانگ کانگ کی تین الگ الگ جیلوں سے صبح سویرے رہا کیا گیا۔ پولیس افسران کے گشت کے ساتھ سیکورٹی سخت تھی، اور جیلوں تک جانے والی کچھ سڑکوں تک رسائی کو گھنٹوں پہلے ہی محدود کر دیا گیا تھا۔ رائٹرز کے ایک گواہ کو زیادہ سے زیادہ حفاظت والی اسٹینلے جیل کے باہر، جہاں کووک اور تام کو رکھا گیا تھا، ایک پولیس افسر نے بتایا کہ وہ وہاں سے چلے گئے تھے۔

آئرلینڈ نے پاکستان میں بلوچ کارکنوں کی حراست پر تشویش کا اظہار کیا

برسلز۔ 16 مئی۔ ایم این این۔ آئرش حکومت نے بلوچستان میں سول سوسائٹی کے کارکنوں کی حراست پر بڑھتے ہوئے خدشات کو تسلیم کیا ہے اور خطے میں انسانی حقوق کی صورتحال پر نظر رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ وزیر برائے امور خارجہ اور تجارت سائمن ہیرس نے منگل 13 مئی کو پال مرفی ٹی ڈی کے پارلیمانی سوال کا جواب دیا، جس میں ڈاکٹر مہرنگ بلوچ، بیبو بلوچ، گلزادی بلوچ، بیبرگ بلوچ، اور صبغت اللہ شاہ جی سمیت کئی بلوچ انسانی حقوق کے کارکنوں کی گرفتاریوں سے متعلق ہے۔ اپنے تحریری جواب میں وزیر ہیرس نے کہا کہ آئرلینڈ بلوچستان میں حالیہ گرفتاریوں اور جاری بدامنی سے آگاہ ہے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ اسلام آباد میں آئرش سفارت خانہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور اس نے یورپی یونین کے وفد اور ہم خیال بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ انتہائی موثر سفارتی ردعمل کا تعین کرنے کے لیے بات چیت کی ہے۔ ہیرس نے آزادی اظہار، پرامن اجتماع، انجمن اور سیاسی شرکت پر آئرلینڈ کی توجہ کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ آئرلینڈ کا عالمی انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے عزم واضح ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اصول آئرلینڈ کی پاکستان کے ساتھ دوطرفہ اور کثیر الجہتی تعلقات کو تقویت دیتے ہیں۔ وزیر نے یہ بھی نوٹ کیا کہ یورپی یونین اور پاکستان کے تعلقات میں انسانی حقوق مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے نومبر 2024 میں منعقد ہونے والے 14ویں ای یو۔ پاکستان مشترکہ کمیشن کے دوران اٹھائے گئے خدشات کا حوالہ دیا، جہاں کئی اہم مسائل پر توجہ دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کے انسانی حقوق کے خدشات تجارتی بات چیت کے لیے بھی لازمی ہیں، خاص طور پر پاکستان کو فراہم کردہ GSP+ تجارتی ترجیحات کے تناظر میں۔ بلوچستان میں کارکنوں کی مسلسل قید نے انسانی حقوق کی تنظیموں کی بین الاقوامی توجہ مبذول کرائی ہے، جن کا الزام ہے کہ علاقے میں اختلاف رائے کو خاموش کرنے کے لیے جبری گمشدگیوں، دھمکیوں اور من مانی حراستوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

افغان رہنما سلیمان خیل نے بلوچستان میں پاکستان کی فوجی آمریت اور جبری استعمار کی مذمت کی

کیلیفورنیا۔ 16 مئی۔ ایم این این۔ جلاوطن افغانستان کی پارلیمنٹ کی رکن مریم سلیمان خیل نے جبری گمشدگیوں، قدرتی وسائل کے استحصال اور پرامن کارکنوں کو دبانے سمیت زیادتیوں کے لیے پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ پر کڑی تنقید کی ہے۔ انہوں نے صورت حال کو انسداد بغاوت کے طور پر نہیں، جیسا کہ پاکستان کا دعویٰ ہے، بلکہ "جبری نوآبادیات، جبری قبضے" کے طور پر بیان کیا۔ ایک انٹرویو میں سلیمان خیل نے کہا، "میرے خیال میں ہر کوئی فوجی آمریت سے بیزار ہے جس کے تحت وہ رہ رہے ہیں۔ بلوچستان میں، ہمارے پاس ڈاکٹر مہرنگ بلوچ جیسے پرامن عدم تشدد کے کارکن ہیں، جو جیل میں ہیں، لیکن اسامہ بن لادن اور لشکر طیبہ کے رہنماؤں جیسے لوگوں کو ملک کے اندر آزادانہ گھومنے پھرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "بلوچستان میں جبری گمشدگیوں، قتلوں، انسانی اعضاء کی کٹائی، قدرتی وسائل، سونا، تانبا، تیل کی لوٹ مار کو کئی دہائیاں ہو چکی ہیں، لیکن لوگ اب بھی بھوک سے مر رہے ہیں اور غریب ہیں، جب کہ آئی ایس آئی کے جرنیل خاص طور پر ان لوگوں کے خون سے عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ہم نشیں فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اساتذہ کے درمیان ادبی کوئز مقابلے کا شاندار انعقاد

بھیونڈی: ہم نشیں فاؤنڈیشن اساتذہ اور نوجوانوں پر مشتمل شہر بھیونڈی کی معروف ادبی تنظیم ہے۔ جو کہ گزشتہ کئی برسوں سے اردو زبان و ادب کے حوالے سے متحرک ہے۔ بروز سنیچر بتاریخ ۱۲ اپریل ۲۰۲۵ء ہم نشیں فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اساتذہ کے درمیان ادبی کوئز کا شاندار مقابلہ منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ دو مرحلوں پر مشتمل تھا۔ پہلا مرحلہ کوالیفائنگ راؤنڈ کا تھا۔ جو کہ ٹھیک صبح دس بجے رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج بھیونڈی میں اردو کے معروف استاذ اقبال عثمان مومن صاحب کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ جس میں کل ۲۸ ٹیموں نے شرکت کی۔ ہر ٹیم دو اساتذہ پر مشتمل تھی۔ حتمی مقابلہ کوالیفائنگ راؤنڈ میں کامیاب ہونے والی ۱۸ ٹیموں کے درمیان سہ پہر تین بجے انصاری صافیہ گرلز ہائی اسکول نائیگاؤں بھیونڈی کے گراؤنڈ پر منعقد ہوا۔

اس مقابلے میں شہر بھیونڈی کے علاوہ کلیان ممبرا اور ممبئی کے علاوہ اطراف کے مختلف اسکولوں کے تمام میڈیم کے اساتذہ نے بڑی تعداد میں بہت جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی اور زبان و ادب کے حوالے سے اپنی معلومات کی گہرائیوں کا بہترین مظاہرہ بھی کیا۔ تقریباً چھ گھنٹے پر محیط اس دلچسپ اور منفرد مقابلے میں اقصیٰ گرلز اردو ہائی اسکول کی ٹیم بنام آگ کا دریا نے اول مقام حاصل کیا صلاح الدین ایوبی میموریل انگلش ہائی اسکول کی ٹیم بنام مسدس حالی دوسرے مقام پر رہی بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن اسکول نمبر ۶۸ کی ٹیم نے سوم مقام حاصل کیا۔ مقابلے میں شریک اساتذہ کی رہنمائی کے لیے اردو زبان و ادب کے کلاسک اور عہد حاضر کے شعراء و ادباء پر مبنی سوالات کا ذخیرہ تمام شرکائے مقابلہ کو تنظیم کے ذریعہ مہیا کیا گیا تھا۔ یہ دلچسپ مقابلہ کثیر متبادل سوالات کے علاوہ بزر راؤنڈ، آڈیو ویژول راؤنڈ اور چوائس راؤنڈ کی شکل میں تھا۔ پروگرام کا آغاز صافیہ گرلز ہائی اسکول کی طالبات کی تلاوت اور ترجمے سے ہوا۔ ابتدائی نظامت کا فریضہ ہم نشیں کے رکن سرفراز مرکر نے انجام دیا۔

پروگرام کی صدارت انجمن اسلام کے نائب صدر ڈاکٹر شیخ عبداللہ نے فرمائی۔ رحمان خان (معروف اسٹینڈ اپ کامیڈین) نے بطور مہمان خاص شرکت کی۔ جب کہ محترم رفیع انصاری (معروف شاعر و انشاء پرداز) اور عرفان جعفری (معروف شاعر و ادیب) نے مہمان اعزازی کے طور پر شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ عدنان سرکھوت (اسوسی ایٹ ڈائریکٹر آئی ٹی کنسلٹنٹ اسپیکر صدر، ورگ تھیٹر) ڈاکٹر عمران امین (مدرس) خالد فرید انصاری صاحب (صدر الحمراء ایجوکیشن سوسائٹی) وقار احمد نذیر کتابی صاحب (جنرل سیکریٹری، صدر الحمرا ایجوکیشن سوسائٹی) ڈاکٹر غلام نبی مومن (سابق اسپیشل آفیسر، بال بھارتی، پونے) ضیاء الرحمن انصاری (پرنسپل، رئیس ہائی اسکول) محمد شبیر فاروقی (ہیڈ ماسٹر، رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول) حسنی انصاری (پرنسپل، انصاری صافیہ گرلز ہائی اسکول) ساجد سلیم صدیقی (پرنسپل، صمدیہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج) وجاہت عبد الستار صاحب (شاعر و افسانہ نگار) کے علاوہ طلبہ و اساتذہ اور عمائدین شہر کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ ڈاکٹر عمران امین نے مشاہد کے طور پر اپنی خدمات انجام دیں۔ ٹیموں کے درمیان میچوں کی میزبانی و کنٹری ہم نشیں کے صدر عامر قریشی اور سکریٹری ظفر عالم خان نے بڑے شاندار طریقے سے کی۔ تنظیم کی جانب سے ڈاکٹر شیخ عبداللہ اور جناب محمد رفیع انصاری کو ان کی دیرینہ تعلیمی ادبی اور سماجی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ادبی کوئز کے انعقاد میں ہم نشیں کے اراکین و معاونین کے ساتھ شہر بھیونڈی کی اہم تنظیم بزم ریختہ کا بھی خصوصی تعاون رہا۔ رسم شکریہ پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

گمراہ کن مواد کے پھیلاؤ سے نئی نسل متاثر ہو رہی ہے

مستند علم تک رسائی کیلئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر: کیرانہ میں اظہارِ خیال

کیرانہ:16 مئی۔ (عظمت اللہ خان) القرآن اکیڈمی کیرانہ کے ڈائریکٹر اور ممتاز عالم دین مفتی اطہر شمسی نے موجودہ دور میں آن لائن اسلامی تعلیمات کے حوالے سے پیدا ہونے والے چیلنجز پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ڈیجیٹل دنیا میں اسلامی تعلیمات کے نام پر جس تیزی سے بگاڑ پیدا ہو رہا ہے، وہ نہ صرف دین کی صحیح روح کو مجروح کر رہا ہے بلکہ نئی نسل کو بھی گمراہی اور شدت پسندی کی طرف دھکیل رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ آجکل یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز پر بعض غیر تربیت یافتہ افراد قرآن و حدیث کی خود ساختہ اور نا سمجھی پر مبنی تشریحات کر رہے ہیں۔ ان کی باتوں میں نہ علم ہے، نہ تدبر اور نہ ہی فہم دین کی وہ گہرائی جو ایک مستند عالم میں ہونی چاہیے۔ اس کے نتیجے میں نوجوانوں میں فکری انتشار، مذہبی شدت پسندی اور فرقہ وارانہ سوچ جنم لے رہی ہے، جو ایک مہذب معاشرے کے لیے خطرناک ہے۔

مفتی شمسی نے کہا کہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جدید ٹیکنالوجی کا مثبت اور محتاط استعمال کریں تاکہ مستند اسلامی تعلیمات عوام الناس تک پہنچائی جا سکیں۔ انہوں نے تجویز دی کہ مصنوعی ذہانت (AI)، ڈیجیٹل تصدیق (Tools Verification)، اور محفوظ آن لائن پلیٹ فارمز کی مدد سے ایسے ادارے اور علما آگے آئیں جو قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کو معتدل انداز میں پیش کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ صرف تعلیم دینا کافی نہیں بلکہ نوجوان نسل کو یہ سکھانا بھی ضروری ہے کہ وہ آن لائن مواد کا تنقیدی جائزہ لیں، سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا سیکھیں، اور ہر دینی بات کو بلا تحقیق قبول نہ کریں۔ مفتی شمسی نے زور دیا کہ ایک ایسا ڈیجیٹل ماحول تشکیل دیا جائے جہاں محبت، رواداری، اعتدال اور علمی دیانت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے تاکہ معاشرے میں ہم آہنگی، اتحاد اور بھائی چارہ فروغ پائے۔ یہ بیان ان کے ایک خصوصی لیکچر کے دوران سامنے آیا، جو "ڈیجیٹل دور میں دینی تربیت" کے موضوع پر القرآن اکیڈمی میں منعقد ہوا تھا۔ پروگرام میں مقامی علما، اساتذہ، طلبہ اور والدین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ضحیٰ حیات بنت محمد مزمل حیات نے درجہ اول میں کامیابی درج کرائی

حیدرآباد۔ 16 مئی (محمد سخاوت علی نظامی) جناب محمد فراست علی صاحب کی پوتی ضحیٰ حیات بنت محمد مزمل حیات نے دہم جماعت (سی بی ایس ای نصاب) میں فرسٹ ڈویژن 60.89% نشانات لے کر کامیابی حاصل کی ہے۔ جن کا ہال ٹکٹ نمبر 28170698 ہے۔ طالبہ ضحیٰ حیات شہر حیدرآباد کے عذری پبلک اسکول، آصف نگر کی طالبہ ہیں۔ ان کی اس کامیابی پر دادا، نانا، پھوپی، ماموں، والدین اور بہنوں نے مبارکباد دیتے ہوئے بہتر مستقبل، لمبی عمر اور تعلیمی میدان میں اس سے بڑھ کر کامیابی حاصل کرتے ہوئے خوب خوب ترقی کیلئے دعائیں دی ہیں۔

نوجوانوں میں کانگریس کے تئیں دلچسپی تیزی سے بڑھ رہی ہے: بیرو

چھپرہ: کانگریس پارٹی کا نظریہ ملک کے عام لوگوں کی آواز کو بلند کرنا ہے۔ ایسے میں نوجوان دوستوں کا کانگریس میں شامل ہونا پارٹی اور ملک کے لیے ایک سنہری موقع ہے۔ یہ باتیں ضلع صدر بچو پرساد بیرو نے پریس کانفرنس میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی 50 فیصد ریزرویشن کی حد کو ہٹانے، ایس سی۔ ایس ٹی ذیلی منصوبہ کو نافذ کرنے، تعلیم کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، قرضوں کے بجائے نوکریاں دینے، تین سالوں میں تین سال کی ڈگری فراہم کرنے جیسے اہم مسائل پر سرگرم ہے۔ مسٹر بیرو نے کہا کہ کانگریس پارٹی کے نظریے سے متاثر ہو کر مختلف سیاسی جماعتوں اور طلبہ تنظیموں سے تعلق رکھنے والے طلباء اور نوجوان تیزی سے کانگریس پارٹی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

ڈپٹی ایگری کلچر ڈائرکٹر اور ڈسٹرکٹ ایگریکلچر پروٹیکشن آفیسر نے لیا فصل کا جائزہ

رام پور: ڈپٹی ایگری کلچر ڈائرکٹر اور ڈسٹرکٹ ایگریکلچر پروٹیکشن آفیسر نے ڈیولپمنٹ بلاک سوار کے گاؤں بھواکھیڑا میں سونو اور دھرمیندر کمار کی بھنڈی فصل کا معائنہ کیا۔ معائنے کے دوران معلوم ہوا کہ دونوں کسان بھنڈی کی فصل پر کیڑے مار دوا کا سپرے کر رہے تھے۔ کاشتکاروں سے لیڈی فنگر کی فصل پر کیڑے مار ادویات کے سپرے کے بارے میں معلومات لی گئیں۔ دونوں کاشتکاروں کو کیڑوں کے حملے کو کم کرنے کے لیے آئی پی ایم طریقہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا جس میں چوسنے والے کیڑوں کو پہلے بائیو پیسٹیسائیڈ بیوویریا باسیانا کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اگر سبزیوں کی فصل میں کیڑوں کا حملہ زیادہ نظر آئے تو سبز یا نیلے لیبل والی کیڑے مار دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ ضلع کے تمام کسانوں کی زرعی مصنوعات کی بہتر زرخیزی اور حفاظت کے لیے سبزیوں کی فصلوں میں کیمیائی کیڑے مار ادویات کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ کاشتکاروں کو کیڑے مار دوا کو استعمال کرنے سے پہلے لیبل / لیفلیٹ پڑھنے کی ہدایت دی گئی۔ ہدایات کو پڑھ کر اسپرے کرنا چاہیے۔ کسانوں کو سبزیوں کی فصلوں پر مختصر انتظار کے ساتھ کیڑے مار ادویات کا سپرے کرنا چاہیے تاکہ فصل کے پکنے کے بعد کیڑے مار ادویات کی باقیات پیداوار یا مصنوعات میں باقی نہ رہیں اور کیڑے مار ادویات کی باقیات فوڈ چین میں نہ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیڑے مار ادویات کے استعمال کے لیے چند اہم نکات پر توجہ دینا بہت ضروری ہے جیسے کیڑے مار دوا کا نام، کیمیکل یا بائیو کیمیکل کا نام فرنٹ سائیڈ پیکج پر ہے۔ اس سے آپ کو یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ آپ کے پاس کون سی کیڑے مار دوا ہے۔ اجزاء کی معلومات پیکج میں کیڑے مار دوا کے اجزاء کے بارے میں درست معلومات موجود ہیں تاکہ آپ کیمیکل کو احتیاط سے استعمال کر سکیں۔ کیڑے مار ادویات کا صحیح استعمال کرنا ضروری ہے۔ کیمیکل چھڑکنے سے پہلے استعمال کے رہنما خطوط اور پیکیج پر دیے گئے معیارات پر عمل کریں۔ کیڑے مار ادویات کے پیکج پر رنگ۔ کیڑے مار ادویات کے پیکج پر رنگ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں جو یہ ہیں: سرخ رنگ سرخ لیبل پر کیڑے مار ادویات کا مطلب یہ ہے کہ کھیتوں میں استعمال کرنا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے اور اسے انتہائی احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیے۔ پیلا رنگ۔ پیلے رنگ کے لیبل پر کیڑے مار ادویات کا مطلب یہ ہے کہ یہ کیمیکل صرف خاص حالات میں اور معائنہ کے بعد استعمال کیا جائے۔ نیلا رنگ۔ نیلے لیبل پر کیڑے مار ادویات کا مطلب یہ ہے کہ اس کیمیکل کو باقاعدہ نگرانی کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیے۔ سبز رنگ۔ سبز لیبل پر کیڑے مار ادویات کا مطلب ہے کہ یہ پروڈکٹ کافی حد تک محفوظ ہے اور اسے بنیادی طور پر کھیتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اے ایم یو کی این ایس ایس اکائی نے ”کچرہ چرچا“ کے عنوان سے ماحولیاتی پائیداری پر مذاکرہ کا اہتمام کیا

علی گڑھ، 16 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) نے ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے اور کچرے کے بہتر بندوبست کے ذریعہ پائیدار طرز زندگی کی حوصلہ افزائی کے لیے "کچرہ چرچا" کے عنوان سے ایک مذاکرہ منعقد کیا جس میں پائیدار طرز زندگی کے ماحولیاتی، معاشی اور سماجی فوائد پر روشنی ڈالی گئی۔ این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد محسن خان نے کہا کہ اس مہم کا مقصد طلبہ، اساتذہ اور عملے کے اراکین میں فضلہ بندوبست سے متعلق بیداری پیدا کرنا ہے، تاکہ زیرو ویسٹ طرز زندگی کو کیمپس میں ایک جامع تحریک کے طور پر فروغ دیا جا سکے۔ این ایس ایس کے رضاکاروں نے اس بات پر زور دیا کہ طرز عمل میں چھوٹی چھوٹی مثبت تبدیلیاں جیسے سنگل یوز پلاسٹک سے پرہیز، قابل استعمال اشیاء کو اپنانا، اور کچرے کی علیحدگی نہ صرف ماحول پر مثبت اثر ڈالتی ہیں بلکہ ذاتی عادات کو بھی بہتر بناتی ہیں۔ مذاکرے میں یہ بات بھی اجاگر کی گئی کہ ویسٹ ٹو ویلتھ جیسے اقدامات کے تحت بوتلوں کو دوبارہ استعمال کرنے اور کچرے کو نئے کام میں لانے جیسے عمل معاشی طور پر بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ مذاکرے میں پچاس سے زائد این ایس ایس رضاکاروں اور طلبہ نے شرکت کی، جنہوں نے اپنے تجربات بیان کیے اور ہاسٹل کی سطح پر پلاسٹک سے پاک ماحول اور نامیاتی کچرے سے کھاد تیار کرنے جیسے اقدامات کا ذکر کیا۔ قابل ذکر ہے کہ اے ایم یو کیمپس میں 19 ہاسٹل اور 80 ڈورمیٹریز ہیں، جہاں سے روزانہ بڑی مقدار میں نامیاتی وغیر نامیاتی کچرہ نکلتا ہے۔

اے ایم یو اردو اکیڈمی میں یوگ بیداری پروگرام منعقد

علی گڑھ، 16 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سینٹر فار پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو ٹیچرز (سی پی ڈی یو ٹی۔ اردو اکیڈمی) کے زیر اہتمام عالمی یوم یوگ کے سلسلہ میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی، جس کا مقصد یوگ کے جسمانی اور ذہنی فوائد کو اجاگر کرنا تھا۔ سینٹر کے ڈائریکٹر پروفیسر محمد قمر الہدیٰ فریدی نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ مکمل جسمانی و ذہنی صحت زندگی کی اصل دولت ہے۔ انھوں نے یوگ کو ایک متوازن طرز زندگی اپنانے کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے حاضرین کو مشورہ دیا کہ وہ اسے اپنی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ بہتر ذہنی اور جسمانی صحت حاصل کی جا سکے۔

سی آئی اے ٹیم نے ڈیڑھ گھنٹے تک نعمان کا مکان کھنگالا، پاسپورٹ و دیگر دستاویزات برآمد

پاکستان کے لیے جاسوسی کے الزام میں گرفتار نعمان الٰہی کے گھر پر سی آئی اے کا چھاپہ

کیرانہ: 16 مئی۔ (عظمت اللہ خان) تین دن پہلے پاکستان کے لیے جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیے گئے نعمان الٰہی کے حوالے سے پانی پت کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی CIA-1 کی ٹیم کیرانہ پہنچی۔ جہاں ٹیم نے ملزم کے بند مکان کو کھلوا کر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک باریک بینی سے تلاشی لی۔ اس دوران نعمان کے گھر سے پاسپورٹ، آدھار کارڈ اور دیگر اہم دستاویزات برآمد ہوئے۔ ٹیم کے سرچ آپریشن کے دوران پورے محلے میں کھلبلی مچ گئی۔ گزشتہ منگل کو ہریانہ کے ضلع پانی پت کی CIA-1 ٹیم نے پاکستان کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں کیرانہ قصبے کے محلہ بیگم پورہ کے رہائشی نعمان الٰہی کو گرفتار کیا تھا۔ نعمان گزشتہ تقریباً چار ماہ سے پانی پت میں اپنی بہن زینت کے پاس رہ کر ایک فیکٹری میں سیکیورٹی گارڈ کی نوکری کر رہا تھا۔ ملزم کے خلاف پانی پت کے سیکٹر 29 میں موجود صنعتی تھانے میں مقدمہ درج ہے۔ اس وقت ملزم پولیس کی ایک ہفتے کی ریمانڈ پر ہے۔ جمعہ کی صبح CIA-1 کی دس رکنی ٹیم، سب انسپکٹر دیوراج سنگھ کی قیادت میں نعمان کو ساتھ لے کر کیرانہ کوتوالی پہنچی۔ یہاں اندراج کے بعد ٹیم مقامی پولیس کے ہمراہ ملزم کے بند پڑے مکان پر گئی اور گھر کھلوا کر گہرائی سے تلاشی لی۔ اس دوران پاسپورٹ، آدھار کارڈ، تصاویر اور دیگر کاغذات برآمد ہوئے۔ ٹیم نے محلے والوں سے بھی ملزم کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ نعمان کی نشان دہی پر محلے کے ہی ایک اور مکان سے بھی کچھ دستاویزات برآمد کیے گئے ہیں۔ البتہ ٹیم میں شامل افسران نے میڈیا کو کوئی معلومات دینے سے انکار کیا۔ بعد ازاں، ٹیم نعمان کو واپس لے کر چلی گئی۔ اس دوران محلے میں زبردست چہ میگوئیاں اور خوف کا ماحول دیکھا گیا۔ قصبے کی قلعہ گیٹ پولیس چوکی انچارج، سب انسپکٹر آنند کمار بھی ٹیم کے ساتھ موجود رہے۔

بدھ کو جن سیوا مرکز پر پہنچی CIA ٹیم نے گزشتہ بدھ کو ٹیم نعمان کو لے کر کیرانہ کے ایک جن سیوا مرکز پر پہنچی تھی، جہاں منی ٹرانسفر کے ایک معاملے میں تفتیش کی گئی۔ یہ مرکز کچہری کے سامنے واقع ہے اور اس کا آپریٹر محلہ آل کلاں کا رہائشی بتایا جا رہا ہے۔ اگلے دن مقامی پولیس نے یہاں سے دو جن سیوا مرکز آپریٹرز کو بھی پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا، جن سے LIU، اسٹیٹ IB اور سائبر ٹیم نے مشترکہ طور پر گہرائی سے تفتیش کی۔ تاہم، دونوں نوجوانوں سے کوئی خاص معلومات نہیں ملیں اور بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا۔ نعمان کی گرفتاری کے بعد سے مقامی پولیس، LIU، اسٹیٹ IB اور سائبر ڈپارٹمنٹ کی ٹیمیں مکمل طور پر الرٹ ہیں۔ چونکہ معاملہ قومی سلامتی سے جڑا ہے، اس لیے مقامی انٹیلی جنس نیٹ ورک پولیس کے ساتھ مل کر چھان بین میں مصروف ہے۔ پولیس یہ معلوم کرنے میں لگی ہوئی ہے کہ کیرانہ میں نعمان کن کن لوگوں سے رابطے میں تھا۔

آن لائن اسلامی تعلیم میں بگاڑ ایک سنگین چیلنج: مفتی اطہر شمسی

اسلامیہ جامعہ ٹانڈہ میں روحانی تقریب

رام پور: مدرسہ اسلامیہ جامعہ ٹانڈہ میں تکمیل حفظ قرآن کریم و دعا ایک دینی و روحانی مجلس کا انعقاد عمل میں آیا۔ صدارت حافظ محمد جمیل مہتمم مدرسہ ہذا نے کی۔ اس مجلس کا باضابطہ آغاز قاری محمد منصور کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نعت قاری محمد ذوالفقار علی نے پیش کی۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد قاسم قاسمی نے کی اور مولانا و مفتی محمد توحید نے اس موقع پر کلیدی و تفصیلی بیان کیا۔ قرآن کریم کی عظمت و برکت اس کے پڑھنے پڑھانے والوں کا مقام حافظ قرآن کی فضیلت و اہمیت بیان کی۔ مفتی موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز حافظ قرآن کے والدین کو اس سورج سے زیادہ روشن اور چمکتا ہوا تاج اپنے دست مبارک سے پہنائیں گے۔ علاوہ حفاظ کو کس طرح زندگی گزارنی چاہیے اور اصلاح معاشرہ پر بھی مفتی نے بہت بے باک انداز سے روشنی ڈالی۔ موبائل کے جو نقصانات ہیں اور اس کی وجہ سے معاشرے میں جو بگاڑ ہے طرح طرح کی جو خرافات ہے بالخصوص مسلم لڑکیوں کو موبائل کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس سے دین کا بہت زیادہ خسارہ ہے۔ اس کے بعد مہتمم نے بھی اپنے کلمات کا اظہار کیا اور جو حملہ پہلگام جموں میں ہوا اور جو بے گناہ معصوم لوگ اس حملہ میں مارے گئے ہیں ان کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور بہت شدید الفاظ میں مذمت بیان کی ہے۔

مسلم آرگنائزیشن پنجاب کے صدر ایڈوکیٹ نعیم خان نے چندن گریوال سے ملاقات کی

جالندھر / کامل خان۔ جالندھر / مسلم آرگنائزیشن پنجاب کے صدر ایڈوکیٹ نعیم خان نے آج میونسپل کارپوریشن آفس جالندھر میں پنجاب صفائی ملازمین کمیشن کے چیئرمین چندن گریوال سے ملاقات کی اور ان کے ذریعے کارپوریشن ملازمین کے مطالبات کے لیے کیے جانے والے احتجاج کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ آج کارپوریشن آفس میں عام آدمی پارٹی کے رہنما چندن گریوال نے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کو بڑا پیغام دیا ہے کہ ہم کارپوریشن کے افسران کے ساتھ بیٹھے احتجاج کے ساتھ کھڑے ہو کر حالات پر قابو پالیں گے۔ عوام اور کارپوریشن کے ملازمین کے مفادات۔ ہم ان کے مفادات کو پامال ہوتے نہیں دیکھ سکتے، ہمارے لیے عوام سب سے اوپر ہے، پارٹی بعد میں آتی ہے۔ میں کارپوریشن ملازمین کا لیڈر رہوں اور ان کے مفادات کے لیے کام کرتا رہوں گا۔ ایڈوکیٹ نعیم خان نے کہا کہ امت مسلمہ کی ہمدردیاں ہر لحاظ سے آپ کے ساتھ ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ دوسری جانب جب پنجاب صفائی ملازمین کمیشن کے چیئرمین چندن گریوال سے پوچھا گیا کہ آپ اپنی ہی حکومت کے خلاف کارپوریشن آفس میں دھرنے پر کیوں بیٹھے ہیں؟

معروف عالم دین حضرت مولانا غیاث احمد رشادی صاحب کی دار العلوم حسینیہ اسلام پور میں حاضری

اسلام پور۔ (احمد حسین قاسمی) حیدرآباد (دکن) کی مشہور شخصیت معروف عالم دین حضرت مولانا غیاث احمد رشادی صاحب چیرمین صفا بیت المال و صدر ممبر محراب فاؤنڈیشن، و رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا گزشتہ دنوں مغربی بنگال کے مختلف مدارس و اداروں کا دورہ ہوا، حضرت نے مختلف اداروں کا طائرانہ جائزہ بھی لیا اور مدارس کے اساتذہ و طلبہ کے درمیان پر مغز نصیحت آمیز خطاب بھی ہوا، سفر کے اختتام پر حضرت مولانا مدظلہ العالی کی حاضری ضلع اتر دیناج پور کے شہر اسلام پور میں واقع مدرسہ دار العلوم حسینیہ میں ہوئی ادارہ کے مہتمم جناب حضرت مولانا مفتی عیسیٰ صاحب مدظلہ العالی نے حضرت کا پرتپاک، والہانہ استقبال کیا، نماز جمعہ سے قبل حضرت کا بصیرت افروز خطاب ہوا، اور حضرت نے رقت آمیز دعا فرمائی، اس موقع پر ناظم تعلیمات جناب قاری مظفر ادریس صاحب نے مولانا رشادی صاحب کا تعارف فرمایا، کہ حضرت نامور عالم دین ہیں ملی و رفاہی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں سینکڑوں کتابوں کے مصنف ہیں اور مساجد و مکاتب کی تعمیر و تزئین انکا طرہ امتیاز اور شناخت ہے، سادگی پسند سادہ انسان ہیں مدارس و مساجد کے مخیر ہیں۔ مفتی عیسیٰ صاحب مدظلہ العالی نے حضرت کے سامنے ادارہ ہذا کا تعارف اور بانی ادارہ کا تعارف کرایا اور ادارہ کے عزائم، دار القرآن کی تعمیر اور مستقبل کے منصوبے سے مولانا محترم کو روشناس کرایا، اس موقع پر حضرت مولانا رشادی صاحب نے ادارہ اور تعمیر دار القرآن کے متعلق دعا فرمائی، اس موقع پر اساتذہ دار العلوم حسینیہ کی موجودگی رہی، خصوصا جناب قاری عبد السلام صاحب مظاہری، مولانا عاشق الٰہی صاحب قاسمی، مولانا افضل حسین صاحب مظاہری، مولانا عبد الوحید صاحب حافظ اکرم رحمان صاحب، مولانا احمد حسین قاسمی صاحب وغیرہ۔ پھر حضرت ایئر پورٹ کے لئے اپنے رفقا کی معیت روانہ ہوئے۔

اے ایم یو کے جے این میڈیکل کالج میں ڈینز کانکلیو کا انعقاد

علی گڑھ، 16 مئی: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج (جے این ایم سی)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی فیکلٹی آف میڈیسن میں ایک ڈین کانکلیو کا اہتمام کیا گیا، جس میں فیکلٹی آف میڈیسن کے سابق ڈین اور یونیورسٹی کی مختلف فیکلٹیوں کے موجودہ ڈینز نے شرکت کی۔ آرگنائزنگ سکریٹری، فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد حبیب رضا نے اپنے افتتاحی کلمات میں کالج اور اسپتال کی ترقی سے متعلق اہم اعداد و شمار پیش کیے اور موجودہ منصوبوں پر روشنی ڈالی، جن کا مقصد طبی تعلیم اور صحت کی سہولیات کو مزید بہتر بنانا ہے۔ انہوں نے اس کانکلیو کو ایک ایسا پلیٹ فارم قرار دیا جہاں متعلقہ ماہرین پالیسی امور پر بات چیت کر سکتے ہیں، تجربات کا تبادلہ کر سکتے ہیں اور انٹرڈسپلنری اشتراک کو فروغ دے سکتے ہیں۔ مہمان خصوصی اور سابق ڈین پروفیسر شمیم جہاں رضوی نے اپنے خطاب میں میڈیکل اداروں کے ہمہ جہت کردار پر زور دیا جو معیاری تعلیم، تربیت اور ڈسپلن کے ذریعے طلبہ کی شخصیت سازی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ ہماری شخصیت کا معمار ہے۔ انہوں نے بنیادی ڈھانچے اور مریضوں کی نگہداشت کی سہولیات کی بہتری کے لیے فنڈ میں اضافے پر زور دیا۔ سابق ڈین، پروفیسر امان اللہ خان نے ادارہ جاتی ڈسپلن اور ضابطہ اخلاق کی پاسداری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اداروں کو اپنی بنیادی اقدار کے مطابق خود کو ہم آہنگ کرنا چاہیے اور این آئی آر ایف اور نیک جیسی قومی اسسمنٹ درجہ بندیوں میں اعلیٰ رینک حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سابق ڈین، پروفیسر اوشا شکل نے کہا کہ اس ہال میں دوبارہ آنا، جہاں میں نے تعلیم حاصل کی اور پڑھایا، میرے لیے باعث فخر اور جذباتی لمحہ ہے۔ پروفیسر ابرار حسن نے کہا کہ تعلیم صرف علمی نشوونما تک محدود نہیں، بلکہ تحقیق اور عملی مہارت کا حصول بھی اس کا لازمی جز ہے۔ پروفیسر ایم یو ربانی نے کہا کہ کسی بھی پیشے میں مہارت کی بنیاد مضبوط تعلیمی تربیت میں ہی پوشیدہ ہوتی ہے۔ فیکلٹی آف مینجمنٹ اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کی ڈین پروفیسر عائشہ فاروق اور فیکلٹی آف سائنس کے ڈین پروفیسر سراج تبسم نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے انٹرڈسپلنری منصوبوں کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ مختلف شعبہ جات کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہو۔ کانکلیو کے دوران اے آئی سے تیار کردہ سابق ڈینز کی تصویری گیلری، جدید ڈیجیٹل لائبریری اور میڈیکل ایجوکیشن یونٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر وینا مہیشوری نے کلمات تشکر ادا کیے، جبکہ ڈاکٹر شارق عقیل نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

پروفیسر اکرام حسین، شعبہ فزیکل ایجوکیشن کے صدر مقرر

علی گڑھ، 16 مئی: پروفیسر اکرام حسین کو آئندہ تین سال کیلئے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ فزیکل ایجوکیشن کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ شعبے کے سینئر اساتذہ میں سے ایک ہیں اور انہیں تدریس کا 29 سالہ تجربہ حاصل ہے۔ وہ تقریباً 18 سال سے پروفیسر ہیں۔ ان کی مہارت کے اہم شعبوں میں اسپورٹس بائیو مکینکس، ٹیسٹ، پیمائش اور تشخیص، اور کھیلوں کی تربیت اور تحقیقی طریقہ کار شامل ہیں۔ پروفیسر حسین نے 17 ریسرچ اسکالرز کی رہنمائی کی ہے اور پانچ تحقیقی منصوبے مکمل کیے ہیں۔ انھوں نے قومی و بین الاقوامی تحقیقی جرائد میں 80 سے زائد تحقیقی مضامین شائع کیے ہیں، جن میں 55 مقالے بین الاقوامی سطح پر معروف جرائد میں شائع ہوئے۔ انہوں نے متعدد سیمینار اور کانفرنسوں میں تحقیقی مقالات پیش کیے ہیں۔ ان کی علمی خدمات میں دو پیٹنٹ اور تین سے زائد اختراعات شامل ہیں۔ وہ یونیورسٹی کے انتظامی امور میں بھی بھرپور طور پر متحرک رہے ہیں۔

ہند، پاک تصادم۔ کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں؟

رشید پروین سوپور

"میں یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ ہندو پاک مکمل جنگ بندی پر اتفاق کر چکے ہیں" ڈونالڈ ٹرمپ،،، ہندو پاک کے درمیان جاری 'منی جنگ یا جنگ نما' جنگ کے خاتمے پر سب سے پہلے انہوں نے یہ خوشخبری سنائی، اور پہلے اس کا انکشاف ہر لحاظ سے انہی کا حق بنتا ہے کیونکہ 'جو چاہیں سو آپ کریں، ہم کو عبث بدنام کیا' جنگ کی شروعات پر اگرچہ امریکی صدر نے کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی تھی لیکن ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے پتے ایسے معاملات میں کھیلنے سے رہیں، اور یہ حقوق بھی طاقت اور قوت کے لحاظ سے ان کے ہی نام پر ہیں، بہر حال یو این آئی کے مطابق ہندوستان اور پاکستان نے براہ راست بات چیت کے بعد ایک دوسرے کے خلاف گولہ باری اور فوجی کارروائی روک دی ہے، ہندوستانی خارجہ سکریٹری وکرم مسری نے ہفتہ کی شام ایک خصوصی پریس بریفنگ میں اس کا اعلان کیا، جو حیران کن اور تعجب خیز بھی تھا، کیونکہ اب کی بار مسری نے کہا کہ پاکستان کے ملٹری آپریشن کے ڈائرکٹر جنرل نے آج سہ پہر کو اپنے ہندوستانی ہم منصب سے فون پر بات چیت کی جو ۳۵ منٹ تک جاری رہی اور دونوں فریقوں نے اسی ایک کنکٹ میں ہندوستانی وقت کے مطابق ۵ بجے سے بری، بحری اور ہوائی سمیت تمام کارروائیوں کو بند کرنے کا اعلان کیا،،، اب اس ٹیلی فونک ملاقات کے پیچھے کون سے ممالک تھے اور کیوں وہ ثالثی کرا رہے تھے اور کن شرائط پر اس جنگ بندی پر اتفاق ہوا ہے؟ کیا یہ قرین قیاس سمجھا جاسکتا ہے کہ پاکستانی ایٹم استعمال کرنے کی دھمکی نریندر مودی کو دیوار سے لگا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں پی ایم مودی نے کل شام ہی ہندوستانی عوام کے نام اپنی تقریر میں کئی باتوں کا تذکرہ کیا، یہ بات کہہ دی کہ ہم نے پاکستان کو سبق سکھا دیا ہے اور اہم بات یہ کہ اگر پاکستان نے کوئی اور اس طرح کی شرارت کی یا ایسا کرنے کی سوچی تو آپریشن سیندور جیسے آپریشن اور ان کے لئے سبق آموز معرکے موجود رہیں گے اور اہم بات یہ کہ ہمیں اٹمی طاقت سے کسی طرح بلیک میل نہیں کیا جاسکتا۔ پی ایم نے واضح کیا کہ بات چیت صرف پاکستانی زیر قبضہ کشمیر پر ہوگی اور بھارت سے پٹنے کے بعد ہی پاکستانی فوج نے ہم سے رابطہ کیا، "الفاظ میں کچھ فرق ہوسکتا ہے لیکن متن یہی تھا، بھارت تو اس وقت دنیا کی ایک بڑی طاقت فوجی لحاظ سے بھی اور جغرافیائی لحاظ سے بھی ہے۔ پاکستان بھارت کی ایک سٹیٹ یوپی سے بڑا نہیں، پھر پاکستان کی ایک فون کال پر بھارت کے ہم منصب سے بات کرنا، میرے خیال میں کوئی وزن نہیں رکھتا،،، پاکستانی عوام جشن منا رہی ہے اور ہندوستانی عوام ایک طرح کی مخمصے کی صورت کھڑی ہے کیونکہ، دعوے اور جواب دعووں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے جس پر ابھی تک دبیز دھند کی چادر چھائی ہوئی ہے،، لیکن پس پردہ کیا چل رہا ہے؟، ابھی اس کے نمودار ہونے میں کچھ ہفتے یا مہینے ضرور لگیں گے، بھارت نے آغاز ہی میں بہت سارے اقدامات پاکستان کے خلاف کئے ہیں یہاں تک سندھ طاس آبی معاہدے کو بھی بالائے طاق رکھنے کا نہ صرف عندیہ دیا بلکہ ایسا کہا کہ عملی اقدامات بھی اس سلسلے میں اٹھائے جاچکے ہیں، ظاہر ہے کہ بھارت کسی پاکستانی آفیسر یا منسٹر کو منہ لگانے کے موڈ میں نہیں تھا، اور پچھلے کئی برس سے پاکستان کے ساتھ کسی قسم کے روابط بھی ایسے نہیں جنہیں دوستانہ سمجھا جاسکے، اور پھر ان حالات میں جب ساری دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ پاکستان میں کوئی عوامی حکومت نہیں بلکہ "ہارا ہوا ٹولہ" ہے جسے فوجی آمریت نے آکسیجن پر زندہ رکھا ہے،، اس حکومت کی دنیا میں کہیں بھی کوئی توقیر اور افادیت نہیں اس لئے یہ تسلیم کر لینا کہ پہلی ہی ٹیلیفونک نشست میں یہ سب کچھ نہ صرف طے ہوا بلکہ اس کے نتائج بھی سامنے آئے،۔ جب کہ اس طرح کا کوئی ریکارڈ ابھی تک بھارت پاک تصادموں میں موجود نہیں، اس لئے فوری جنگ بندی کو اس سے بڑے کینوس پر نہ صرف دیکھنا ہوگا بلکہ اس کا تجزیہ بھی اس کے بڑے مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہی کرنا پڑے گا، اگرچہ مخفی محرکات بہرحال سامنے آتے ہیں لیکن بہت سارے بڑے پیمانے کے قومی فیصلے یا تو بھی عام لوگوں تک نہیں پہنچتے یا پہنچتے ہیں تو بڑی دیر کے بعد یا دہائیوں بعد،،، بہرحال جنگ بندی یا سیز فائر کی پہلی خبر امریکی صدر ٹرمپ نے ہی دنیا کو سنائی، اور حیرت انگیز اور بالکل ششدر کرنے والی خبر یہ بھی دی کہ ہم ہند پاک کے درمیان کشمیر پر ثالثی یا بات چیت کرائیں گے، اس طرح کا بیان اور وہ بھی ان حالات میں تعجب خیز بھی ہے اور قطعی طور پر بھارت کے موقف کے بالکل متضاد بھی ہے، شملہ اگریمنٹ میں یہ بات طے ہوچکی ہے کہ یہ جموں وکشمیر کا معاملہ باہمی طور ہی نپٹایا جائے گا اور اس کے لئے کسی ثالثی کی کوئی ضرورت نہیں، اور اب کم و بیش ۵۵ برسوں کے بعد ٹرمپ کا یہ اعلان بنیادی ہندوستانی موقف سے کہیں مطابقت نہیں رکھتا، یا بقول مودی جی یہ بات چیت صرف اور صرف پاکستانی مقبوضہ کشمیر پر ہی ہوسکتی ہے یا ٹرمپ نے کچھ ایسا ہی عندیہ واقعی دیا ہے؟ لیکن اس سے بھی تعجب خیز بات یہ کہ پی ایم مودی نے فوری طور پر اس پر کوئی ردعمل نہیں دیا بلکہ ۲۴ گھنٹوں کے بعد اپنی تقریر میں کہا کہ "ہم صرف پاکستانی مقبوضہ کشمیر پر ہی بات کریں گے اس کئی دنوں کی جنگ میں ادھر ادھر یقینی طور پر دونوں کا نقصان بھی ہوا۔ تعجب خیز بات یہ بھی ہے کہ اس ہندو پاک جنگ کے رد عمل میں ہی ٹرمپ نے سعودی عرب کا تیز رفتار دورہ بھی کیا جہاں انہوں نے ولی عہد محمد بن سلمان سے ملاقات کی ہے، کیونکہ عرب امارات اور سعودی، بلکہ اس کے بعد تمام نام نہاد ممالک پر سعودی حکمرانوں ہی کا اثر و رسوخ ہے، اب اس فوری دورے کے مقاصد کو ہند، پاک کی اس مختصری جنگ سے علیحدہ کسی طرح نہیں دیکھا جاسکتا بلکہ ان سب چیزوں کو اکٹھے ہی ایک ہی منظر نامے میں دیکھ کر کچھ نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں،، ایک مدت سے امریکہ کا مطالبہ سرمایہ کاری کے علاوہ سعودی حکومت سے اسرائیل کو تسلیم کرانا ہے جس کے جواب میں سعودی حکومت یہ جواز پیش کرتی رہی ہے کہ پاکستان واحد اسلامی اٹامک پاور ہے اور اگر وہ اسرائیل کو تسلیم کرے تو سعودی اس آڑ میں اسرائیل کو آسانی سے تسلیم کر سکتا ہے،، عرب امارات تو بہرحال سعودی حکومت کے پیچھے ہے، ادھر پاکستان میں جس طرح کی حکومت اس وقت پائی جاتی ہے، ساری دنیا جانتی ہے کہ فارم ۴۷ پر بنائی گئی ایک مکمل ہر لحاظ سے ناجائز اور جمہوری اقدار کے خلاف جابر اور ظالم حکومت ہے جنہوں نے پچھلے دو برسوں سے تمام انسانی بنیادی اقدار کو نہ صرف روند کر رکھ دیا ہے بلکہ پاکستان کے ہر شعبے کو مفلوج ہی نہیں بلکہ اپنی بنیادوں سے اکھاڑ کر اس پر 'آرمی راج' لاگو کر دیا ہے، امریکی سپورٹ کے بغیر یہ سرکار ۲۴ گھنٹے بھی نہیں چل سکتی، اس لئے اس وقت پاکستانی رجیم کو امریکی سپورٹ کی ہر صورت اور ہر قیمت پر ضرورت ہے تاکہ یہ فرعونی رجیم اور اس کو چلانے والے آگے بھی پاکستان پر مسلط رہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ اصل لیڈر عمران کو کسی بھی طرح منظر سے ہی ہٹانے کے لئے مکمل آزاد ہوں، عوامی جشنوں اور جیت کا تصور عوامی سطح کی ناگزیر ضرورت تھی اور دوسری ضرورت امریکی سپورٹ کی تھی۔ ٹرمپ کا فوری دورہ، فوری جنگ بندی اور جنگ کی شروعات کی کڑیوں کو ملایا جائے تو کئی نتائج ابھر کر سامنے آجاتے ہیں اور ان کئی واقعات اور حادثات کو جو بالکل تیزی سے وقوع پذیر ہو چکے ہیں،، سے دبیز دھند کی چادر ایسا لگتا ہے کہ ہٹ کر کچھ حقائق ابھر کر سامنے آجاتے ہیں، ظاہر ہے ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے اور ایٹمی پروگرام پر روک کی گارنٹی کے عوض ہی، اس فوجی رجیم کو سہارا دینے پر اتفاق کیا جاچکا ہوگا، اس طرح سعودی حکمران بھی اسرائیل کو تسلیم کریں گے، پاکستان کو سعودی امداد، عرب امارات کی امداد اور آئی ایم ایف سے قرضوں اور قسطوں کی ادائیگی اس پاکستانی رجیم کے درد کا درماں ہوگا،، ٹرمپ کی صرف ایک فون کال ہی عمران خان کی رہائی کے لئے کافی تھی اور اسی لئے ٹرمپ کی الیکشن مہم سے ہی یہ افواہیں گرم تھیں کہ وہ اس فوجی رجیم کو نہ تو تسلیم کریں گے اور نہ ان انسانی حقوق کی بنیادی خلاف ورزیوں کو قبول کریں گے جو فوجی رجیم کے دوران بڑے پیمانے اور بہیمانہ انداز میں آج بھی پاکستان میں جاری ہیں، ٹرمپ کوئی مسلم نواز شخص نہیں، وہ اسرائیل کے مفادات کی نگہبانی میں کس حد تک جاسکتے ہیں۔

کچھ یاد رہا کچھ بھول گیا

محمد اویس سنبھلی

مولانا عبدالعلی فاروقی کا شمار لکھنؤ کے معزز خانوادہ فاروقی کے اہم فرد اور عالم دین کے طور پر ہوتا ہے، جنہوں نے دارالعلوم دیوبند سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بی اے اور ایم اے کی ڈگری بھی لی اور گورنمنٹ کالج میں لیکچرار کے عہدہ پر منتخب ہوجانے کے باوجود اپنے والد مولانا عبدالحلیم فاروقی کے قائم کردہ دارالعلوم فاروقیہ کاکوری کو اپنا میدان عمل بنایا اور ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے دنیاوی مناصب کی طرف پلٹ کر نہیں دیکھا، جس کا تفصیلی ذکر ہمیں ان کی آپ بیتی "کچھ یاد رہا کچھ بھول گیا" میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ مولانا نے "چل مرے خامے، بسم اللہ" کے عنوان سے آپ بیتی قلمبند کرنے کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "آپ بیتی قلمبند کرنے کا جواز مجھے مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی آپ بیتی سے ملا، جسے پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اپنے قلم سے اپنی سرگذشت کے کمزور پہلوؤں کو جس طرح خود آپ بیتی رقم کرنے والا لکھ سکتا ہے، دوسرا نہیں لکھ سکتا ہے۔" (ص:7)

مولانا کی یہ بات متعدد سوانح حیات اور خود نوشت کے مطالعہ سے ثابت بھی ہوجاتی ہے کہ بسا اوقات کسی شخصیت کی سوانح حیات لکھتے وقت مصنف متعلقہ چیزوں کے ذکر میں بہت کم توازن قائم کر پاتا ہے اور صاحب سوانح سے محبت یا نفرت غالب آجاتی ہے، جس کی ایک مشہور مثال 'حیات جاوید' ہے جس کو علامہ شبلی نے مدلل مداحی سے تعبیر کیا ہے۔ البتہ خود نوشت کا معاملہ بھی اس سے سوا نہیں ہے، چونکہ اس میں آپ بیتی لکھنے والے کو بھی یہ اختیار مل جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے متعلق کن چیزوں کو ظاہر کرے اور کن چیزوں کی پردہ پوشی، چونکہ خود نوشت لکھتے وقت صاحب قلم اپنی حصولیابیوں کو نہایت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور اپنے کمزور پہلوؤں کے ذکر سے اس طرح پردہ پوشی فرماتے ہیں کہ انسان سے فرشتہ کے مقام پر فائز ہوجاتے ہیں اور آپ بیتی لکھتے ہوئے بہت کم افراد اس سے اپنا دامن محفوظ رکھ پاتے ہیں، جس کی کئی مثالیں اردو زبان و ادب میں مل جائیں گی۔ مولانا عبدالعلی فاروقی نے اپنی آپ بیتی میں اس توازن کو قائم کرنے کی کوشش کی ہے، جب کہ انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ پیش نظر کتاب نہ یہ مکمل آپ بیتی ہے نہ اس میں آپ بیتی کے تمام تر فن کی پاسداری کی گئی ہے۔۔ دراصل یہ کتاب کئی سال قبل یادوں اور باتوں پر مشتمل شائع ہونے والی مولانا کی کتاب "یادوں کے جھروکوں سے" کا اضافہ ہے جو نئی ترتیب کے ساتھ اتر پردیش اردو اکادمی کے مالی تعاون سے منظر عام پر آئی ہے۔ کتاب میں مولانا محمد زکریا سنبھلی مدظلہ' کی تقریظ معتبر شامل ہے جس میں مولانا نے کتاب کے مشمولات کو زیر بحث لاتے ہوئے مدرسہ نور العلوم بہرائچ کے حوالہ سے اپنی یادوں کا ذکر کیا ہے، اس کے علاوہ احمد ابراہیم علوی نے کتاب اور مولانا کے تعلق سے بہت دلچسپ گفتگو کی ہے، لکھتے ہیں:

"مولانا نے یہ بڑا غضب کیا کہ سب کچھ لکھ کر بھی وہ نہ لکھا، جس سے ہم ان کو اپنا جیسا عام آدمی سمجھ سکیں، بس یہی بات ہم کو ان سے دور کر دیتی ہے۔ ہم کیسے یقین کریں کہ مولانا کبھی بہکے ہی نہیں؟ پردہ نشین شریف بہو بیٹیوں کی طرح گھر میں رہے اور اس چہار دیواری سے باہر بھی قدم نہیں نکالا۔ حد یہ ہے کہ وہ اپنی پسند تک کا اظہار کرنے سے گریزاں ہی رہے۔ بڑے نیک، شریف، مہذب پر خلوص ایمان دار ہی رہے۔ عشق کی منزل تو وہ ہے جہاں بڑے بڑے بہک کر بڑوں بڑوں کو بہکا دیتے ہیں تب جا کر غلطی کا احساس ہوتا ہے۔ توبہ کی جاتی ہے، توبہ ہوتی ہے تب ایک عام آدمی انسان بن کر نمایاں ہوتا ہے تو قابل رشک ہوتا ہے۔ مولانا نے بغیر بہکے قابل رشک بن کر ہم جیسے شیطان صفت لوگوں کو پریشان کیا ہے۔ ہم مجبوراً تعریف کر رہے ہیں۔ واقعی مولانا کی تحریر پرکشش دل نشین قابل تحسین ہے۔" (ص:18) حالانکہ مولانا عبدالعلی فاروقی کی خود نوشت 'کچھ یاد رہا کچھ بھول گیا' احمد ابراہیم علوی کی مذکورہ فکر سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتی۔

مولانا عبدالعلی فاروقی نے پیش نظر کتاب کو سات شہ سرخیوں میں تقسیم کیا ہے، جس کی ابتداء "میری کارگاہ رنگا رنگ --- دارالعلوم فاروقیہ" سے ہوتی ہے، جس کے تحت آٹھ ذیلی عناوین کچھ اس طرح سے ہیں: زندگی کا انقلابی موڑ

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

میرے ناقابل فراموش اساتذہ

عملی زندگی کا آغاز

ہماری حصول یابیاں

البدر کا اجراء

دارالعلوم فاروقیہ کی بنا کا اصل جوہر اور اس کی برکتیں

دارالعلوم فاروقیہ کی کچھ غیر تدریسی سرگرمیاں

جس میں "کارگاہ رنگا رنگ" کے تحت مولانا عبدالعلی فاروقی نے دارالعلوم دیوبند سے دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد والد صاحب مولانا عبدالحلیم فاروقی کے قائم کردہ دارالعلوم فاروقیہ کاکوری میں بطور استاذ تقرر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مدرسہ تجوید الفرقان، مدرسہ نور العلوم اور دارالمبلغین کے ابتدائی تعلیمی ایام کا اور "ہماری حصول یابیاں" کے نام سے دارالعلوم فاروقیہ میں منعقد ہونے والی ہفتہ واری شعری نشستوں کا دلچسپ پیرائے میں ذکر کیا ہے جہاں شعر نہ کہنے کی صورت میں بطور جرمانہ احباب کی ضیافت کی ذمہ داری ہوتی، ان ادبی و شعری نشستوں سے مرتب ہونے والے اثرات کا مختصر حال مولانا کی زبانی ملاحظہ ہو جس کی مثال اب بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے:

"مہینے میں دو مرتبہ جمعرات کے دن بعد نماز ظہر تا نماز عصر سجنے والی ان شعری نشستوں کی ترتیب یہ رہتی کہ ایک مرتبہ نعت کا کوئی مصرع اور دوسری مرتبہ غزل کا کوئی مصرع طبع آزمائی کے لئے باہمی مشورہ سے دیا جاتا اور پھر پندرہ دن کے بعد ہر شاعر یا متشاعر کی شاعری امتحان کے مرحلہ سے گزرتی۔ اپنی سمجھ میں آنے والے اچھے شعروں پر کھل کر داد دی جاتی، اور کمزور یا ناموزوں قرار دیے جانے والے شعروں پر باقاعدہ ہوٹنگ بھی ہوتی۔" (ص:54)

ان نشستوں میں کیسی کیسی کمال کی شاعری ہوتی تھی؟۔ اس کا اندازہ جرمانہ بھرنے کے بعد پہلی مرتبہ اپنی نعت شریف کے ساتھ شرکت کرنے والے مولانا محمد فضل الرحمن نعمانی کے اس "بے مثال مقطع" سے کیا جاسکتا ہے کہ

اے نعمانی آؤ "آب زمزم" پئیں
"حوض کوثر" کا مجھ کو پتہ مل گیا

"آب زمزم" سے "حوض کوثر" کا یہ بے مثال و نادر جوڑ جبری شاعری کی صرف ایک مثال کے طور پر پیش کیا گیا۔ ورنہ ایسی کئی دیگر مثالیں بھی ذہن میں کلبلا رہی ہیں؟۔ ان نشستوں کا بہرحال یہ فائدہ تو ہوا ہی کہ مولانا محمد کاظم ندوی، اور مولانا جمیل احمد نذیری باقاعدہ اور 'باکتاب' "شاعر بن گئے۔ بڑی حد تک قاری حبیب الرحمن بھی شاعر بن گئے تھے جو اپنی شاعری کو اب تک پروان چڑھانے میں مشغول ہیں۔ مولانا فضل الرحمن گونڈوی مرحوم تو پہلے ہی سے باقاعدہ اور بہرائچ کے زمانہ طالب علمی میں جمال بہرائچی کے تلمذ میں رہ کر شاعر بن چکے تھے۔

بعد میں مولانا محمد کاظم ندوی نے اپنے ذوق کے مطابق انتخاب کر کے اس نشست کے لئے کہی گئی نعتوں کا ایک مختصر مجموعہ "گلدستہ نعت" کے نام سے اپنے مکتبہ ایوب سے شائع کیا تھا۔ جس میں تین یا چار نعتیں راقم الحروف کی بھی شامل ہیں۔" (ص:55)

"دارالعلوم فاروقیہ کی بنا کا اصل جوہر اور اس کی برکتیں" اور "دارالعلوم فاروقیہ کی کچھ غیر تدریسی سرگرمیاں"۔ ان دو عناوین کے ذیل میں مولانا نے دارالعلوم فاروقیہ کی بنا کے مقصد اور محرکات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے نیز مدرسہ کے اساتذہ، کارکنان اور افراد سے وابستہ کئی واقعات بھی شامل کئے ہیں جو کتاب کو دلچسپ بناتے ہیں۔

"جاری ہے زندگی کا سفر" کے تحت چار ذیلی عناوین ہیں جس میں لکھنؤ کی اہم سیاسی اور سماجی شخصیات، زندگی کے لمحوں میں رنگ بھرنے والے دوست احباب، ملنے، بچھڑنے والی عظیم شخصیات و بزرگوں کی وفات نیز ان کی یادوں اور باتوں کا ذکر ملتا ہے، خصوصا مرحوم والدین کا تذکرہ، اعزاز رضوی، عبدالقدوس ہاشمی، مست حفیظ رحمانی، مولانا قاری صدیق احمد باندوی، شاہ مصطفی حیدر عرف اذن میاں، مولانا متین الحق اسامہ قاسمی اور دیگر کا نام شامل ہے۔ "تجربات زندگی" کے ذیل میں مولانا نے 6 رعناوین قائم کئے ہیں جس میں اپنی زندگی سے جڑے کئی اہم واقعات اور والد صاحب کی جانب سے کی گئی نصیحتوں کا ذکر ملتا ہے۔ جو بہت سے نئے سبق دے جاتا ہے۔

"کیا یاد رہا ایک مثال" کے عنوان سے مولانا عبدالعلی فاروقی نے بچپن کی یادوں میں مولانا حسین احمد مدنی کی جھلک، زیارت اور ان کے دعائیہ کلمات کا ذکر کرتے ہوئے محض یادداشت کی بنیاد پر حسین احمد مدنی کی قلمی تصویر اتنی مشاق اور عمدگی سے کھینچی ہے کہ نگاہوں میں مولانا مدنی کے نورانی چہرے کا عکس ابھر آتا ہے۔

"کیا بھول گیا ایک مثال" کے نام سے ممبئی میں اپنے ایک شاگرد کا واقعہ اور کاکوری میں اپنے خانوادہ کے مورث اعلی حکیم فضل علی صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے دیگر خاندانی حالات نیز اپنی پیدائش، تعلیم و تربیت کے متعلق تفصیل سے بیان کیا ہے، جو ایک طرح سے کتاب کی پہلی شہ سرخی "کارگاہ رنگا رنگ" کا تتمہ ہے، اس حوالے سے مولانا لکھتے ہیں:

"میں نے اپنی داستان زندگی کے اس حصہ کو پہلے قلم بند کر دیا جو اس حصہ کی تحریر سے آگے کا ہے، کیوں کہ اس وقت جو یاد آ گیا یہ سوچ کر لکھ دیا کہ کہیں یہ بھی "جو بھول گیا" کی نذر نہ ہو جائے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کچھ باتوں کی تکرار ہو گئی ہو؟ مگر میں اب اس میں کوئی قطع و برید نہیں کروں گا جو لکھ گیا وہ لکھ گیا۔" (ص:197)

البتہ میری رائے ہے کہ مولانا تحریر میں (قطع و برید) کتر بیونت کے بغیر، کتاب کی ترتیب میں معمولی سی رد و بدل کر دیتے تو کتاب مزید بہتر اور دلچسپ ہوجاتی اور اس کی اہمیت و افادیت میں کسی طرح کی کوئی کمی بھی نہ آتی نیز قاری ذہنی تشنج میں بھی مبتلا نہ ہوتا اور بعض باتوں کی تکرار سے بھی بچ جاتا، جس کا اعتراف انہوں نے خود مذکورہ سطور میں کیا ہے۔

مذکورہ عنوان کے تحت مولانا نے لکھنؤ کی تہذیب وثقافت، شرفاء کا رہن سہن، آپسی بھائی چارہ اور بھولی بسری لکھنوی تہذیب کا بھی سرسری ذکر کیا ہے، مزید یہ کہ کھانے پینے کی اشیاء میں کچھ ایسی چیزوں کا ذکر بھی ملتا ہے جن کا اب لکھنؤ میں کوئی تصور نہیں، ملاحظہ ہو:

"کھانے پینے کے لئے فروخت ہونے والی اشیاء میں ایک قسم کی ندرت ہوا کرتی تھی۔ مثلاً گنے کو باقاعدہ چھیل کر اس کے چھوٹے چھوٹے برابر برابر سائز کے ٹکڑے کئے جاتے۔ پھر انہیں تھالی نما ایک جھلی میں سجا کر رکھا جاتا۔ اور ان پر عرق گلاب یا کیوڑہ چھڑک کر درمیان درمیان کئی جگہ ان پر گلاب کے پھول رکھے جاتے اور پھر اسے "گنڈیری گلاب" کی صدا لگا کر فروخت کیا جاتا۔

برسات کے موسم میں گلی گلی صدا لگا کر "کھویا پٹی" بیچنے والے بھی رات کے وقت آتے، جن کا ہم بچے والہانہ استقبال کرتے۔ اور ہمارے طفیل میں گھر کے بڑے بھی لکھنؤی "خاص ڈش" کھویا پٹی سے لطف اندوز ہوتے۔" (ص:204-205)

"ایک طلسماتی شخصیت" کے تحت مولانا پالن حقانی مرحوم جیسی عظیم شخصیت کے بارے میں لکھ کر انہیں ہمیشہ کے لئے زندہ وجاوید کر دیا ہے۔ "ایک بڑا خسارہ" اور "یہ بھی ہونا تھا" کے عنوان سے مولانا عبدالعلی فاروقی نے بالترتیب اپنے چھوٹے بھائی مولانا عبدالولی فاروقی اور جانشین امام اہلسنت مولانا عبدالعلیم فاروقی کے سانحہ ارتحال پر اپنے احساسات وجذبات کا بیان کرتے ہوئے ان کا سوانحی خاکہ پیش کیا ہے۔

مولانا عبدالعلی فاروقی کا اسلوب عمدہ اور زبان شستہ ہے، ان کی تحریر میں پرانے لکھنؤ کی چاشنی اور نئی تہذیب کی آہٹ بھی شامل ہے، قارئین کتاب کے مطالعہ سے مایوس نہیں ہوں گے۔ پیش نظر کتاب 248 صفحات پر مشتمل ہے، جس کو لوٹا پرنٹنگ پریس نے زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے، کتاب کی قیمت تین سو روپے ہے جسے مکتبہ البدر کاکوری سے فون نمبر (9415775044) پر رابطہ کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

آپریشن سیندور بمقابلہ پاکستان میڈیا کا پروپیگنڈا

عبداللہ منصور

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات ہمیشہ سے ہی تناؤ کا شکار رہے ہیں۔ جب بھی سرحد پر کوئی واقعہ پیش آتا ہے، پورا ملک بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ 2025 میں کشمیر کے پہلگام میں ہونے والے دہشت گرد حملے نے ہر ہندوستانی کے دل کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس حملے میں کئی معصوم جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ محض ایک واقعہ نہیں تھا بلکہ پاکستان کی سرزمین پر پنپ رہے دہشت گردی کے اڈوں کا ایک اور ثبوت تھا۔ برسوں سے پاکستان نے لشکرِ طیبہ، جیش محمد جیسے تنظیموں کو پناہ دی ہے، جو بار بار ہندوستان کے امن کو خطرے میں ڈالتے رہے ہیں۔ پارلیمنٹ حملہ، ممبئی حملہ، اوڑی حملہ، پلوامہ حملہ ہر بار ہندوستان نے اپنے بہادر سپاہیوں کو کھویا اور ہر بار پاکستان نے یا تو خاموشی اختیار کی یا جھوٹ بول کر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ اس بار کے حملے کا اصل مقصد ہندوستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی اور فسادات بھڑکانا تھا تاکہ کشمیر میں بحال ہوتی معمول کی صورتحال اور سیاحت کو نقصان پہنچے، اور پاکستان کے لیے ایک بار پھر دہشت گردی کی زمین تیار ہو سکے۔ لیکن ہندوستان کے عوام نے دہشت گردوں کی اس سازش کو پوری طرح ناکام بنا دیا۔

تمام مذاہب، ذاتوں اور طبقات کے لوگ متحد رہے، کسی بھی افواہ یا اشتعال انگیزی کا شکار نہیں ہوئے۔ خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں نے واضح کر دیا کہ وہ سب سے پہلے ہندوستانی ہیں، بعد میں کچھ اور۔ پورے ملک نے امن، صبر اور اتحاد کا مظاہرہ کیا، جس سے دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے ارادے ناکام ہو گئے۔ پہلگام حملے کے بعد پورا ملک غصے اور غم سے بھر گیا۔ ہر ہندوستانی چاہتا تھا کہ اب کچھ ٹھوس قدم اٹھایا جائے۔ حکومت نے بھی اس بار سخت موقف اپنایا۔ سب سے پہلے سندھ طاس معاہدے کو معطل کیا گیا، جس سے پاکستان کو بڑا دھچکا لگا۔ اٹاری-واگہ بارڈر بند کر دیا گیا اور دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور آمد و رفت پر روک لگا دی گئی۔ یہ اقدام ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستان اب صرف سخت مذمت یا انتباہ تک محدود نہیں رہنا چاہتا، بلکہ اگر ضرورت پڑی تو سخت فیصلے لینے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ حکومت نے اس حملے کے بعد فیصلہ کن اقدامات کیے۔ سب سے اہم تھا "آپریشن سندور" ایک درست، منصوبہ بند اور محدود فوجی کارروائی، جس میں ہندوستانی فوج، فضائیہ اور بحریہ نے مل کر پاکستان اور پی او کے میں دہشت گردوں کے نو بڑے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا اور انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

ان ٹھکانوں میں لشکرِ طیبہ، جیش محمد اور حزب المجاہدین جیسی تنظیموں کے تربیتی مراکز، اسلحہ ڈپو اور لانچ پیڈ شامل تھے۔ اس آپریشن کی خاص بات یہ تھی کہ صرف دہشت گرد ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا، کسی بھی شہری یا فوجی تنصیب کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ یہ ہندوستان کی ذمہ دار اور حساس پالیسی کا ثبوت تھا، جس میں دہشت گردی کے خلاف سخت پیغام بھی شامل تھا اور انسانی اقدار کا بھی خیال رکھا گیا تھا۔ آپریشن سندور" کا نام خود میں ایک جذباتی پیغام رکھتا ہے۔ "سندور" ہندوستانی ثقافت میں شادی شدہ خواتین کی خوش بختی کی علامت ہے۔ پہلگام حملے میں کئی خواتین نے اپنے شوہروں کو کھو دیا تھا۔ آپریشن کا نام ان شہداء کی بیواؤں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے رکھا گیا۔ یہی نہیں، اس آپریشن کی تفصیلات ملک اور دنیا کو بتانے کے لیے دو خاتون فوجی افسران ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ (ہندوستانی فضائیہ) اور کرنل صوفیہ قریشی (ہندوستانی فوج) کو چنا گیا۔ ان میں سے کرنل صوفیہ قریشی مسلمان برادری سے تعلق رکھتی ہیں، جبکہ ونگ کمانڈر ویومیکا سنگھ عیسائی کمیونٹی سے آتی ہیں۔ یہ انتخاب صرف پیشہ ورانہ نہیں تھا بلکہ ہندوستان کی تنوع، شمولیت اور خواتین کے بااختیار ہونے کی علامت بھی تھا۔

دونوں افسران نے اعتماد اور فخر کے ساتھ بتایا کہ کیسے ہندوستانی فوج نے دہشت کے اڈوں کو ختم کیا، اور ہدف چننے میں شہریوں کی سلامتی کا مکمل خیال رکھا گیا۔ یہ منظر ہر ہندوستانی کے لیے فخر اور ترغیب کا لمحہ تھا۔ "آپریشن سندور" کے بعد پاکستان کی حالت خراب ہو گئی۔ عسکری محاذ پر شکست کے بعد اس نے سوشل میڈیا کو اپنا نیا ہتھیار بنا لیا۔ پاکستان نے اپنے ہاں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر سے پابندیاں ہٹا دیں اور ہزاروں جعلی اکاؤنٹس، سرکاری افسران اور میڈیا کے ذریعے ہندوستان کے خلاف جھوٹی خبروں کی یلغار کر دی۔ پاکستان کی میڈیا اور سوشل میڈیا کی یہ حکمت عملی کوئی نئی نہیں ہے۔ جب بھی پاکستان کو عسکری یا سفارتی محاذ پر شکست کا سامنا ہوتا ہے، وہ جھوٹے دعوؤں اور پروپیگنڈے کے ذریعے ماحول کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس بار بھی، آپریشن سندور" کے بعد پاکستان نے جھوٹی عسکری فتح، ہندوستانی فوجیوں کی گرفتاری، اور ہندوستانی ٹھکانوں پر حملوں جیسی خبریں پھیلائیں تاکہ ہندوستان کی عسکری کامیابی کو کمزور دکھایا جاسکے اور اپنی عوام کو یہ یقین دلایا جاسکے کہ پاکستان کمزور نہیں ہے۔

سوشل میڈیا پر پاکستان کے حمایتی اکاؤنٹس نے ہیش ٹیگ وار چھیڑ دی۔ IndianFalseFlag#، OperationSindoor#، ModiExposed# جیسے ہیش ٹیگز پر لاکھوں پوسٹس کی گئیں۔

ان پوسٹس میں بار بار جھوٹے دعوے، پرانی ویڈیوز اور تصاویر، اور ایڈیٹ شدہ مواد شیئر کیا گیا۔ پاکستان نے اپنے ہاں X (پہلے ٹوئٹر) سے پابندی ہٹا دی، تاکہ اس کے شہری اور حمایتی کھل کر ہندوستان کے خلاف پروپیگنڈا کر سکیں۔ کئی بار AI سے بنائی گئی تصاویر اور ویڈیو گیم کے مناظر کو بھی اصلی جنگ کا حصہ بتا کر وائرل کیا گیا۔ پاکستان کی میڈیا کا یہ پروپیگنڈا صرف سوشل میڈیا تک محدود نہیں رہا۔ مرکزی پاکستانی ٹی وی چینلز اور اخبارات نے بھی ہندوستان کے خلاف جھوٹی خبریں چلائیں۔ انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ پاکستان نے ہندوستان کو عسکری طور پر بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ کبھی دعویٰ کیا گیا کہ ہندوستانی لڑاکا طیارے مار گرائے گئے، کبھی کہا گیا کہ ہندوستانی فوجیوں کو قید کر لیا گیا، تو کبھی ہندوستانی فوجی ٹھکانوں کو تباہ کرنے کی جھوٹی خبریں پھیلائی گئیں۔ PIB Fact Check اور ہندوستانی حکومت نے ان تمام دعوؤں کو فوری طور پر رد کر دیا اور حقیقت کو سامنے رکھا۔ مثال کے طور پر، ایک وائرل تصویر جس میں ہندوستانی رافیل طیارہ گرائے جانے کا دعویٰ کیا گیا تھا، دراصل 2021 میں پنجاب کے موگا میں ہوئے مگ-21 حادثے کی تھی، جس کا "آپریشن سندور" سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسی طرح، ہندوستانی فوجیوں کی گرفتاری کا دعویٰ بھی مکمل طور پر جھوٹا نکلا، جسے خود پاکستان کے وزیر دفاع کو بعد میں واپس لینا پڑا۔ اس پروپیگنڈے کا اثر عام لوگوں پر بھی پڑا۔ پاکستانی عوام کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی گئی کہ ان کی فوج نے ہندوستان کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ وہیں، ہندوستان میں بھی کئی لوگ ان جھوٹی خبروں کے جال میں پھنس گئے اور افواہیں پھیلنے لگیں۔ کئی بار ہندوستانی میڈیا کے کچھ حصوں نے بھی بغیر تصدیق کے یہ خبریں چلا دیں، جس سے معاشرے میں الجھن اور کشیدگی بڑھ گئی۔ سرحدی علاقوں میں لوگ خوف میں مبتلا ہو گئے اور سوشل میڈیا پر خوف اور غصے کا ماحول بن گیا۔ ہندوستانی حکومت نے اس پروپیگنڈے کا فوری اور درست جواب دیا۔ پریس انفارمیشن بیورو (PIB) کی فیکٹ چیک یونٹ نے ہر جھوٹے دعوے کی فوراً تردید کی اور حقیقت سامنے رکھی۔ PIB نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ صرف سرکاری اور معتبر ذرائع پر ہی بھروسہ کریں اور کسی بھی مشتبہ خبر کو PIB Fact Check کو رپورٹ کریں۔ اس کے لیے وانس ایپ نمبر اور ای میل بھی جاری کیے گئے تاکہ لوگ فوری طور پر جھوٹی خبروں کی شکایت کر سکیں۔ ہندوستان نے ہزاروں جعلی پاکستانی اکاؤنٹس کو بلاک کروایا اور میڈیا کو بھی سخت ہدایت دی کہ بغیر تصدیق کے کوئی خبر نہ چلائیں۔ پاکستان کی میڈیا اور سوشل میڈیا کی اس حکمت عملی کا اصل مقصد ہندوستان کی ساکھ کو عالمی سطح پر نقصان پہنچانا اور اپنی عوام کی توجہ حقیقت سے ہٹانا ہے۔ پاکستان جانتا ہے کہ عسکری میدان میں وہ ہندوستان کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس لیے وہ جھوٹ اور پروپیگنڈے کے ذریعے ماحول کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس بار ہندوستان نے نہ صرف عسکری محاذ پر، بلکہ اطلاعات کی جنگ میں بھی اسے بھرپور جواب دیا ہے۔ آپریشن سندور" کے بعد ہندوستان نے واضح کر دیا ہے کہ اب دہشت گردی کا جواب صرف سرحد پر نہیں، بلکہ سرحد پار جا کر بھی دیا جائے گا۔ ہندوستانی فوج نے ذمہ داری اور صبر کے ساتھ صرف دہشت گردی کے اڈوں کو نشانہ بنایا اور کسی بھی شہری یا فوجی تنصیب کو نقصان نہیں پہنچایا۔ وہیں، پاکستان نے اپنی جھوٹی فتح کے دعوے، جعلی ویڈیوز اور افواہوں کے ذریعے دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، لیکن ہر بار اس کا جھوٹ بے نقاب ہو گیا۔ آج کے دور میں معلومات کی جنگ بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی روایتی جنگ۔ پاکستان کی میڈیا اور سوشل میڈیا نے جس طرح جھوٹ اور پروپیگنڈہ پھیلایا، وہ ہر ہندوستانی کے لیے ایک سبق ہے کہ ہمیں ہر خبر کی حقیقت جانچنی چاہیے۔

تلبُل پروجیکٹ پر تنازع: عمر عبداللہ اور محبوبہ مفتی آمنے سامنے

سری نگر، 16 مئی (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی کے درمیان جمعہ کو لفظی جنگ اس وقت شدت اختیار کر گئی جب عمر عبداللہ نے ولر جھیل پر تعطل کا شکار 'تلبل نیویگیشن بیراج پروجیکٹ' کو دوبارہ شروع کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا یہ بیان اُس وقت سامنے آیا ہے جب مرکزی حکومت نے حالیہ دنوں میں انڈس واٹر ٹریٹی (سندھ طاس معاہدہ) کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے۔ عمر عبداللہ نے ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر لکھا: 'شمالی کشمیر کی ولر جھیل پر جو سول ورک نظر آرہا ہے، وہ تلبل نیویگیشن بیراج ہے، جو 1980 کی دہائی کے اوائل میں شروع ہوا تھا لیکن پاکستان کے دباؤ پر انڈس واٹر ٹریٹی کے تحت روک دیا گیا۔ اب جب کہ یہ معاہدہ 'معطل' ہو چکا ہے، تو کیا ہم اس پروجیکٹ کو دوبارہ شروع کر سکتے ہیں؟' انہوں نے کہا کہ اس منصوبے سے نہ صرف جہلم دریا پر آبی آمد و رفت ممکن ہو سکے گی بلکہ سردیوں کے موسم میں پن بجلی کے منصوبوں کی پیداواری صلاحیت میں بھی اضافہ ہوگا۔ تاہم، محبوبہ مفتی نے ان کے بیان کو 'غیر ذمہ دارانہ اور اشتعال انگیز' قرار دیا۔ اپنے ردعمل میں محبوبہ مفتی نے کہا: 'ایسے وقت میں جب دونوں ملک جنگ کے دہانے سے واپس آئے ہیں، اور جموں و کشمیر نے اس تصادم کی بھاری قیمت چکائی ہے، تلبل منصوبے کو زندہ کرنے کی بات کرنا نہایت ہی افسوسناک اور خطرناک ہے۔ پانی جیسی بنیادی نعمت کو ہتھیار بنانا نہ صرف غیر انسانی ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔' محبوبہ کے بیان کے جواب میں عمر عبداللہ نے سخت لہجے میں کہا کہ: 'درحقیقت افسوسناک بات یہ ہے کہ آپ کی یہ اندھی خواہش' کہ سرحد پار کچھ لوگوں کو خوش کیا جائے، آپ کو یہ تسلیم کرنے سے روک رہی ہے کہ انڈس واٹر ٹریٹی جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ ایک تاریخی ناانصافی تھی۔' انہوں نے مزید کہا کہ وہ ہمیشہ سے اس معاہدے کے خلاف رہے ہیں اور رہیں گے، 'ایک غیر منصفانہ معاہدے کی مخالفت کرنا کسی طور پر جنگ پسندی نہیں بلکہ اپنے حقوق کی بازیابی کی ایک جدوجہد ہے۔' واضح رہے کہ مرکزی حکومت نے گزشتہ ماہ پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کے بعد انڈس واٹر ٹریٹی کو عارضی طور پر معطل کر دیا تھا۔ اس معاہدے کے تحت بھارت اور پاکستان کے درمیان پانی کی تقسیم کے ضوابط طے تھے، جن کی کئی دہائیوں سے پاسداری کی جاتی رہی تھی۔

بہرائچ درگاہ جیٹھ میلے پر پابندی میں کوئی راحت نہیں، اگلی سماعت 19 کو

لکھنؤ: 16 مئی (یو این آئی) بہرائچ میں درگاہ شریف کے جیٹھ میلے پر پابندی کے معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کی طرف سے جمعہ کو سماعت کے بعد بھی عرضی گزاروں کو کوئی راحت نہیں ملی۔ عدالت نے کیس کی اگلی سماعت 19 مئی مقرر کی ہے۔ درخواست گزاروں کی جانب سے کہا گیا کہ جیٹھ میلہ 18 مئی سے شروع ہو رہا ہے، اس لیے کیس کی جلد سماعت کی جائے۔ اس کے پیش نظر عدالت نے درخواست گزاروں کو کیس کی فوری سماعت کے لیے چیف جسٹس کو درخواست دینے کی اجازت دی ہے۔

جسٹس اے آر مسعودی اور جسٹس اے کے کمار سریواستو پر مشتمل ڈویژن بنچ نے بہرائچ کی درگاہ شریف مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین سمیت کچھ لوگوں کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کی۔ چیف اسٹینڈنگ کونسل شیلیندر کمار سنگھ نے ریاستی حکومت کی جانب سے درخواست کی مخالفت کی۔ جبکہ درخواست گزاروں کی جانب سے ان کے وکیل ڈاکٹر ایل پی مشرا نے میلے کے انعقاد کی اجازت کے لیے دلیلیں دی۔ عرضی میں بہرائچ ڈی ایم کے 26 اپریل کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں سید سالار مسعود غازی کے مزار کے قریب ہر سال منعقد ہونے والے جیٹھ میلے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ درخواست گزار نے اسے قانون کی روح کے خلاف قرار دیا ہے اور ڈی ایم کو میلے کی اجازت دینے کی ہدایت کی درخواست کی ہے۔ دوسری طرف 8 مئی کو سرکاری وکیل نے عرضی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ڈی ایم کا حکم مناسب ہے۔ عدالت نے آئندہ سماعت پر عبوری ریلیف کی درخواست پر غور کرنے کا حکم دیتے ہوئے درخواست میں اٹھائے گئے نکات پر حکومت سمیت فریقین کو جواب جمع کرانے کا وقت دیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ اس وقت تک کوئی عبوری ریلیف دینا مناسب نہیں ہوگا جب تک کہ اس معاملے میں فریق مخالف کا جواب طلب نہیں کیا جاتا۔ ریاستی حکومت نے اس معاملے میں اپنا جواب داخل کر دیا ہے، جس پر درخواست گزاروں نے بھی اپنا جواب الجواب داخل کر دیا ہے۔

مظفر نگر میں متعدد اہم مسائل کے سلسلہ میں مسلم سماج کی اہم میٹنگ

عیدالاضحیٰ پر کسی بھی پابندی شدہ جانور کی قربانی نہ کریں: مفتی ذوالفقار قاسمی

دیوبند، مظفر نگر کی معروف شخصیت حاجی بشیر قریشی تہاری والے کے مکان پر مسلم سماج کے ذمہ داروں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی، جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل تجویز پاس کی گئیں، شہر و ضلع کے بھی لوگوں خاص طور پر مسلم سماج سے اپیل کی جاتی ہےکہ ملک میں کسی بھی طرح کے دہشت گردی کے واقعات کی ہر سطح پر مذمت کرتے ہوئے اپنے وطن بھارت کے ساتھ قومی یکجہتی بنا کر رکھیں اور اسکو مضبوط کرنے کی بھرپور کوشش جاری رکھیں، سماج کے سبھی لوگوں سے اپیل کی جاتی ہےکہ آئندہ بقرعید کے موقع پر شہر و ضلع میں کسی بھی پابندی شدہ جانور کی قربانی نہ کریں اور ہمیشہ سے روایتی قربانی کو ایسے طریقہ سے کریں کہ کسی کے بھی جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اسی طرح مسلم سماج کوشش کرے نیو ایجرائم پیشہ لوگوں سے دور رہیں۔ ملک کے سبھی رہنے والے لوگوں کو ایک کنبہ مانتے ہوئے سبھی کی بیٹی اور بہن کی عزت کو اپنی عزت سمجھیں اور سبھی مذہب سماج میں ایسے واقعات ہوئیے روکنے کی کوشش کریں جس سے سماج کی بدنامی اور فساد برپا ہونے کا خطرہ ہو، سماج میں تعلیم کو فروغ دیں اور ہونہار بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ میٹنگ کی صدارت معروف ملی قائد مفتی ذوالفقار علی قاسمی سابق رکن اقلیتی کمیشن اتر پردیش نے کی اور نظامت قاری محمد خالد بشیر قاسمی بانی شاہ اسلامک اکیڈمی نے کی۔

اس موقع پر قاری غفران، قاری شمیم، مولانا علاءالدین قریشی، مولانا فصیح حیدر زیدی، مولانا سید باقر کاظمی، نوشاد پہلوان، حسیب رانا، شہزاد احمد، عبد الستار، نوشاد قریشی، حاجی عنایت علی، حاجی گلزار، حاجی تسلیم، حاجی ذوالفقار ایڈوکیٹ، محبوب عالم انصاری ایڈوکیٹ، حاجی سرفراز خان، ماسٹر اختر خان، عثمان متولی، انیس قریشی، ماسٹر جانو اکرم پہلوان، ضمیر الدین، حاجی حسیب قریشی، عبد اللہ قریشی فرمان ٹھیکیدار فروز بھائی آفاق الٰہی عبد الغفار مطلوب پھلوالے کے ساتھ سیکڑوں افراد موجود رہے۔

بہار میں پنک بسوں کا آپریشن شروع، نتیش نے کیا افتتاح

پٹنہ، 16 مئی (یو این آئی) بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے خواتین کیلئے آسانی کے ساتھ آمدورفت کیلئے آج 20 پنک بسوں اور 166 ڈیلکس بسوں کے آپریشن کا افتتاح کیا۔ مسٹر کمار نے جمعہ کو محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے منعقد ایک پروگرام میں یہاں ایک، انے مارگ سے بسوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ انہوں نے بسوں کو روانہ کرنے سے قبل ان کا معائنہ کیا اور ان میں فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں دریافت کیا۔ قابل ذکر ہے کہ خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت میں ریاستی حکومت کا یہ ایک اہم قدم ہے، جس کے تحت 20 پنک بسوں کا آپریشن شروع کیا گیا ہے۔ اس سے خواتین کا سفر محفوظ اور آرام دہ ہو جائے گا اور انہیں سفر میں کافی سہولت ملے گی۔ ریاست کے مختلف اضلاع کے لیے 166 ڈیلکس بسوں کا آپریشن شروع کیا گیا ہے۔ اس سے مسافروں کو ریاست کے مختلف مقامات پر سفر کرنے میں آسانی ہوگی۔

ضلع ٹاپر طالبہ ولیہ کو چیئرمین ودیگر نے دی مبارکباد

دیوبند: انٹر کی ضلع ٹاپر ولیہ کے گھر مبارکباد دینے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آج محلہ دیوان میں واقع وارڈ ممبر سید حارث کی رہائش گاہ پر ایک اعزازی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں میونسپل بورڈ چیئرمین وپن گرگ اور متعدد وارڈ ممبران نے شرکت کی۔ اس دوران چیئرمین نے نوازگرلز پبلک اسکول کی طالبہ جی ایس ای بورڈ سے بارھویں میں ضلع ٹاپ کرنے والی طالبہ ولیہ کو مٹھائی کھلا کر اور گل دستہ پیش کرکے مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر وپن گرگ نے کہا کہ ولیہ جیسی بچیاں نہ صرف اپنے خاندان بلکہ شہر و سماج کا نام روشن کرتی ہیں۔ انہوں نے ولیہ کے والد عبدالرشید کو بھی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی والدین کی محنت اور تربیت کا ثمرہ ہے۔ تقریب میں وارڈ ممبر اقبال انصاری، عارف انصاری، جاوید خان، ندیم چودھری، حاجی شہزاد، شیام چوہان، ونے کمار کاکا، موہت چودھری، دانیال احمد اور حارث عثمانی موجود تھیں۔ سبھی نے ولیہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

دیوبند میں داروغہ پر ایک خاتون کو مارپیٹ کرنے کا الزام

متاثرہ خاتون کی شکایت پر ایس ایس پی نے کارروائی کی یقین دہانی کرائی

دیوبند: ایک پولیس داروغہ کی جانب سے ایک خاتون کے ساتھ مارپیٹ کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ متاثرہ خاتون اور دیوبند کے قریبی گاؤں ساپلہ کھتری کی باشندہ شبنم نے ایس ایس پی کو شکایتی تحریر دیتے ہوئے مذکورہ داروغہ کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیل کے مطابق ساپلہ کھتری گاؤں کی باشندہ شبنم دختر انیس نے بتایا کہ پولیس اس کے بھائی کو پکڑ کر تھانے لے گئی تھی۔ شبنم کا کہنا ہے کہ اس کا بھائی دماغی طور پر مفلوج ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی سے ملنے کے لئے تھانہ گئی تو وہاں تعینات داروغہ نے بھائی سے ملاقات کرانے کے لئے پیسے مانگے۔ شبنم کا کہنا ہے کہ اس نے پیسے دینے سے انکار کر دیا اور داروغہ کی شکایت کوتوالی سے کرنے کی بات کہی۔ شبنم نے داروغہ پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اس بات پر داروغہ نے کئی تھپڑ مارے۔ متاثرہ خاتون کا کہنا ہے کہ مارپیٹ کے بعد اس کے کان بند ہو گئے اور اس کو اب کچھ سنائی نہیں دے رہا ہے۔ شبنم کا کہنا ہے کہ اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی تھی تو لیڈی پولیس کو کارروائی کرنی چاہئے تھی۔

بھاگلپور: اسکولی لڑکیوں کیلئے ہیلتھ چیک اپ اور بیداری مہم شروع

بھاگلپور، 16 مئی (یو این آئی) بہار کے بھاگلپور ضلع کے کہلگاؤں میں واقع این ٹی پی سی پاور پروجیکٹ میں گرلز امپاورمنٹ مشن کے تحت اسکولی لڑکیوں کے لیے صحت جانچ اور بیداری مہم آج سے شروع ہوئی ہے۔ کہلگاؤں پاور پروجیکٹ کے جیون جیوتی اسپتال کی چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سشمیتا سنگھ نے جمعہ کو یہاں بتایا کہ اس تین روزہ مہم کے تحت، گرلز امپاورمنٹ مشن 2025 کے تحت منتخب مختلف اسکولوں سے کل 41 لڑکیاں پہلے دن جامع صحت کی جانچ کے لیے پہنچیں۔ اسپتال کی ڈاکٹر راگنی شیٹے اور ڈاکٹر واسوتی پائن کی مدد سے ڈاکٹر سریش رام نے تمام لڑکیوں کے طبی معائنے کا عمل مکمل کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس عرصے کے دوران تمام لڑکیوں کیلئے ایک معیاری طبی فارمیٹ کا استعمال کرتے ہوئے جائزہ لیا گیا، جس میں قد، وزن، غذائیت کا معیار، ہیموگلوبن، ای این ٹی، دانتوں، جلد اور ماہواری کی صحت کے ساتھ ساتھ الرجی یا ادویات کے استعمال جیسی بنیادی باتوں کو شامل کیا گیا ہے۔ پروگرام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر منتخب بچے کو جی ای ایم سرگرمیوں میں شامل ہونے سے پہلے مناسب طبی امداد ملے۔ ڈاکٹر سنگھ نے بتایا کہ صحت کی جانچ کے بعد ڈاکٹر واسوتی کی طرف سے ان لڑکیوں کے لیے صحت سے متعلق آگاہی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔

رام کرشن انٹر کالج کا طالب علم مارپیٹ کے واقع میں شدید زخمی

آپسی رنجش کے سبب آدتیہ کو مارپیٹ کر بری طرح زخمی کیا گیا

دیوبند: دیوبند کے شری رام کرشن انٹر کالج کے طالب علموں کے درمیان ہونے والے جھگڑے اور مارپیٹ میں ایک طالب علم شدید طور پر زخمی ہوگیا۔ جس کی آنکھوں اور سر میں کئی جگہ چوٹیں لگی ہیں، زخمی طالب علم کو علاج کے لئے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا۔

جہاں ڈاکٹروں نے فرسٹ ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال ریفر کر دیا۔ تفصیل کے مطابق دیوبند کے ریلوے اسٹیشن سے ملحق شری رام کرشن انٹر کالج کے درجہ 12 / کے طالب علم آدتیہ کے ساتھ مارپیٹ کا واقعہ پیش آیا ہے۔ گاؤں کرکی کے رہنے والے طالب علم آدتیہ کی بہادر پور کے ایک نوجوان کے ساتھ معمولی تلخ کلامی ہوگئی تھی۔ جس کے بعد نوجوان نے اپنے بھائی اور آٹھ دس ساتھیوں کو فون کرکے بلالیا۔ کالج کی چھٹی کے بعد جب آدتیہ باہر نکلا تو مذکورہ نوجوان اور اس کے ساتھیوں نے اسے ٹی ایس سینٹر کے قریب اس کو روک لیا۔ اور گالی گلوچ کرتے ہوئے اس کے ساتھ مارپیٹ شروع کر دی۔ اس مارپیٹ میں آدتیہ کے سر اور آنکھوں میں شدید چوٹیں آئیں۔ راہگیروں نے درمیان میں آکر آدتیہ کو بچایا۔ اس جھگڑے کی اطلاع ملتے ہی اس کے اہل خانہ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے زخمی آدتیہ کو علاج کے لئے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا؛ لیکن ڈاکٹروں نے اس کو فرسٹ ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال ریفر کر دیا۔ متاثر طالب علم آدتیہ کے والد دیپک کمار نے گاؤں کے باشندوں کے ساتھ جا کر پولیس کو تحریر دیتے ہوئے کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پورے معاملہ کی جانچ کی جارہی ہے جس کے بعد قصور واروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

عمر عبداللہ کا تلبل نیویگیشن پروجیکٹ کو بحال کرنے کا مطالبہ انتہائی افسوسناک: محبوبہ مفتی

سری نگر، 16 مئی (یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے موجودہ صورتحال میں تلبل نیویگیشن بیراج پروجیکٹ کی بحالی کے بیان پر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمر عبداللہ کا ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جاری کشیدگی کے درمیان تلبل نیویگیشن پروجیکٹ کو بحال کرنے کا مطالبہ انتہائی افسوسناک ہے عمر عبداللہ نے گذشتہ روز اپنے ایکس ہینڈل پر جھیل ولر کا ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا تھا: جو آپ ویڈیو دیکھ رہے ہیں تلبل نیویگیشن بیراج ہے۔ یہ 1980 کی دہائی کے اوائل میں شروع کیا گیا تھا لیکن پاکستان کے دباؤ پر سندھ طاس معاہدے کا حوالہ دیتے ہوئے اسے ترک کرنا پڑا۔ اب جب کہ سندھ طاس معاہدے کو 'عارضی طور پر معطل' کر دیا گیا۔

مکاتب کی صورت حال اور مناسب حل

نور اللہ خان

عملی طور پر صرف ایک حل ہے کہ جہاں شاندار مکتب چھ سات مولوی و ماسٹر صاحبان کو ملا کر معیاری چل سکتا ہے اور لوگوں کو آپ قائل کر سکتے ہوں اور موجودہ پرائمری سرکاری اسکولوں کی سطح کے اور پرائیویٹ اسکولوں کے معیار کے مطابق کر سکتے ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ مکتب کی روح کو بچانے کا واحد حل یہی ہے کہ ہر گاؤں کی مسجد میں امام رکھیں اور ان سے روز ایک دو گھنٹے دینیات کی کلاس چلوائیں۔ غریب، میڈیم اور مالدار ہر گھرانے کے بچے شام میں وہاں پڑھیں گے۔ مکتب کی دینی تعلیم چاہے وہ مکمل کلاسز کے ساتھ ہو یا جز وقتی اسکا ہونا ضروری ہے چاہے وہ مکتب کی باقاعدہ عمارت میں ہو یا مسجد یا کسی اور جگہ اسکا ہونا اصل کام ہے۔

زیادہ تر مقامات پر اس وقت سو مسلم بچے ماٹیسری جاتے ہیں اور اسی گاؤں کے دس بیس بچے مکتب میں ایک حافظ جی کی نگرانی میں رہتے ہیں۔

درجہ پنجم تک اکیلے حافظ جی اس دور کے مطابق کیا پڑھا پائیں گے؟ ان کی تعلیم کے ساتھ کھلواڑ ہوتا ہے اور دوسری جانب جو بچے مکتب سے دور ماٹیسری گئے وہ سورہ اخلاص تک سے ناواقف ہو رہے ہیں۔

مگر گاؤں کے کچھ دبنگ و دین مکتب شام میں چلا کر اپنی ناک کا مسئلہ بنا لیتے ہیں جس سے دونوں قسم کے طلبہ کا نقصان ہوتا ہے۔ ایک طرف دین کے نام پر کھلواڑ کر کے تماشا ہوتا ہے تو دوسری طرف دنیا کے چکر میں دین سے دوری ہے۔ جبکہ اگر دبنگ لوگ نہ مانیں تو اسکول والے بچوں کو کہیں مسجد یا کسی جگہ ایک گھنٹہ جز وقتی مکتب چلانا چاہئے تاکہ دونوں تعلیم اچھی ہو سکے۔ اور جو لوگ دس بیس کو لیکر برائے نام مکتب چلا کر انا کی تسکین کیلئے سیاست کریں ان کو "قالو سلاما" کہکر آگے بڑھ جائیں گے۔ زیادہ مسئلہ انانیت کا ہے جو اس قوم کو کھا رہا ہے۔

ٹیچر کو 4 لاکھ روپے لوٹنے کے بعد جلا کر قتل کر دیا گیا

دموہ، 16 مئی (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع دموہ کے ہٹہ تھانہ علاقے میں نامعلوم بدمعاشوں نے ایک ٹیچر کو اس سے 4 لاکھ روپے لوٹنے کے بعد جلا دیا۔ گھر والے شدید جھلسے ٹیچر کو اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد انہیں مردہ قرار دے دیا۔ پتھاریا کے ایس ڈی او پی راگھو کیسری نے بتایا کہ ستواہا کے رہنے والے استاد راجیش ترپاٹھی (47) روسندو کے سرکاری اسکول میں پرائمری ٹیچر تھے۔ وہ کل رات ہٹہ آئے تھے اور تقریباً چار لاکھ روپے لے کر اپنے گاؤں ستواہا واپس جا رہے تھے۔ اسی دوران ہارٹ اور بڑودہ کے درمیان نہر کے قریب کچھ نامعلوم بدمعاشوں نے ان کی بائک روک کر پیسے لوٹ لئے اور ان کی پٹائی کرنے کے بعد ان پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ راجیش نے اپنے بھائی مکیش کو فون کیا اور بتایا کہ کچھ لوگوں نے اس پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وہ اپنے دیگر اہل خانہ کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے۔

دون ویلی پبلک اسکول میں "پولیس کی پاٹھ شالہ" کا انعقاد

خواتین اور لڑکیوں کی حفاظت موجودہ وقت کے ترجیحی اقدامات ہیں: ایس پی دیہات ساگر جین

دیوبند: اس ڈیجیٹل دور میں طالبات کا صرف اپنی تعلیم تک ہی محدود رہنا کافی نہیں ہے بلکہ انہیں اپنے اردگرد اور سماج میں ہونے والے واقعات، حادثات، ضابطوں اور حفاظتی طور طریقوں کی بھی پوری معلومات ہونا ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں دیوبند کے دون ویلی پبلک اسکول میں پولیس پاٹھ شالہ کے ذریعہ سے طالبات کو سائبر کرائم، ڈیجیٹل گرفتاری، خواتین کی حفاظت اور ٹریفک ضابطوں کے بارے میں بیدار کیا گیا۔ اس پروگرام کا آغاز مہمان خصوصی ایس پی دیہات ساگر جین، اسکول کے چیئرمین راج کشور گپتا، ادارہ کی پرنسپل ڈاکٹر سیما شرما اور دیگر ذمہ داران نے شمع روشن کر کے کیا۔ بعدازاں پھولوں کے گلدستے پیش کر کے مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی اور ایس پی دیہات ساگر جین نے بتایا کہ انٹرنیٹ کا استعمال طالب علموں کی تعلیم کو آسان بناتا ہے؛ لیکن اس کا غلط استعمال بھی بہت طریقوں سے کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے سائبر کرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، انہوں نے طالبات کو بتایا کہ کسی بھی غلط لنک پر کلک نہ کریں اور انجان شخص سے کسی بھی طرح کی معلومات کا لین دین نہ کریں، انہوں نے بتایا کہ سائبر کرائم سے متعلق ٹول فری نمبر 1930 پر رابطہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین اور لڑکیوں کی حفاظت موجودہ وقت میں سب سے اہم ہیں اس لئے کسی بھی خطرہ کے پیش نظر 1090 / پر کال کی جا سکتی ہے۔

ساگر جین نے بتایا کہ ہر شخص کے لئے ٹریفک کے ضابطوں سے واقف ہونا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ ان ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے پر نہ صرف جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ قانونی طور پر سزا بھی ہوسکتی ہے، انہوں نے خاص طور پر طالبات کو بتایا کہ وہ کسی بھی ایمرجنسی حالت 112 / پر فون کرکے پولیس، ایمبولینس یا فائر بریگیڈ کی مدد لے سکتے ہیں۔ اسکول کے چیئرمین راج کشور گپتا نے طالبات کو آرٹیفیشل انٹیلی جینس کے بارے میں معلومات فراہم کراتے ہوئے کہا کہ یہ موجودہ وقت کی انقلابی تکنیک ہے جس کی مدد سے تعلیم، میڈیکل اور صنعت میں ناقابل یقین تبدیلی آرہی ہے۔ اس لئے طالب علموں کو اے آئی سیکھنے کے مواقع بھی تلاش کرنے چاہئیں۔ ادارہ کی پرنسپل ڈاکٹر سیما شرما نے کہا کہ آج اس پروگرام کا مقصد طالب علموں، خصوصی طور پر طالبات کو ذمہ دار شہری بنانا ہے تاکہ وہ خود بھی محفوظ رہ سکیں اور دوسروں کی بھی حفاظت کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ بیدار ہو جانا ہی حفاظت کی سب سے پہلی سیڑھی ہے۔ پروگرام کے آخر میں ادارہ کے چیئرمین راج کشور گپتا اور پرنسپل ڈاکٹر سیما شرما نے مہمان خصوصی ایس پی دیہات ڈاکٹر ساگر جین کو یادگاری نشان پیش کیا۔

جب بھی بمراہ کو آرام کی ضرورت ہو، گل ٹیسٹ کپتان ہو سکتے ہیں: جعفر

نئی دہلی: ہندوستان کے نئے ٹیسٹ کپتان کے طور پر کسے مقرر کیا جانا چاہئے اس بحث کے درمیان، سابق اوپنر وسیم جعفر نے کہا کہ جب بھی جسپریت بمراہ کو آرام کی ضرورت پڑنے پر شبھمن گل کو انگلینڈ کے آئندہ دورے پر ٹیسٹ ٹیم کی قیادت کرنی چاہئے۔ روہت شرما کے اس ماہ کے شروع میں ٹیسٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی، ہیڈنگلے میں 20 جون سے شروع ہونے والی پانچ میچوں کی سیریز میں نئی دہلی ٹیسٹ ٹیم کی قیادت کرنے کے لیے سب سے آگے گل کو دیکھا جا رہا ہے۔ ہندوستان ٹیم نے 2007 کے انگلینڈ دورے کے بعد کوئی ٹیسٹ سیریز نہیں جیتی ہے جہاں اس نے راہل ڈریوڈ کی قیادت میں 1-0 سے کامیابی حاصل کی تھی۔ ہندوستان کے لیے 31 ٹیسٹ کھیلنے والے جعفر نے جمعہ کے روز اپنے 'ایکس' اکاؤنٹ پر لکھا، ''میرے خیال میں بمراہ کپتانی کے لیے بہترین انتخاب ہیں جب تک کہ وہ ذمہ داری نہیں لینا چاہتے۔

انہیں کپتان ہونا چاہئے اور گل کو نائب کپتان بنانا چاہئے جب بھی بمراہ کو آرام کی ضرورت ہو، انہیں ذمہ داری سنبھالنی چاہئے۔ اس طرح گل کو مکمل کپتانی کے دباؤ کے بغیر تیار کیا جا سکتا ہے۔''

گل کے علاوہ، جو فی الحال آئی پی ایل 2025 میں گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کی کپتانی کر رہے ہیں اور بمراہ، کے ایل راہل اور رشبھ پنت بھی ہندوستان کے اگلے ٹیسٹ کپتان بننے کی دوڑ میں شامل ہیں۔ بمراہ نے تین ٹیسٹ میچوں میں ہندوستان کی کپتانی کی ہے اور گزشتہ سال آسٹریلیا میں بارڈر-گواسکر ٹرافی سیریز میں پرتھ ٹیسٹ جیتنے کے وقت بھی وہ کپتان بھی تھے۔ لیکن ان کی فٹنس مسائل کا مطلب ہے کہ بمراہ کا ابھی تک انگلینڈ دورے پر پانچوں ٹیسٹ کھیلنا یقینی نہیں ہے۔

بمراہ کو سڈنی کرکٹ گراؤنڈ میں آسٹریلیا دورے کے آخری ٹیسٹ کے دوران کمر کی تکلیف ہوئی تھی اور دوسری اننگز میں انہوں نے بالکل بھی گیند نہیں کی تھی۔ کمر کی چوٹ، جس کے لیے پہلے 2023 کے اوائل میں آپریشن کی ضرورت تھی، جس کی وجہ سے بمراہ دبئی میں ہندوستان کی 2025 کی چیمپئنز ٹرافی کی فاتح مہم سے محروم رہے۔ اس بیچ، راہل نے تین ٹیسٹوں میں ہندوستان کی قیادت کی، جس میں دسمبر 2022 میں بنگلہ دیش میں 2-0 کی سیریز میں جیت بھی شامل ہے۔ ہندوستان کو انگلینڈ کے خلاف ایجبسٹن (2-6 جولائی)، لارڈز (10-14 جولائی)، اولڈ ٹریفورڈ (23-27 جولائی) اور اوول (31 جولائی سے 4 اگست) میں ٹیسٹ میچ بھی کھیلنا ہے۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کو منتخب کرے گا یہ چیمپئنز ٹرافی دلانے والا کپتان؟

لاہور: پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے بڑا فیصلہ کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے حوالے سے یہ کہا جا رہا ہے کہ سرفراز احمد پاکستان کرکٹ ٹیم کی سلیکشن کمیٹی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اب اگر ایسا ہے تو آنے والے دوروں کے لئے وہ پاکستان کی ٹیم کا سلیکشن کرتے ہوئے نظر آ سکتے ہیں۔

سرفراز احمد کے پاس انٹرنیشنل میچوں کا کافی تجربہ ہے۔ وہ پاکستان کے کپتان بھی رہے ہیں اور اپنی کپتانی میں ٹیم کو 2017 میں ہوئی چیمپئنز ٹرافی بھی جتا چکے ہیں۔ مقامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق، سرفراز احمد کے نام پر ابھی باضابطہ طور پر مہر نہیں لگی ہے، لیکن آنے والے دنوں میں اس کا اعلان ہونے کا مکمل امکان ہے۔ سرفراز احمد کو سلیکشن کمیٹی میں شامل کرنے کے پیچھے پی سی بی کی نئی سوچ اور ارادے کو بتایا جا رہا ہے۔

پاکستان کرکٹ کے سلیکشن پینل کے ساتھ جڑ کر سرفراز احمد کو پھر سے ایک موقع مینٹل ڈیوٹی کرنے کا مل سکتا ہے۔ 37 سال کے سرفراز احمد نے پاکستان کے لئے آخری بار سال 2023 میں ٹسٹ کرکٹ میں نمائندگی کی تھی۔ وہ پاکستان کے ایسے کپتان رہے ہیں، جن کے پاس تینوں ہی فارمیٹ میں قیادت کرنے کا تجربہ رہا ہے۔ سرفراز احمد کی کپتانی کو تاریخی چیمپئنز ٹرافی جیت کے لئے جانا جاتا ہے، جہاں پاکستان نے ہندوستان کو ہرا کر خطاب جیتا تھا۔ فی الحال پاکستان کی مینس کرکٹ ٹیم کے سلیکشن پینل میں عاقب جاوید، علیم ڈار، حسن چیمہ، اظہر علی اور اسد شفیق کا نام ہے۔ اگر سرفراز احمد کے نام پر سلیکٹرس کے طور پر مہر لگتی ہے تو پھر یہ پاکستان کرکٹ کے مستقبل کو دیکھتے ہوئے لیا گیا پی سی بی کا ایک بہتر فیصلہ مانا جائے گا۔

کوہلی میں ابھی بھی کافی کرکٹ باقی تھی: کرمانی

نئی دہلی: سابق بھارتی وکٹ کیپر ""سید کرمانی"" کا کہنا ہے کہ ""ویرات کوہلی"" کے پاس ٹیسٹ کرکٹ میں اب بھی بہت کچھ دینے کو تھا اور انہیں مزید کچھ عرصہ کھیلنا چاہیے تھا۔ انہوں نے کوہلی کی ذہنی پختگی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ کوہلی نے پیر کے روز ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا، جس کے ساتھ ہی ان کے شاندار ریڈ بال کیریئر"" کا اختتام ہوا۔ انہوں نے ""123 ٹیسٹ میچوں میں 9230 رنز بنائے، جن میں 30 سنچریاں شامل ہیں اور ان کا بیٹنگ اوسط 46.85 رہا۔ کرمانی، جو 1983 کے ورلڈ کپ فاتح اسکواڈ کا حصہ تھے، نے پی ٹی آئی ویڈیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کے اندر اب بھی بہت کرکٹ باقی تھی۔ ہر کسی کو ایک دن ریٹائر ہونا ہوتا ہے، مگر میرے خیال میں ویرات کو کچھ اور وقت کھیلنا چاہیے تھا۔ تاہم، میں ان کے فیصلے کا احترام کرتا ہوں۔ میں انہیں مستقبل کے لیے نیک تمنائیں دیتا ہوں۔ کوہلی نے بطور کپتان 68 ٹیسٹ میں بھارت کی قیادت کی، جن میں سے 40 میچ جیتے، جو کسی بھی بھارتی کپتان کے لیے سب سے زیادہ ہے۔

کرمانی نے ویرات کوہلی کی صرف میدان میں کامیابیوں ہی کو نہیں بلکہ نئی نسل کے کھلاڑیوں کے لیے ان کے مثالی کردار کو بھی سراہا۔ ویرات نے کھیل میں تسلسل لایا، جس کی وجہ سے وہ منفرد بنے۔ وہ نوجوانوں کے لیے تحریک اور ترغیب کا ذریعہ ہیں جو بھارت کی نمائندگی کا خواب دیکھتے ہیں۔ ان کی مطابقت پذیری اور مزاج قابل تعریف ہے۔ وہ ایک شاندار اور علامتی کھلاڑی ہیں۔ آسٹریلیا کے دورے کے بعد کوہلی کے ٹیسٹ کرکٹ میں مستقبل سے متعلق قیاس آرائیاں شدت اختیار کر گئی تھیں۔ کرمانی نے کہا مجھے نہیں لگتا کہ وہ ریکارڈز کے پیچھے تھے۔ شاید کرکٹ کا بہت زیادہ بوجھ اس فیصلے کی وجہ بنا ہو۔ میرے خیال میں ریکارڈز ان کے لیے معنی نہیں رکھتے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ان پر کسی قسم کا کوئی دباؤ تھا جب انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔ ایسے سوالات کہ وہ کیوں ریٹائر ہو رہے ہیں، یا کیا وہ فارم میں نہیں ہیں یا دباؤ میں ہیں یہ سب غیر ضروری ہیں۔ یہ ایک کھلاڑی کا ذاتی فیصلہ ہوتا ہے۔ ویرات کوہلی کی رخصتی ان سینئر بھارتی کھلاڑیوں کی فہرست میں ایک اور اضافہ ہے جو حالیہ عرصے میں ٹیسٹ کرکٹ سے کنارہ کش ہو چکے ہیں، جن میں روی چندرن ایشون (دسمبر) اور روہت شرما (گزشتہ ہفتے) شامل ہیں۔ سوشل میڈیا پر ریٹائرمنٹ کے اعلانات کے رجحان پر تبصرہ کرتے ہوئے کرمانی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اب تو پریس کانفرنسز بھی ہوتی ہیں، اتنی زیادہ مصنوعی ذہانت بھی ہے، کھلاڑی انسٹاگرام پر اعلان کرتے ہیں تاکہ یہ عالمی سطح پر فوری طور پر پہنچ جائے، اس لحاظ سے یہ ایک موثر طریقہ ہے۔

پریمیئر لیگ میں صرف کپتانوں کو ریفری سے بات کرنے کی اجازت

لندن: پریمیئر لیگ کے سیزن 2025-26 میں صرف ٹیم کے کپتانوں کو ہی کھیل کے اہم فیصلوں کے بارے میں ریفری سے بات کرنے کی اجازت ہوگی۔ انٹرنیشنل فٹبال ایسوی ایشن بورڈ (آئی ایف اے بی) نے اعلان کیا ہے کہ نئے ضابطوں کے تحت صرف کپتان مخصوص حالات میں ریفری سے بات کر سکیں گے۔ آئی ایف اے بی نے ایک بیان میں کہا، ''یہ نئے رہنما اصول فٹبال کے قوانین 2025-26 میں شامل کیے جائیں گے۔ تاکہ ان مقابلوں میں صرف کپتان کو مخصوص حالات میں ریفری کے پاس جانے کے اصول کو نافذ کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا، ''یہ نئے رہنما خطوط یکم جولائی 2025 سے نافذ العمل ہوں گے، لیکن اس تاریخ سے پہلے شروع ہونے والے مقابلے بھی انہیں قبل از وقت نافذ کر سکتے ہیں۔

ویسٹ انڈیز نے اپنے کھلاڑیوں کو آئی پی ایل میں کھیلنے کی دی اجازت

نئی دہلی، 16 مئی (وس)۔ کرکٹ ویسٹ انڈیز (سی ڈبلیو آئی) نے فیصلہ کیا ہے کہ اگرچہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم مئی میں آئرلینڈ اور انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز کھیلے گی، پھر بھی کھلاڑیوں کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل 2025) میں کھیلنے کی اجازت ہوگی۔ یہ فیصلہ خاص طور پر گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) اور رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) جیسی فرنچائزی کے لیے راحت کے طور پر آئے گا، جن کے اہم کھلاڑی انٹرنیشنل کمٹمنٹ کی وجہ سے دستیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ شیرفین رودرفورڈ نے اس سیزن میں گجرات ٹائٹنز کے لیے 11 میچوں میں 38 کی اوسط اور 159 کے اسٹرائیک ریٹ سے 299 رن بنائے ہیں۔ وہ اکثر ایک متاثر کن کھلاڑی کے طور پر کھیلے اور ٹیم کو مشکلات سے نکالتے رہے۔ دوسری طرف روماریو شیفرڈ نے آر سی بی کے لیے اپنی واحد اننگز میں 53 رن بنائے۔ وہ بھی 378 کے اسٹرائیک ریٹ سے جو میچ جیتنے والی اننگز ثابت ہوئی۔

فی الحال ویسٹ انڈیز کے آٹھ کھلاڑی آئی پی ایل میں کھیل رہے ہیں: رودرفورڈ، شیفرڈ، آندرے رسل، سنیل نارائن، رومین پاول (تینوں کے کے آر)، نکولس پورن، شمر جوزف (دونوں ایل ایس جی) اور شمرون ہیٹمائر (راجستھان رائلز)۔ ان میں سے صرف تین رودرفورڈ، شیفرڈ اور جوزف کو ویسٹ انڈیز کی ون ڈے سیریز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ حالانکہ سی ڈبلیو آئی نے واضح کیا ہے کہ شمر جوزف آئی پی ایل میں واپس نہیں آئیں گے۔ وہیں رودرفورڈ اور شیفرڈ کی جگہ جان کیمبیل اور جیدیاہ بلیڈز کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ہیٹمائر دورہ آئرلینڈ پر نہیں جائیں گے لیکن دورہ انگلینڈ میں شامل رہیں گے۔ چونکہ راجستھان پلے آف کی دوڑ سے باہر ہے، اس لیے ہیٹمائر کی واپسی پر کوئی تنازعہ نہیں ہوگا۔ سی ڈبلیو آئی نے ایک سرکاری بیان میں کہا، ''یہ صورت حال غیر معمولی ہے، لیکن ہمارے پاس گہرائی میں اچھا ہنر ہے۔ ہم آئرلینڈ اور انگلینڈ کے خلاف مسابقتی ٹیم کو میدان میں اتاریں گے۔''

اٹالین اوپن 2025: سنر روڈ کو شکست دے کر سیمی فائنل میں پہنچا

روم، 16 مئی (وس)۔ اٹلی کی جینک سنر جمعرات کو اطالوی اوپن کے سیمی فائنل میں داخل ہو گئیں کیسپر روڈ کو اسٹریٹ سیٹس میں 6-0، 6-1 سے شکست دی، جبکہ کوکو گاف نے چین کی زینگ کنوین کے خلاف میراتھن تین سیٹ کا میچ جیت کر خواتین کے سنگلز فائنل میں داخلہ لیا۔ ہفتے کو ہونے والے فائنل میچ میں امریکی گاف کا مقابلہ اٹلی کی جیسمین پاؤلینی سے ہوگا۔ انہوں نے ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہنے والے میچ میں 6-7 (3/7)، 6-4، 6-7 (4/7) سے کامیابی حاصل کی۔ تین ماہ کی ڈوپنگ پابندی سے واپسی کے بعد سے روم میں روڈ کے لیے سب سے مشکل چیلنج تھا، اس ماہ کے شروع میں میڈرڈ میں اپنی فتح کے بعد ناروے مٹی پر چیکیلی شکل میں تھا۔

بارسلونا نے لالیگا 2024-25 کا خطاب جیتا

کورنیلا ڈے لوبریگیٹ (اسپین)، 16 مئی (وس)۔ بارسلونا نے جمعرات کی دیر رات لالیگا 2024-25 کا خطاب اپنے نام کر لیا جب اس نے مقامی حریف اسپینیول کو 2-0 سے شکست دی۔ 17 سالہ اسٹار لامین یامال نے 53ویں منٹ میں ٹیم کو برتری دلائی اور انجری ٹائم میں فرمین لوپیز کے گول نے فتح پر مہر ثبت کر دی۔ اس جیت کے ساتھ ہینسی فلک کی ٹیم ریئل میڈرڈ سے سات پوائنٹس آگے چلی گئی ہے اور لیگ میں صرف دو میچ باقی ہیں۔ اسی کے ساتھ بارسلونا نے اپنا 28واں لالیگا خطاب جیت لیا اور ڈومیسٹک ٹریبل (لالیگا، کوپا ڈیل رے اور ہسپانوی سپر کپ) بھی مکمل کر لیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بارسلونا نے یہ خطاب اسی اسپینیول گراؤنڈ پر جیتا جہاں اس نے 2023 میں بھی خطاب جیتا تھا حالانکہ اس وقت ناراض شائقین نے کھلاڑیوں کو میدان سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اسپینیول کے شائقین اس بار بھی غصے میں تھے، لیکن انہوں نے صرف پچ پر پانی کے فوارے چلائے، جس سے بارسلونا کی تقریبات جلد ختم ہو گئیں۔ پہلے ہاف میں بارسلونا نے بھلے ہی گیند پر قبضہ برقرار رکھا لیکن وہ کوئی خاطر خواہ موقع پیدا نہیں کر سکی۔

اسپینیول نے جوابی حملوں سے پریشان کیا اور ان کے کھلاڑی جاوی پواڈو کو گول کرنے کا بہترین موقع بھی ملا جسے وو چیزنی نے شاندار طریقے سے بچا لیا۔ دوسرے ہاف میں یامال نے شاندار انداز میں گول کر کے برف کو توڑ دیا۔ انہوں نے دائیں ونگ سے اندر آگے ہوئے باکس کے باہر سے شاندار کرلنگ شاٹ مارا، جو سیدھا ٹاپ کورنر میں گیا۔ اس گول نے یورو 2024 کے سیمی فائنل میں اسپین کے لیے کیے گئے گول کی یاد تازہ کر دی۔ اسپینیول کو 62ویں منٹ میں اس وقت دھچکا لگا جب لیانڈرو کیبریرا کو یامال کو پیٹ میں کہنی مارنے پر ریڈ کارڈ دکھایا گیا۔ اس کے باوجود اسپینیول نے دباؤ برقرار رکھا لیکن آخری لمحات میں فرمین لوپیز کے گول نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اسپینیول کے کچھ شائقین میچ سے پہلے ایک حادثے میں کار سے ٹکرا گئے۔ تاہم پولیس نے اسے حادثہ قرار دیا ہے اور کسی کے شدید زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔

پرو کبڈی لیگ سیزن 12 کی نیلامی 31 مئی اور 1 جون کو ممبئی میں

ممبئی، 16 مئی (وس)۔ مشعل اسپورٹس نے جمعہ کو پرو کبڈی لیگ (پی کے ایل) سیزن 12 کے لیے کھلاڑیوں کی نیلامی کی تاریخوں کا اعلان کیا۔ یہ نیلامی 31 مئی اور 1 جون 2025 کو ممبئی میں ہوگی۔ سیزن 11 کے گرینڈ فائنل کے بعد، پرو کبڈی اب دوبارہ ایک نئی شروعات کے لیے تیار ہے۔ ہریانہ اسٹیلرز نے پہلی بار سیزن 11 میں خطاب جیتا، جو گزشتہ سال 29 دسمبر 2024 کو ختم ہوا۔ فائنل میچ میں انہوں نے تین بار کی چیمپئن پٹنہ پائریٹس کو شکست دے کر تاریخ رقم کی۔ پرو کبڈی لیگ 2014 میں شروع ہوئی تھی اور اب تک 11 سیزن میں 8 مختلف چیمپئنز بنا چکی ہے۔ سیزن 11 نے لیگ کی دوسری دہائی کا آغاز کیا، جس نے پی کے ایل کو ہندوستان کی سب سے کامیاب اور مقبول کھیلوں کی لیگوں میں سے ایک بنا دیا ہے۔ سیزن 12 کی نیلامی ایک اور دلچسپ سیزن کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے جہاں ایک بار پھر مقابلہ آرائی دیکھنے کو ملے گی، چیمپئن ٹیم اپنی ٹرافی کے دفاع کے لیے میدان میں اترے گی، اور ملک اور بیرون ملک سے شائقین کبڈی کے جوش و خروش کو بالکل نئی سطح پر لے جائیں گے۔ انوپم گوسوامی، بزنس ہیڈ، مشعل اسپورٹس اور چیئرمین، پرو کبڈی لیگ نے کہا، ''ہمیں سیزن 12 کے لیے نیلامی کی تاریخوں کا اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔

ہندوستانی کرکٹ میں رو-کو دور کا اختتام

تحریر: شاہد سعید

2025 کا سال بھارتی کرکٹ کی تاریخ میں ایک دور تبدیلی کے طور پر یاد رکھا جائے گا یعنی ایک شاندار جملے کا دردناک اختتام۔ بغیر کسی شاندار الوداعی تقریب کے، جدید کرکٹ کے دو عظیم ستون یعنی ویرات کوہلی اور روہت شرما نے خاموشی سے ٹیسٹ کرکٹ سے کنارہ کش ہو گئے۔ ان کا فیصلہ خاموش، باوقار اور انتہائی ذاتی تھا، جو ان کی عاجزی اور کھیل کے لیے احترام کی علامت ہے۔ یہ صرف ایک دور کا اختتام نہیں بلکہ ایک نئے دور کا آغاز بھی ہے۔ ویرات کوہلی نے بھارت کی ٹیسٹ امنگوں کو نئی جہت دی۔ 123 ٹیسٹ میچز میں انہوں نے 230,9 رنز بنائے، جن میں 30 سنچریاں اور 28 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ کپتان کی حیثیت سے انہوں نے ٹیم کی ذہنیت کو بدل ڈالا یعنی جارحیت، یقین، اور بیرون ملک فتح کی بھوک پیدا کی۔ ان کی قیادت میں 68 ٹیسٹ میچز میں 40 فتوحات ان کی قائدانہ صلاحیتوں کی گواہی ہیں، جہاں دلکشی اور شدت ساتھ ساتھ چلیں۔ آسٹریلیا میں مسلسل ٹیسٹ سیریز جیتنے سے لے کر انگلینڈ اور جنوبی افریقہ میں زبردست مہمات تک، ویرات کا دور سنہرا عہد سمجھا جائے گا۔ روہت شرما، جنہیں ''ہٹ مین'' کے نام سے جانا جاتا ہے، نے 2019 کے بعد بطور اوپنر ٹیسٹ کرکٹ میں اپنی اصل پہچان بنائی۔ 59 ٹیسٹ میچز میں انہوں نے 974,3 رنز اسکور کیے، جن میں 12 سنچریاں اور 16 نصف سنچریاں شامل ہیں یعنی اکثر بیرون ملک مشکل حالات میں۔ بطور کپتان، انہوں نے بھارت کو ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل تک پہنچایا اور جنوبی افریقہ و ویسٹ انڈیز کے اہم دوروں کی قیادت کی۔ ان کی خاموش موجودگی، حکمت عملی، اور حالات سے ہم آہنگی نے ٹیم کو توازن فراہم کیا۔ محدود اوورز کی کرکٹ میں بھی ان کی عظمت کسی طور کم نہیں۔ ویرات کوہلی کا ٹی 20 ریکارڈ بھی 117 میچز میں 188,4 رنز، 48.69 کی اوسط اور 137.04 کا اسٹرائیک ریٹ یعنی 1 سنچری اور 38 نصف سنچریز کے ساتھ۔ دباؤ میں ان کا مزاج انہیں بھارت کا ''کرائسس مین'' بناتا تھا، خاص طور پر ورلڈ کپ جیسے بڑے مقابلوں میں۔ بھارت کی 2024 ٹی 20 ورلڈ کپ جیت میں ان کا کردار فیصلہ کن تھا۔

دوسری طرف، روہت شرما نے ٹی 20 بیٹنگ کو نئے انداز میں پیش کیا، خاص طور پر چھکے مارنے میں ان کی مہارت بے مثال رہی۔ 159 ٹی 20 انٹرنیشنلز میں انہوں نے 231,4 رنز بنائے، جن میں 5 سنچریاں جو کہ فارمیٹ میں سب سے زیادہ ہیں یعنی اور تقریباً 140 کا اسٹرائیک ریٹ رہا۔ بطور کپتان، انہوں نے ایک نڈر اور دل موہ لینے والی ٹیم بنائی جس نے شائقین کے دل جیت لیے۔ ون ڈے کرکٹ میں ان کے اعداد و شمار دیومالائی داستانوں جیسے ہیں۔

ویرات: 292 میچز، 13,848 رنز، 50 سنچریاں، 72 نصف سنچریز، اوسط 67.58۔

روہت: 262 میچز، 10,709 رنز، 31 سنچریاں، 55 نصف سنچریز، اوسط 49.12۔

انہوں نے بھارت کو چار بڑی آئی سی سی ٹرافیاں دلائیں یعنی 2007 ٹی 20 ورلڈ کپ، 2011 ون ڈے ورلڈ کپ، 2013 چیمپئنز ٹرافی، اور 2024 ٹی 20 ورلڈ کپ۔ یہ صرف ٹرافیاں نہیں، بلکہ بھارت کے کھیلوں کے شعور میں سنگ میل ہیں۔ ہر جیت نے یہ پیغام دیا کہ یہ نسل کرکٹ کو صرف ایک کھیل نہیں بلکہ ایک قومی مشن کے طور پر لیتی ہے۔ اب جب کہ ان کی ٹیسٹ کہانی اختتام پذیر ہو چکی ہے، توجہ بھارت کی نئی نسل پر مرکوز ہے یعنی شبھمن گل، یشسوی جیسوال، رشبھ پنت، شریس ایر، ایشان کشن، اور کے ایل راہل۔ یہ سب باصلاحیت ضرور ہیں، لیکن اصل امتحان ابھی باقی ہے: مشکل سیشنز میں ڈٹے رہنا، میچ جیتنے والی اننگز کھیلنا، اور وراثت کے بوجھ کو اپنانا۔ بھارت کی بولنگ لائن اپ امید کی کرن ہے۔ جسپریت بمراہ، محمد شامی، محمد سراج، کلدیپ یادو، اور یوزویندر چہل جیسے گیند باز قیادت کر رہے ہیں، اور رویندر جڈیجہ، اکشر پٹیل، اور شیوام دوبے جیسے آل راؤنڈرز گہرائی فراہم کر رہے ہیں۔ جڈیجہ اور اکشر خاص طور پر اس بدلتے منظرنامے میں کلیدی ستون ہوں گے۔ اہم بات یہ ہے کہ کوہلی اور روہت نے ون ڈے کرکٹ سے ابھی کنارہ کشی اختیار نہیں کی۔ ان کی فٹنس، مہارت، اور جیتنے کی بھوک اب بھی قائم ہے۔ جیسے ہی نظریں 2027 کے ون ڈے ورلڈ کپ کی طرف اٹھتی ہیں، شائقین ایک خواب دیکھنے لگے ہیں یعنی ایک آخری فتح مندالوداع، دو عظیم کھلاڑیوں کے لیے۔

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan